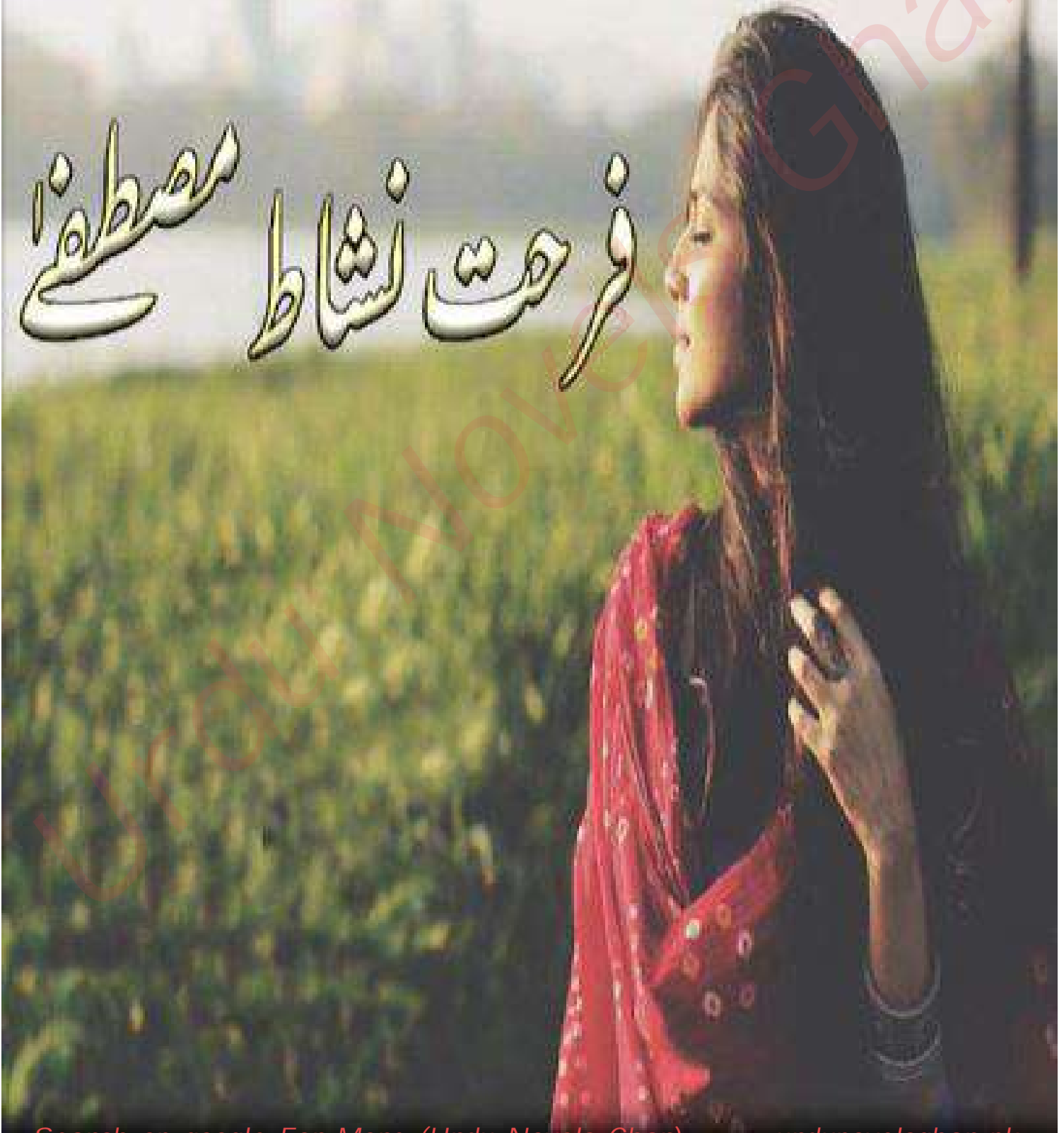


بن کھے سن اوپارا

فرحت نیشاٹ مصطفیٰ



بن_کہے_سنو_او_یارا#

از_فرحت_نشاط_مصطفی#

یہ شہر کراچی بھی بڑا عجیب ہے نہ جانے کتنا وقت گزرا... کتنے برس کے سکے وقت کے ہتال میں گرے... موسم اپنی شدتوں کے ساتھ گزرے.... یہ شہر آج بھی کسی مہربان ماں کی طرح دوسرے دیس کے بایوں کو اپنے اندر سمولیتا ہے.... کراچی میں کچھ ایسا سحر ہے جو ایک بار اس شہر کا پانی چکھ لے وہ پھر ساری زندگی اس شہر سے اپنا دامن نہیں چھڑا سکتا.... وقت نے اس کی صبیح پیشانی پہ نہ جانے کتنے آبلے چھوڑے مگر یہ شہر سب برداشت کر لیتا ہے دن رات میں ڈھل کے اور بھی جوان ہو جاتا ہے.... نہ گاڑیوں کا شور تھمتا ہے اور نہ لوگوں کی آمدورفت.... مگر زرا ٹھریے یہ حضرت انسان بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی انوکھی ہی مخلوق ہیں انسانوں کے اس جنگل میں کسی پرسکون بستی کا ہونا بظاہر ناممکن دکھائی دیتا ہے مگر اس شہر کے معر بنی حصے میں ایک ایسی بستی ان لوگوں کے دم سے

و تمام تھی جو سکون کے طلب اور آرام کے متلاشی تھے

اسی علاقے میں بسنے والے ایک گھر کی کہانی ہم آپ کو سناتے ہیں

کہنے کو تو یہ گھر سفیر یوسف کا ہے مگر اس گھر کا اہم ستون بلکہ اگر ہم

یہ کہیں کہ اہم فرد مہرماہ سیال ہے.... تو شاید بہت سے لوگوں کی ہنسی

چھوٹ جائے.... بھلا کیوں.... آئیں یہاں سفیر کی زبانی سنتے ہیں

اف مہرماہ.... تمہارے منہ میں بھی زبان ہے کبھی تو بول دیا کرو مگر نہیں"

تم نے تو قسم کھا رکھی ہے.... خدا کی پناہ روئے زمین پہ تم واحد لڑکی ہو جسے

بولنے کا قطعاً شوق نہیں.... ہاں سننے کا خوب شوق ہے اور اگر بولنے والا ہالار حباب

"ہو تو کیا کہنے تم تو ساری زندگی سنتے سنتے.... سن ہی ہو حبابو گی

بات مہرماہ سیال کی ہو اور ذکر خیر ہالار حباب کا نہ آئے تو ایسا ہو ہی نہیں

سکتا

شہر کے ہنگاموں سے کچھ دیر کی مسافت پہ سفیر یوسف ایم فل انگلش

لٹریچر کا خاندان آباد تھا.... سفیر صاحب گورنمنٹ کالج میں پروفیسر

ہونے کے ساتھ پر نسیل بھی تھے.... انکے دو بچے ہیں.... بڑے انس سفیر اور چھوٹی
 نیہا سفیر اور اگر نیہا سفیر اس گھر میں پیدا نہ ہوتی تو اس گھر کی
 دیواریں خاموشی کے سناٹوں کی عادی ہی ہو جاتیں.... نیہا بھی عجیب ہی کردار تھی
 پل میں تولہ پل میں ماشہ.... اسکی نگری میں ایک بھی ایسا نہ تھا جو اس کے
 دماغ میں کیا چل رہا ہے پڑھ سکے.... عالیہ جو سفیر صاحب کی بیگم
 تھیں وہ ناک تک نیہا سے عاجز تھیں

اور بات ہو سفیر یوسف کے خانوادے کی تو مہرماہ سیال کے بغیر یہ ذکر
 مکمل نہیں ہو سکتا.... مہرماہ سفیر یوسف کی بھانجی تھی اور انکے گھر ہی رہتی تھی
 آج سے نہیں اپنی پیدائش کے دن سے.... مہرماہ نے اپنے بے ضرر سے وجود کے
 ساتھ اس گھر کی بنیادوں کیسے مضبوطی سے تھام رکھا تھا یہ داستان
 پھر سہی ابھی ہم اس ڈھلتی شام کے سنگ مہرماہ سیال کے گھر میں
 چپ کے سے اتر جاتے ہیں جہاں رات اپنے پر پھیلانے کو بیتاب ہے

اوہ سوادس.... اس کے چلتے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے.... برتن صاف کر کے
 کیمبٹ میں ترتیب سے رکھے تو نظر دوبارہ گھڑی کی سوئی پہ اٹکی... ساڑھے

دس ابلتے دودھ کا چولہا بند کر کے اس نے پھرتی سے ٹرے میں کپ سیٹ کر کے رکھے اور گرما گرم چائے انڈیلی

مہرماہ.... چائے بنا رہی ہو "نہانے کچن میں جھانکا "

مہرماہ نے صرف سر ہلانے پہ ہی اکتفا کیا وہ ظاہری طور پہ تو یہاں موجود تھی مگر اس کا تخیل کہیں اور پرواز کر رہا تھا

"لڑکی.... میں تم سے مخاطب ہوں"

نہا چڑ گئی تھی

معلوم ہے.... "مہرماہ نے ساس پین دھو کے رکھا نظریں ایک بار "

پھر گھڑی کی سوئیوں میں اٹکی

..... دس چپاس

مہرماہ کے چہرے کی کیفیت بدلی تھی اور یہ بدلتے رنگ نہا کی نظروں سے ہٹ نہیں سکے تھے اسے جیسے مہرماہ پہ ترس آیا تھا

".... یہ مجھے دے دو ماہ.... میں دے دوں گی بھائی اور بابا کو چائے "

سچی.... "مہرماہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا"

"ہاں بابا.... تم جاؤ"

نہانے ٹرے اسکے ہاتھ سے لے لی تھی

اپنی زندگی پہ سب سے پہلا حق ہمارا ہوتا ہے.... مہرماہ اسے استعمال کرنا "

"سیکھو

نہانے روز والی نصیحت کی تھی مہرماہ جو اب کچھ نہیں بولی تھی.... اسکی چال میں

تیزی تھی وہ کچن سے باہر جا چکی تھی

"عجیب لڑکی ہے.... بے سبب رفاقت کا بوجھ اٹھا رہی ہے "

نہا بڑبڑائی

پورا چاند آسمان پہ کسی جھومر کی مانند جگمگا رہا تھا.... ہوا سرسراتی ہوئی

پردوں کی رکاوٹ عبور کر کے کھلے دریچوں سے اندر داخل ہو رہی تھی

مہرماہ نے ٹیسر پہ موجود جھولے پہ دھیرے سے اپنا آپ ڈالا اور

گہری سانس لے کے رات کی رانی اور موتیے کی مہک اپنے اندر گھولی

چاند عین اسکے اوپر جگمگا رہا تھا

مہرماہ نے سیل فون کھولا.... ہینڈ فنی اٹچ کیے... فنیکیوینسی میچ ہو رہی تھی

مہرماہ کے اندر جیسے کوئی تلاطم سا برپا ہوا تھا

مہرماہ نے سکون سے آنکھیں موند لیں تھیں.... یہ چاند زمین آسمان اور

بادل.... سب اچھا لگنے لگتا تھا ایک دم ہالار حباب کی مدھ بھری آواز کے

سنگ

سامعین.... ہوا کے دوش پہ پھیل کے آپ کے دل میں اترتی ہوئی یہ "

آواز

" آپ کے دوست ہالار حباب کی ہے.....

مہرماہ کے دل کے تار اس آواز کے ساتھ ہی بجنے لگتے تھے

یہ محبت کی صاحب.... کسی نے اسے بھری ہوئی موجوں سے تشبیہ دی تو کسی "

نے ماں کی ممتا بھری آغوش کو استعارہ بنایا.... کسی نے محبت کو جنگ کا

میدان بنایا تو کسی نے وصل کا نخلستان بنایا.... یہ محبت ہے اسکے رنگ

ہزار اور روپے بے شمار.... اور محبت کا ایک رنگ میں بھی ہوں.... اس
 محبت کا ایک عکس تم بھی ہو... ہاں تم جو میرے آواز سنتے ہو... تمہاری
 سماعتیں جو میری آواز کی آہٹیں سنتیں ہیں... محبت تو تم بھی ہو محبت تو
 میں بھی ہو.... تو آپ بتائیں آپ کی محبت کا رنگ کیا ہے اس کا عکس
 ..؟ کیا ہے

مسحور کن آواز.... دلوں کو چھو جانے والے بیک گراؤنڈ کے ساتھ ہوا کے دوش پہ
 پھیل رہی تھی

مہرماہ کے پنکھڑی نمالبوں نے کسی داسی کی طرح بنا آواز وہ حرف دہرائے
 تھے.... ہلکی ہوا سے جھولا ہولے ہولے ہل رہا تھا.... جھولے سے لپٹ کے جاتی کا سنی
 پھولوں کی بیل نے یونہی مستی میں آ کے ڈھیر سے پھول مہرماہ پہ برائے
 تھے.... شاید پھولوں نے اور ہوا دونوں نے وہاں پھیلی اس حنا موش محبت کی
 آہٹیں بن کہے سن لیں تھیں

تو بتاؤ نا مہرماہ.... تمہاری محبت کا رنگ اور روپ کیا ہے.... ہالار "

"جاذب جانے کو بیتاب ہے

نیہا کی آواز نے سارے ماحول کا ردھم توڑا تھا

مہرماہ نے تڑپ کے آنکھیں کھولیں تھیں

"کیا مسئلہ کیا ہے تمہارا.... ایسا کچھ نہیں ہے وہ ہالار ہے.... اسے بے صبری " نہیں ہو سکتی

میرا مسئلہ کوئی نہیں ہے مہرماہ.... میرا مسئلہ تم ہو.... تم نے حقیقتاً مجھے "چپکرا کے رکھ دیا ہے.... مہرماہ تم اس روئے زمین کی سب سے عجیب لڑکی ہو "..... پاگل کیوں نہیں کہہ دیتیں "

مہرماہ ہلکی سی ناگواری سے بولی تھی

وہ بھی ہو جاؤ گی یہ ہالار حباب ایک دن تمہیں پاگل کر دے گا.... مہرماہ " ایسے بھی کوئی کرتا ہے جو تم کرتی ہو

کیا کرتیں ہوں میں.... "مہرماہ کا لہجہ پر سکون تھا ویسے بھی کمرشل " بریک چل رہا تھا پروگرام میں

ایک شخص جس کی آپ نے صرف آواز سنی ہے.... آج تک نہ آپ " نے اسے دیکھا ہے.... یہاں تک کہ تم اس کے نام کے علاوہ اسے جانتی تک نہیں ہو.... اور ملنے کی تو کوئی سبیل نہیں.... پھر کیسے مہرماہ کیسے تم محبت کا

دعوے کرتی ہو "نہا کی سوئی ہمیشہ اٹکتی تھی

نہا.... مجھے نہیں معلوم تمہارے نزدیک محبت کی تعریف کیا ہے.... مگر میرے نزدیک محبت امید کا وہ روشن دیا ہے جو جو ہمیں مایوسی کے اندھیروں سے نکالتا ہے.... راستوں پہ چلتے مسافروں کو مسافت کا پتہ تھماتی ہے.... اور ہالار حباب کی محبت نے مجھے یہ سب دیا ہے

نہا.... یہ بلا عرض کی عقیدت بھری محبت ہے.... جس کی کوئی قیمت نہیں

"... تم نے آج تک اسے دیکھا تک نہیں "

"کیا فرق پڑتا ہے "

فرق پڑتا ہے مہر ماہ.... وہ کیا دکھتا ہے کیا جتنی اس کی آواز پر تاثیر ہے "

کیا اس کی شخصیت بھی اتنی ہی پر تاثیر ہے کہ نہیں.... وہ کس خاندان سے ہے... تمہیں معلوم ہے میں نے اسے نیٹ پہ ہر سوشل ویب اتنا ڈھونڈا

مگر وہ مجھے نہیں ملا... کہیں اس کی ایک جھلک نہیں لائیو کالز وہ پروگرام میں لیتا

نہیں ورنہ میں اس سے کہتی... بھائی ایک بار تو اپنا دیدار کرادو تاکہ ہماری

"مہر ماہ کی دھڑکنوں کو یا تو مترار آجائے یا رک جائیں

نہا.... بیکار بحث مت کرو.... ایسا کچھ مت کہو... محبت ان سب سے بے " نیاز ہے مجھے اس کے نام شہرت اور اس کے چہرے سے نہیں اس کے احساسات... اس کی روح کی گہرائیوں میں پسپے جذبات سے محبت ہے.... مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں نے اسے دیکھا نہیں.... یہ مہرماہ کی "محبت ہے اور یہ ان سب باتوں سے بے نیاز ہے

مہرماہ نے کہہ کے کانوں میں دوبارہ ہینڈ فون لگالی تھی.... بریک حتم ہو چکی تھی ہالار حباب کی آواز ایک بار پھر سماعتوں کو چھو رہی تھی "یہ لڑکی پاگل ہے "

نہا ہمیشہ کی طرح بحث کے آخر میں بولی تھی اور گوگل کا چوکھٹا کھول کے بیٹھ گئی تھی.... ہالار حباب کے نام پہ ایک بار پھر گوگل نے نورزلٹ شوکیا تھا "یہ ہالار حباب نہ ہوا... پینٹاگون کا بلیو پرنٹ ہوا جو گوگل سے سرچ ہی " نہیں ہو رہا تھا

نہا نے لیپ ٹاپ پٹھک دیا۔

"تو بے یہ شہر ہے یا جسم بندہ باہر نکلے تو واپس آنا بھول جائے "

نیہا دھپ سے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی تھی

کیوں بھی... آج ایسا کیا ہو گیا "مہر ماہ اسے پانی کا گلاس دیتے ہوئے بولی "

کیا بتاؤں یا راین ای ڈی سے نکلتے نکلتے شام ہو گئی اوپر سے پوائنٹ بھی نکل گیا " اور بھائی نے فون نہیں اٹھایا اور بسوں کے دھکے کھا کھا کے تو میرا سرد کھ گیا

نیہا نے سر صوفے پہ ٹکا دیا تھا

حد ہے نیہا.... ایسا بھی کیا رولا... کس نے بولا ہے جاؤ اتنی دور پڑھائی " کیلئے "عالیہ بیگم کو اسکی بے وقت کی راگنی کھلی

اماں.... لوگ پڑھائی کیلئے چپن تک جاتے ہیں اور میں تو شہر کے " دوسرے حصے میں ہی جاتی ہوں... حد ہے اماں "نیہا چڑی

اچھا.... نیہا پلیز اب جاؤ فریش ہو جاؤ میں تمہارے لئے کھانا " لگاتی ہوں "مہر ماہ کو یہ شور پسند نہیں آیا تھا

وہ تو سمندر کی گہرائی میں موجود سکون کی طرح تھی.... نرم ٹھنڈے پانیوں جیسا

سزاج رکھنے والی.... صندل کی گیلی لکڑی کی طرح پل پل سلگ سلگ کے مہکنے
والی مہرماہ سیال

جس کی ذات کا محور صرف ایک استعارہ تھا... بس اس کی محبت کا کوئی...
کنارہ نہ تھا

واہ مہرماہ بچے.... تم اس کی اور عاداتیں بگاڑو "

کوئی ضرورت نہیں خود کھالے گی کھانا... تم بھی انسان ہو سارا دن کام کر کے..
تھک جاتی ہو "عالیہ بیگم نے مہرماہ کو بھی ڈانٹا

اماں.... میں آپ کی ہی بیٹی ہوں نا سگی والی مجھ سے زیادہ تو آپ مہرماہ سے پیار "
کرتیں ہیں.... "نیہا صدمے سے بولی

ارے کیوں نا کروں مہرماہ بچے سے پیار... ہمارا اتنا خیال رکھتی ہے اور میرے "
لئے تو اس نے اپنا کالج... اپنے شوق سب چھوڑ دیئے "کس لئے صرف اس
گھر کیلئے "عالیہ بیگم نے محبت سے اسے تھپکا

مامی شرمندہ تو نہ کریں.... آپ ہی تو میری اماں ہیں اور بیٹیاں ماں کیلئے "
سب کر سکتی ہیں "مہرماہ کا لہجہ بھیگا بھیگا سا تھا

کوئی مجھے کچھ کھانے کو دے گا یا میں بھوک کے مارے فوت ہو جاؤں ظالموں"

یہاں تو محبتوں کے دریا بہہ رہے ہیں "نہانے دہائی دی...."

اچھا میں لا رہی ہوں.... "مہرماہ اٹھتے ہوئے بولی"

"کیا پکا یا ہے"

دال چاول... ساتھ میں کباب بھی تل دیتی ہوں "مہرماہ کو معلوم ہوتا تھا"

کے حلق سے حنالی خولی دال چاول نہیں اترنے والے تھے

"اب نخرے مت شروع کرنا اٹھو اور منہ ہاتھ دھو"

عالیہ بیگم نہا کو منہ کھولتے دیکھ کے بولیں تھیں نہا منہ بسور کے رہ گئی تھی

تمام تر تیزی کے باوجود اسکی ماں کے آگے نہیں چلتی تھی

جہاز نے رن وے پہ بڑی مہارت سے لینڈ کیا تھا کاک پٹ کے پٹ

واہوئے تھے اور وہ احتیاط مگر باوقار طریقے سے چلتا باہر آگیا تھا

اوہ... مائی... گاڈ.... میرا ہالار حباب... ازا سو آگڈ پائلٹ... یقین مانو... ہالار قسم سے "

مزنہ آگیا تمہارے پر سنل جیٹ پہ فلائنگ.... تم کمرشل پائلٹ کیوں نہیں بن جاتے " ثمر جھومتے ہوئے بولا

میر ہالار حباب.... کو اسکی ضرورت نہیں... فلائنگ میرا شوق " ہے... اور اسکے لئے مجھے کسی حباب کی ضرورت نہیں " ہالار کا انداز کچھ نخوت بھرا تھا

اور براڈ کاسٹنگ... صداکاری... یہ بھی تو تمہارا شوق ہے پھر تم کیوں ریڈیو اسٹیشن سے وابستہ ہو... اتنی دولت تو ہے تمہاری کہ تم ایک اسٹیشن قائم کر سکو " ثمر نے اسکے دوسرے شوق پہ توجہ دلائی

پرواز میرا شوق ہے.... تو صداکاری میرا جنون ہے... ثمر... میں نانتھ " اسٹینڈرڈ سے بچوں کے پروگرام کے تھرو اس سے وابستہ ہوں... اور اب یہ میرا جنون ہے... " ہالار نے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا

کبھی کبھی میں سوچتا ہوں ہالار... تم کتنے خوش قسمت ہو جو چاہتے ہو وہ پالیتے ہو " ... دادا کسی کو اتنی پرمیشن نہیں دیتے کہ وہ خاندانی روایات کے خلاف " بغاوت کر کے

شر تائش بھرے لہجے میں بولا

بات اصل میں یہ ہوتی ہے میرا... انسان کو اپنی بات منوانی آتی " چاہیئے... اور میرا ہاں جواب کو اپنی بات منوانی آتی ہے " ہاں گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا

اور تبھی سب تمہاری آواز کو جانتے ہیں نہ تمہاری شکل پہچانتے ہیں نہ تمہارے بارے میں کچھ جانتے ہیں... یہاں تک کہ تم اپنا پورا نام نہیں استعمال کرتے اونلی ہاں جواب کے نام سے ریڈیو سنیں جانتے ہیں تمہیں

دادا نے اسی ٹرم اور کنڈیشن پہ پر مٹ کیا تھا مجھے... اور اپنی بات ہم تبھی منوا سکتے ہیں جب دوسروں کی نہ مان لیں... کیا چلا جاتا ہے کہ ہم کسی کا تھوڑا کہہ سکیں کہ اپنا زیادہ کہہ سکیں " ہاں جواب بالکل مطمئن تھا

یو آر رائٹ.... بس سن وہ تمہاری ریڈیو فینز میں نے خود بیتابی دیکھی ہے انکی تم " ظالم لائیو کال تک نہیں لیتے اب... مسیج اگنور کرتے ہو سوشل میڈیا پہ تمہارا کوئی آفیشل پیج نہیں... ریڈیو پیج پہ تمہارے پروگرام کی انوائسمنٹ کے ساتھ بھی تمہاری تصویر نہیں ہوتی... اتنی مسٹری

یہ مسٹری نہیں.... لسر اور آر جے کے درمیان صرف آواز کا ہی رشتہ ہوتا ہے " اور آواز اور سائے کی کشش اور اس سے محبت و متقی ہوتی ہے.... انکا سحر وقت کے ساتھ ساتھ مصروفیت کی گرد میں آ کے دھندلا جاتا ہے.... یہ فنین و فالونگ صرف و متقی جنون ہوتا ہے اور میں ان جذبوں کا متحمل نہیں ہو سکتا " ہالار نے اپنی روڈنس کی وجہ بتائی

اور اسکی اس بات کی سب سے زیادہ ضرورت اگر کسی کو تھی تو وہ مہر ماہ سیال کو تھی جو نخبانے کب سے اپنے من میں اسے سجا بیٹھی تھی اسی آواز اور جذبات کے سہارے پر

"...کتنے ظالم ہو تم.... ہالا "

ظالم نہیں.... یہی حقیقت ہے میرا شہر... اس و متقی خوشی کا کیا فائدہ جو " دائی کر دے جائے

اوہ میرے بھائی بس کر دے... یہ ایسی موٹی موٹی باتیں اپنے لسر ز کیلئے رکھ بلکہ ان پاگل لڑکیوں کیلئے جو ریڈیو اسٹیشن کا آفس تمہاری سالگرہ پہ پھولوں سے بھر دیتی ہیں " شہر شہر اس کے پاس آتا جاتا رہتا تھا سو وہ سب چیزوں سے واقف تھے

بلکہ ریڈیو پہ موجود ہالار کے کولیگز سے اسکی اچھی خاصی سلام دعا ہو چلی تھی
 ہالار اسکی بات پہ سر جھٹک کے رہ گیا تھا
 "ویسے تمہارے فینز مس نہیں کریں گے تمہیں"
 نہیں انہیں معلوم ہوتا ہے.... مہینے کے اینڈ پہ میں شوز نہیں کرتا... اور "
 "اب سیدھے ہو کے بیٹھو ہم گھر پہنچ گئے ہیں
 "ہاں بھی اب میر برفت کے حضور حاضری لگانے کو تیار ہو جاؤ"
 ثمر نے دادا کا نام لیا تھا

"گیارہ بج رہے ہیں.... تمہاری تپسیا نہیں شروع ہوئی ابھی تک"
 نہانے مہرماہ کو یوں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھ کر دیکھ کے کہا
 تپسیا سے مراد اس کا اس وقت ریڈیو پہ شو سننا تھا ہالار حباب کا
 نہیں... "مہرماہ نے نفی میں سر ہلایا"
 "کیوں... ہالار حباب نے ریڈیو کرنا چھوڑ دیا"

"نہیں.... وہ مہینے کے آخر میں شو نہیں کرتے "

"کیوں.... تنخواہ ختم ہو جاتی ہے اسکی "

"شٹ اپ نہیہا.... کیا فضول بات ہے "

"ہاں تو پھر.... یہ اتنا مسٹیریس کیوں ہے تمہارا ہالار حباب "

".... اوہ ہیلو... لینگوچ پلینز... میرا کہاں سے آگیا ہالار حباب "

"لو محبت کے دعوے جو کرتی ہو اس سے "

"یہ محبت نہیں نہیہا.... اس سے بھی آگے کا کوئی جذبہ ہے تم نہیں سمجھو"
گی

"یار ایک تو تم مجھے سمجھ نہیں آتی.... آخر کیا چاہتی ہو تم "

"محبت کا رزق و تدبیر نے بہت محدود رکھا ہے نہیہا.... اسی پہ صابر "

"رہنا چاہیئے... زیادہ اور زیادہ کی ہو س ہم سے محبت کی عطا چھین لیتی ہے

"یہ بھی تمہارے ہالار حباب نے ہی کہا ہوگا "

نہیہا جمل کے بولی

"....پھر وہی نہیں"

اچھا سوری.... ایک بات تو بتاؤ... تمہیں واقعی کوئی منرق نہیں پڑتا کہ وہ کیا ہے؟... کون ہے

نہا آج واقعی بہت منرصت سے تھی

"اس سے کیا مطلب ہے تمہارا"

مطلب.... یار... دیکھو... جو دکھنے میں اچھا لگے کچھ اسکی پرسنلٹی ہو تو ہی بندہ " اس سے محبت کرتا ہے

تمہیں پتہ ہے نہیں.... جس محبت کا تعلق حسن سے ہو وہ زیادہ دیر تک " قائم نہیں رہ سکتی

"یہ بھی ہالار حباذب نے کہا ہے"

"نہیں... ایر سمل نے"

"تم ایر سمل کو چھوڑو.... اپنی بات کرو"

میری بات بھی یہی ہے نہیں... وہ کیا دکھتا ہے یہ تو مجھے پتہ نہیں"

ہاں... اسکی پرسنیلٹی میں کوئی حادوہ ہے کوئی سحر سا ہے جو باندھ لیتا ہے... جس نے آج سے نہیں سات سال کی عمر سے مجھے اس سے باندھ رکھا ہے پہلے عادت کی صورت پھر لگاؤ کی صورت اور اب محبت کی صورت.... چودہ سال ہو گئے ہیں مجھے اسکی آواز اس کے جذبات سے اپنے دل کے تار جوڑے ہوئے نہیں... جو آپ کے مشکل وقت میں آپکا ساتھ کسی بھی طرح کیسے بھی نبھائے آپکو ساری "زندگی یاد رہتا ہے

مہرماہ..... یہاں آ کے... میری زبان کو تالے لگ جاتے ہیں نہ "

"جانے کونسے جہاں کی مخلوق ہو تم

مجھ پر ریسرچ بعد میں کرنا اب سوچاؤ ورنہ پھر صبح مامی کی ڈانٹ "

"... سننا

ارے مہرماہ چھوڑو آرام سے سوئیں گے کوئی اچھی سی مووی دیکھتے ہیں... صبح ویسے بھی "

"سنڈے ہے

خدا کا خوف کرو بارہنچ رہے ہیں ابھی مووی دیکھیں گے تو ختم کب "

" ہوگی... میں سو رہی ہوں

ہاں ہاں.... ابھی میں کہوں کہ ہالار حباب کا شو آرہا ہے تو محترمہ کیسے ساری
 رات حباگتے حباگتے گزار دیں اور مووی دیکھتے ہوئے موت آرہی ہے... سو حباؤ
 میں تو مووی دیکھوں گی لازمی "نیہا جیل بھن کے بولی
 "... اور صبح مامی کی ڈانٹ بھی سنو گی"

مہرماہ نے لحاف سے منہ نکالے بغیر وارننگ دی
 " پرواہ نہیں "

آگئے... ہالار "میر برفت اپنی مخصوص آواز میں بولے "
 جی دادا.... "ہالار کچھ مودب ہو کے بولا "

"اور کیا مصروفیت ہیں تمہاری آجکل "

"آپکو معلوم ہے نادادا... اپنے ادارے کے کام اور صداکاری "

"ہوں.... کب پیچھا چھوڑو گے اس صداکاری کا"

کبھی نہیں... "ثمر نے دھیرے سے کہا "

"....کچھ کہنا خود دار "

نہیں دادا... بلکہ وہ میں کہہ رہا تھا آپ تو خیر سے پہلے سے بھی زیادہ فٹ " لگ رہے ہیں

" ہاں تو جوان ہیں آج بھی.... تم جیسے جوانوں پہ آج بھی بھاری "

اس میں تو کوئی شک نہیں دادا ویسے اب میں چلوں... اماں سے بھی ملنا " ہے " شمر نے احبازت چاہی

"ہوں... جاؤ.... ہالار ذرا ٹھہرو کچھ باتیں کرنیں ہیں تم سے "

"جی دادا ابا "

. " ہالار.... ہمارے کام کا کیا ہوا "

دادا... مجھے اس اطلاع پہ اب بھی شک ہے اگر اس میں ذرا برابر بھی " سچائی ہوتی تو میں انہیں ڈھونڈ نکالتا

میر ہالار حبازب.... یہ میر برفت کی اطلاع ہے کبھی غلط نہیں " ہو سکتی.... تم بتاؤ تم سے یہ کام ہو سکتا ہے کہ نہیں

"...ہو جائے گا دادا کچھ وقت تو دیں "

پہلے ہی بہت وقت بیت چکا ہے ہالار اب اور نہیں.... ہمیں اب وہ چاہیے "

"تو بس چاہیے اب ہم سے اور انتظار نہیں ہوتا

میر برفت کے انداز پہ عجیب سی سرد مہری کے ساتھ نرمی بھی ہتا

جو اس ذکر پہ عموما ہوتی تھی اور اس راز سے صرف میر ہالار حباب کو ہی

واقفیت تھی

سفیر ہاؤس میں صبح روایتی انداز میں ہی ہوتی تھی مگر وہ روایتی گھروں والا شور

شرابانہ ہوتا تھا جو عام گھرانوں کا خاصہ ہتا... یہاں صبح پر سکون

انداز میں انگڑائیاں لیتی ہوئی بیدار ہوتی تھی

فحبر کی نماز کے بعد سفیر صاحب اور عالیہ بیگم واک پہ نکل

جاتے اور نیہا جھومتی ہوئی دوبارہ بستر پہ گر جاتی پڑھائی کی وجہ سے وہ رات

کو دیر سے سوتی تھی.... انس کچھ دیر بعد واک کیلئے نکلتا تھا

اور مہرماہ اپنے گوشہ عافیت یعنی ٹیسر س پہ پائی جاتی تھی بالکونی کی ریلنگ
 پہ دونوں کہنیوں ٹکائے وہ بند آنکھوں سے دھیرے دھیرے ورد کیے جاتی
 پھر ٹیسر س پہ موجود پودوں اور پھولوں کو پانی دینے کے بعد وہ رزق کی تلاش
 میں نکلے پرندوں کو دانہ ڈالتی تھی... ان پرندوں سے اسکی برسوں سے شناسائی تھی
 پہلے یہ کام سفیر صاحب کرتے تھے مگر اب کچھ عرصے سے یہ کام
 مکمل طور پہ مہرماہ نے سنبھال رکھا تھا.... ٹیسر س پہ سے کام ختم
 ہو جانے کے بعد وہ لان میں آ جاتی تھی وہاں موجود پودوں کو پانی دینا پہلے ہو چکے
 پتے الگ کرتی گو کہ یہ لان سفیر اور انس کی محنت کا منہ بولتا ثبوت تھا
 مگر مہرماہ کا بھی اس میں چھوٹا حصہ تھا
 لان کی اوس میں بھیگی نرم سبز گھاس پہ چلنا مہرماہ کو شروع سے ہی
 پسند رہا تھا

آج بھی مہرماہ فحبر کی نماز کے بعد بالکونی میں چلی آئی تھی پرندوں کو دانہ
 ڈالتے ہوئے اسکے لبوں پہ نرم سی مسکان آئی تھی.... پرندوں میں کبوتر زیادہ ہوتے تھے
 مہرماہ کو سفید کبوتروں کی جوڑی بہت اچھی لگتی تھی جو نہ جانے کہاں سے
 ساتھ پرواز کرتے ہوئے اس کے آنگن میں اتر کے دانہ چگتے اور پھر ایک

ساتھ رخت سفر باندھتے.... پرندے بھی جیسے اس سے مانوس ہو گئے تھے مہر
 ماہ سہولت سے انہیں اٹھا کے ہولے ہولے تھپکتی اور پھر دھیرے سے فضا
 میں بلند کر دیتی آج بھی اسکے ہاتھ میں کبوتری تھی جب انس کی آمد ہوئی تھی
 ارے چھوٹی سی لڑکی.... ہاگ گئیں "انس ٹریک سوٹ میں ملبوس "
 ہاگنگ پہ جانے کو تیار تھا

جی.... کب سے "مہر ماہ نے دھیرے سے کبوتری کے پروں کو چھوا اور مٹھی "
 میں موجود دانہ آگے ڈالا

"نیہا.... سو رہی ہے "

انس نے بھی کچھ دانے ہاتھ میں لے کے ڈالے تھے

"..جی "

".... ابھی تک "

".... رات کو دیر تک پڑھتی جو ہے "

آئی ایم شور مہر ماہ.... رات کو تو اس نے ایک لفظ بھی نہیں پڑھا "

"ہوگا... سنڈے کی وجہ سے یقیناً کسی مووی کے چکر میں جاگی ہوگی

تو کیا ہوا انس بھائی.... اسے بھی رلیکس ہونے کیلئے کچھ ریلیف چاہیے ہوتا " ہے

مہرماہ ہمیشہ اسکی طرف داری کرتی تھی
 "اوہ اچھی لڑکی... ایک تو تم ہر کسی کو بچا لیتی ہو"

انس نے مسکرا کے اسے دیکھا تھا... سفید چادر کے ہالے میں جگمگاتے
 چہرے کے ساتھ وہ لڑکی بہت خاص تھی... دل کے بہت پاس.... جن کے دل
 صاف ہوں وہ ہمیشہ دل کے اونچے ایوانوں میں رہتے ہیں اور مہرماہ سیال تو
 نیک طینیت لڑکی تھی

انس.... میں کسی کو بچاتی نہیں ہوں بس جو سچ ہوتا ہے وہی کہہ دیتی "
 ہوں... بات کو موڑ توڑ کے پیش کرنے سے اسکا اصل مطلب اور رنگ دھندلا
 جاتا ہے " مہرماہ نے کبوتری کو چھوڑ دیا تھا کبوتری نے مہرماہ کے سر کے اوپر
 سے ایک گول سا پکر کاٹا اور پھر نیچے آ کے دوبارہ دانہ چگنے لگی
 "یہ اتنی اچھی باتیں کرنا تم نے کس سے سیکھیں.... مہرماہ "

انس جب بہت موڈ میں ہوتا تو اسے پورے نام سے پکارتا تھا اور نہ چھوٹی اور

اچھی لڑکی سے ہی کام چلاتا تھا

ہالار حباب سے.... "مہرماہ کے دل سے ایک سرگوشی بلند ہوئی جسے " مہرماہ نے صرا نہیں بنے دیا

آپ خود اچھے ہیں انس بھائی.... اس لئے میری باتیں آپ کو اچھی لگ رہی " ہیں پھر صبح کا یہ منظر اتنا پر تاثیر ہوتا ہے کہ سب اچھا لگنے لگتا ہے مہرماہ نے بالکونی سے نیچے جھانکتے ہوئے کہا

سو تو ہے.... واک پہ چلو گی تاکہ صبح کی سیر کا بھرپور مزہ لیں " انس " نے آنسر کی

میں اپنا یہ شوق لان میں پورا کر لوں گی.... ہاں آپ کے ساتھ نیچے تک چل " سکتی ہوں

مہرماہ کا کام بالکونی میں ختم ہو چکا تھا سوا ب وہ لان میں جا رہی تھی " لگتا ہے یہاں آج پھر لمبی چوڑی فرمائش کی ہے ناشتہ کیلئے "

انس کی بات پہ مہرماہ نے صرف سر ہلایا تھا

حالانکہ اسے تمہیں ریست دینا چاہیے ایک دن کا.... ناشتہ تو وہ بنا ہی
سکتی ہے "انس کو ناگوار گزرا ہوتا

کچھ نہیں ہوتا انس بھائی.... وہ ابھی پڑھائی میں بڑی ہے.... آپکو پتہ تو ہے "
"انجینئرنگ کر رہی ہے

"اماں ٹھیک کہتی ہیں اسے کام چور بنا دیا ہے تم نے "

ایسا تو مت کہیں اور اب آپ باہر جا رہے ہیں.... سو موڈ اچھا کریں ورنہ "
سارا دن بکواس ہو جائے گا.... لوگ کیا کہیں گے کہ انس میاں بیگم سے
"لڑکے آئیں ہیں

"مگر میری تو بیگم ہی نہیں کوئی "

"تو پھر ایسا پوز بھی نہ بنائیں "

ویسے آئی ایم شیور.... کہ میری بیوی مجھ سے کبھی نہیں لڑے گی... وہ بالکل بہتے پانیوں "
"جیسی پر سکون ہوگی

انس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ مہرماہ اپنی جگہ کھڑی رہ گئی تھی

یہ انس بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں.... مہرماہ کو انس کی آنکھوں میں آج کچھ

اور ہی رنگ دکھتے تھے

ایک کانٹا بہت زور سے مہرماہ کے ہاتھ میں چبھتا پھولوں کی نرم مہرٹ
محسوس کرتے.... اور شاید دل میں بھی

اف... بھائی بس اب اور نہیں.... اسٹاپ "ثمر پھولی سانسو سے "
بولا اور دھپ سے گھاس پہ بیٹھ گیا تھا

نووے... ثمر اسٹینڈ اپ ابھی یہ راؤنڈ پورا نہیں ہوا.... اسے فٹش کرو... یوں بیچ "
راہ میں چھوڑنا اچھی بات نہیں "ہالار نے رفتار دھیمی کرتے ہوئے کہا مگر رکنا نہیں
تھا

اوہ میرے بھائی بس کر دے... یہ دیکھ ہم پارک میں کھڑے ہیں ریڈیو "
اسٹیشن پہ نہیں بیٹھے.... اور میں تیرا سفر نہیں تیرا کزن ہوں.... جسے کے
سر سے یہ موٹی موٹی باتیں یوں گزرتی ہیں "ثمر نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے
..کہا

موٹی عقل میں کہاں سے آئیں گی یہ باتیں.... فضول بکواس کر کے اصل "

معاملہ گول نہ کرو اور راؤنڈ پورا کرو " ہالار نے درخت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا
مجھ میں ہمت نہیں ہے اب اور.... تو تھکتا نہیں ہے یا اتنا چل چل " کے

میر ثمر.... شرافت سے اٹھ جاؤ یہ لڑکیوں کی طرح نخرے نہ
دکھاؤ... اور اگر کیڈٹ کالج یوں بیچ میں نہ چھوڑا ہوتا تو یوں آدھے راستے
میں ڈھیر کبھی نہ ہوتے " ہالار نے اسے گھورا

اف سجان اللہ.... لڑکیوں کا نام وہ بھی میر ہالار حباب کی زبان پہ وہ بھی صبح
صبح.... خیر تو ہے... اور یا کیڈٹ کالج بھی اسی لئے چھوڑا تھا کہ صبح صبح آ کے وہ
سر پہ سوار ہو جاتے تھے " ثمر پہ ایک زمانے میں کیڈٹ کالج کا
بھوت سوار ہوا تھا

"شٹ اپ... کیوں مجھ پہ پابندی ہے لڑکیوں کا نام لینے پہ"

"ظاہر ہے تم نے آج تک کسی لڑکی سے سیدھے منہ بات کی ہے"

تم بھول رہے ہو میری پروگرام منیجر ایک حنا تون ہی ہیں... اور میری والدہ بھی
"اس صنف سے تعلق رکھتیں ہیں"

واو... مٹر ہالار ایسی سڑی ہوئی مثالیں اپنے پاس رکھو... ماں سے محبت "

تمہارے لہو میں ہے اور اپنی پی. ایم سے خوش حلقی سے پیش آنا تمہارے پیشے کی محبوری.... قسمے میرا دل کرتا ہے تجھے اپنی کسی لسنر سے دھواں دار عشق

"ہو جائے... اف کیا سماں ہوگا

ثمر اپنی بکواس بند کرو.... اور اب اٹھ جاؤ ورنہ میں دادا سے تمہاری "

شکایت کر دوں گا... اور لاسٹ ڈے تم شکار پہ نہ جانے کیلئے جو ڈرامہ

"کر رہے تھے وہ بھی بتاؤں گا

ہالار نے اسے دھمکی لگائی تھی جو حنا طر خواہ اثر کر گئی تھی

اف ہالار... اللہ پوچھے.... تجھے تو نہ کسی ساس بہو والے ڈرامے میں ہونا "

چاہیے "ثمر کھڑا ہوتے ہوئے بولا

"ویسے ہالار.... ایک بات بتاؤ.... تمہیں کیسے لڑکی پسند ہے "

ثمر کے سوال پہ ہالار کے دوڑتے قدم کچھ تھے

نہ آج تم چاہتے کیا ہو.... کیا گھر پٹ کے جانا ہے تو بتا دو.... بچپن "

"کی طرح ایسی پٹائی کروں گا یاد کرو گے

"...یاد ہالار ایک بات ہی تو پوچھی تھی "

"وہ بھی بیکار "

بندے کو اتنا بھی مسٹیریس نہیں ہونا چاہیے کہ اگلے بندے کو لگے کہ وہ اسکی پہنچ سے دور ہے جیسے چاند ایک دنیا اس پہ فدا ہے مگر چاند کو پانے کی تمننا کوئی نہیں کرتا کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہماری دسترس سے باہر... ہماری پہنچ سے دور ہے... ہالار مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کسی دن تم کچھ ایسا اسی "عادت کی وجہ سے کھودو گے جو تمہیں بے حد عزیز ہے

شریک دم ہی سنجیدہ ہوا تھا ہالار پورے کا پورا اسکی طرف گھوم گیا نیوی بلیو ٹریک سوٹ میں اسکی سرخ و سپید رنگت پہ پسینہ چمک رہا تھا

واہ... شمر تم تو بہت اچھا بولتے ہو.... بٹ یہ مٹری نہیں میری " عادت ہے اور رہ گئی بات لڑکی اور شادی کی تو سب ہو جاتا ہے یہ سب زندگی کا حصہ ہے اسے سر پہ سوار نہیں کرنا چاہیے ورنہ انسان بہت خوار ہوتا ہے "

ہالار نے اسکا شانہ تھپکتے ہوئے کہا شرچہ چپ آگے بڑھ گیا تھا
ہالار سے کچھ اور کہنا بیکار تھا

واو.... ماہ خوشبو تو بہت مزے کی آرہی ہے کیا کیا بنالیا "نہا کر سی"
گھسیٹ کے بیٹھتے ہوئے بولی تھی

دوسروں کے ہاتھ کے پکے ہوئے کب تک کھاؤ گی... کبھی خود بھی ہاتھ ہلا لیا کرو "
انس ابھی جاگنگ سے واپس آیا تھا اور اخبار بنی کے ساتھ جو س بھی پی رہا
تھا

اوہ بھائی... اچھا ہوا تم خود ہی شروع ہو گئے.. یہ کھانے کو تم چھوڑو تم نے کل "
میرافون کیوں نہیں اٹھایا "نہا کو انس کی شکل دیکھ کے کل والی بات یاد آئی تھی
"محترمہ وہ کل نہیں جمعہ تھا "

انس نے تصحیح کی

"وہی کیا فرق پڑتا ہے... تم بتاؤ میرافون کیوں نہیں اٹھایا "

"میں میٹنگ میں تھا "

"واہ آگ نہ لگی آپکی میٹنگ کو "

نیہا جیل کے بولی ایک میٹنگ کی وجہ سے انس نے اسکی کال پک نہیں کی

لگ جاتی آگ.... اگر تمہاری کال پک کر لیتا "انس کی بات پہ "

مہرماہ کے لبوں پہ بھی ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی

"توبہ بھائی... تم بہت برے ہو "

نیہا یہ کیا بد تمیزی ہے بھائی سے کوئی ایسے بات کرتا ہے "عالیہ بیگم "

نے اسے ڈانٹا

" "اماں کیا ہے... ہفتے میں ایک دن تو بھائی دیکھنے کو ملتا ہے "

اور اس میں بھی تم لڑنا شروع کر دیتی ہو "عالیہ بیگم نے کہا "

"اماں... غلطی بھائی کی ہے "

میری کیا غلطی ہے میں نارغ تو نہیں بیٹھا ہوتا کہ محترمہ کے فون "

"کا انتظار کروں

"یہی جواب اپنی بیوی کو دینا پھر پوچھوں گی "

"میری بیوی تمہاری طرح ایف سولہ نہیں ہوگی "

"اچھا تمہیں بڑا پتہ ہے.... اس کا مطلب ہے بھائی تم نے کوئی تاڑ رکھی ہے "

نہا کی بات پہ مہرماہ کے ہاتھ سے چینک چھوٹے چھوٹے بچی

نہا.... بس کر دو اٹھو چلو ماموں بھی آگئے ہیں.... ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے "مہرماہ " نے کہا

" ارے ماہ.... رکو تو سہی بھائی کی لائف میں ہے کوئی مجھے پوچھنے دو "

نہا.... رائی کا پہاڑ بنا کوئی تم سے سیکھے چپ چاپ ناشتے کی ٹیبل پہ " حباؤ اور آج دوپہر کا کھانا تم بناؤ گی " انس کچھ سختی سے بولا ہتا

"کیوں اسپتال جانے کا بہت دل کر رہا ہے "

نہا کو کرنٹ لگا ہتا یہ بات سن کے

نہا.... "سفیر صاحب نے اسے آواز دی تو وہ فوراً بھاگی تھی انکی طرف "

عالیہ بیگم. سرپیٹ کے رہ گئیں تھی خدا نے نہ جانے کیا نمونہ دیا ہتا انہیں.... یہ مہرماہ بھی تو تھی نا

اسے سلجھی ہوئی ٹھنڈی مسزاج کی بچی

"تمہیں کسی لڑکی پسند ہے ہالار "

شام کی تنہائیوں میں ہالار کے ذہن کے درپچوں سے اس سوال نے جھانکا ہوتا

لڑکی.... مطلب اسکی شریک حیات... اسکی زندگی میں صرف "

".... اس صورت میں لڑکی کی گنجائش تھی

ایک موم کی گڑیا ہے

ایک پریم کہانی ہے

ایک شاخ ہے نازک سی

کلیوں کی جوانی ہے

وہ پھول کی تتلی ہے

شعلہ ہے کہ پانی ہے

ایک موم کی گڑیا ہے

ایک پریم کہانی ہے

ہالار نے دھیرے اپنی پسندیدہ نظم کے کچھ مصرعے دہرائے

اسکے تخیل میں آج تک اس خیال کو مجسم کسی دلربا کی صورت نہیں ملی تھی

ہالار حباب کو پر اعتماد اور مہذب لڑکیاں پسند تھیں اور ایسی بہت سی تھیں بھی اسکے ارد گرد مگر وہ ایک جس کیلئے دل اور دماغ دونوں متفق ہوں ہالار کو ایسی آج تک نہیں ملی تھی

ہالار.... "میر برفت کی آواز پر اسکے خیالوں کا سلسلہ ٹوٹا ہٹا "

دادا آپ.... مجھے بلا لیتے "ہالار کھڑا ہوا "

بیٹھ جاؤ... ویسے بھی ہمارا کچھ پڑھنے کو دل کر رہا ہٹا اور پھر تم سے ملنا بھی ضروری " ہٹا... کل بار ہے ہو

" جی... انشاء اللہ ارادہ تو ہے "

" ہمارا کام تو یاد ہے نا "

" میں وہ کیسے بھول سکتا ہوں.... مگر کچھ وقت چاہیے دادا "

آخر کتنا وقت چاہیے تمہیں ہالار... اپنی آن بان کی پروا نہ ہوتی تو ہم "

"سارے زمانے میں اشتہار لگا دیتے

میر برفت تلخ سے ہو گئے تھے

پلیز دادا... یہ سب اتنا آسان نہیں ہے ہمیں ہر قدم اپنے نام کی وجہ "

"سے بہت احتیاط سے اٹھانا ہے ورنہ سارا زمانہ ہم پہ ہنسے گا

ہالار کی بات پہ میر برفت کچھ ڈھیلے پڑے تھے زمانہ ان کیلئے بہت

اہمیت رکھتا تھا اور ہالار اس سے واقف تھا

دادا یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ پاکستان لوٹے ہی نہ ہو... نہ کینیڈا گئے "

"ہوں... یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور ملک میں ہوں

ہالار نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

وہ کہیں بھی ہوں ہالار تمہیں نے انہیں ڈھونڈنا ہے کیوں کہ تمہارے باپ کی "

عسلی کی وجہ سے وہ ہماری دسترس سے نکل چکے ہیں.... تمہیں انہیں ڈھونڈنا

چاہیے ساری دنیا کی حناک چھانو... مگر میرا دل کہتا ہے وہ وہیں کراچی

"میں ہیں اور شاید باہر کبھی گئے ہی نہیں

میر برفت کی بات پہ ہالار یک دم ہی متضاد کیفیات کا شکار ہوا تھا
 باپ کے کئے کا بھگت ان اسے بھرنا تھا اور دادا نے باپ کے حبرم کی سزا اسے
 دی تھی اس پہ غصہ بھی تھا

"آپ کو شکایت نہیں ہوگا.... دادا... میں چلتا ہوں اب "

ہالار کیلئے جب مزید برداشت کرنا مشکل ہوا تو اٹھ کھڑا ہوا

"حباؤ بچے... فی امان اللہ"

" فی امان اللہ "

ہالار نے بھی جو اب کہا تھا حالات جیسے بھی ہوں اخلاقیات پہ عمل کرنا
 بہر حال ضروری ہے۔

ایک موم کی گڑیا ہے

ایک پریم کہانی ہے

ایک شاخ ہے نازک سی

کلیوں کی جوانی ہے

وہ بھول کی تتلی ہے

شعلہ ہے کہ پانی ہے

ہے شان سمندر کی

لہروں کی روانی ہے

کیا نام دوں اس کا

ایک موم کی گڑیا ہے

ایک پریم کہانی ہے

ہالار حباب کی مسحور کن آواز سامعین کو مسحور کر رہی تھی ہالار حباب کی آواز ان

آوازوں میں سے ایک تھی جن میں موسموں کی ساری خوبصورتی، دکھوں کا

سوز، خوشیوں کے تمام رنگ چھلکتے تھے

اسکی آواز کی ایک دنیا دیوانی تھی اور مہرماہ بھی ان میں سے ایک دیوانی تھی وہ

گئے وقتوں کی داسی لگتی تھی جو اپنے دیوتا کا ایک ایک لفظ اپنے من کے صحرا میں
نقش کرتی تھی

پیلی راتوں کا آدھا ادھورا چاند آسمان پہ بجھا بجھا سا ہوتا ہوا ہولے ہولے
چلتے باد نسیم کے جھونکے ماحول کی خشکی میں اضافہ کر رہے تھے ہوا چلتی تو
مہرماہ کا جھولا ہولے ہولے ہلنے لگتا اور جھولے سے لپٹی کا سنی پھولوں کی بیل اپنے
پھول اس پہ نچھاور کر دیتی تھی مہرماہ آنکھیں بند کئے نیم دراز سی پھروں ہالار کو
سنے جاتی اور من میں ہالار حباب کی محبت کی آکاس بیل اور بڑھتی جاتی
سامعین.... محبت زندگی کے افق پہ پرواز کرتا رنگین بلبلا ہے ہاں میں اسے "
بلبلا ہی کہتا ہوں میں محبت کو کسی خوش نما پرندے سے تشبیہ نہیں دیتا
.... نہ محبت کو موسیقی کی کوئی رمز کہتا ہوں.... محبت تو وہ رنگین بلبلا ہے
جسے کے سنگ راستیں سہل ہو جاتے ہیں مگر جہاں کہیں آپ نے اس
بلبلے کو چھونے کی خواہش کی یہ ست رنگا بلبلا آپ کی زندگی کے افق سے یوں
غائب ہو جاتا ہے جیسے کبھی ہوتا ہی نہیں.... محبت تو وہ بارش ہے جسے چھونے
کی خواہش میں ہتھیلیاں بھیگتی ضرور ہیں مگر ہاتھ ہمیشہ خالی رہتے
ہیں.... محبت کرنے والوں کو محبت کا احساس ہی کافی ہوتا ہے... یہی محبت کی

رمنز ہے اور رمنز جو سمجھ جائے

تو پھر محبت

چرواہوں کا گیت بن جاتی ہے

گنگنائی آبشاروں کا پانی بن جاتی ہے

سکھیوں کے سنگ ہنسے جانے والی ہنسی بن جاتی ہے

محبت بانسری کی کوئی میٹھی سی دھن بن جاتی ہے جو من مندر میں میٹھی میٹھی کوئی

لے جگاتی ہے

محبت مسکراتی ہے

محبت مضبوط بناتی ہے

"یہی حکایت محبت ہے.... یہی رمنز محبت ہے

ہالار نے جیسے دریا کو کوزے میں بند کیا تھا وہ شخص محبت کو بنا عرض بنا

کسی مطلب سے مبرا سمجھتا تھا... محبت بقول ہالار کے پانے اور کھونے کی تمنا

سے ماورا ہوتی ہے..... محبت تو بس محبت ہے

آپ کی محبت کا ہر رنگ ہر بات کتنی انوکھی ہے ہالار حاذب.... نہ جانے " اس روئے زمین پہ سب سے خوش قسمت کون ہوگی جسے آپ کے سچے "من کا ساتھ ملے گا

مہرماہ نے کاسنی پھول کی پستیوں کی نرمابٹ محسوس کرتے ہوئے سوچا تھا رات دھیرے دھیرے بھیگے کے ڈھل رہی تھی اور مہرماہ بھی شاید پانی میں بھیگے نمک کی طرح گھل رہی تھی.... صندل کی گیلی لکڑی کی طرح اندر ہی اندر سلگ رہی تھی جس کی مہک ناگوار نہیں گزرتی بلکہ دوسروں کو ایک صندلی احساس سے ہمکنار کرتی ہے

"بھائی... بھائی... تم آگے نہیں جا سکتے بس یہیں رک جاؤ "

نیہانے بازو پھیلا کے انس کو آگے بڑھنے سے روکا تھا

اوہ طوفان میل.... اب کیا ہوا.... کیا آفت آگئی " انس نے پوچھا "

آئی نہیں مگر آ ضرور جائے گی اگر آپ مجھے اور مہرماہ کو شاپنگ پہ " نہیں لے کے گئے اسکا شاپنگ کاموڈ ہو رہا تھا اور آئی گیس تم بھی شاپنگ

کیلئے بار ہے ہو "نہانے اسکی تیاری دیکھتے ہوئے کہا

یولائر گرل.... مہرماہ اپنی شاپنگ ہمیشہ خود کرتی ہے دوسرے کاموں کے " ساتھ... یہ یقیناً تمہارا پلان ہے مگر نام مہرماہ کا ہے "انس نے فوراً اسے پکڑا ہٹا

اوہ بھائی بندہ اب اتنا بھی چالاک نہ ہو.... خیر بتاؤ لے کے " بار ہے ہو کہ نہیں "نہانے کنفرم کرنا چاہا

تمہیں نہ کر سکتا ہوں.... آج اور مہرماہ کو بھی بلا لو... مگر ہری اپ ریڈی ان " فائیو منٹس... میں بھی کافی دنوں سے بڑی ہٹا سو آج بہت مشکل سے وقت نکالا ہے "

انس ایرونا ٹیکل انجینئر ہٹا اور ائیر فورس میں ہٹا سو اسکی روٹین کافی ٹف تھی "او کے.... میں ماہ کو لے کے ابھی آتی ہوں "

نہا دو دو سیڑھیاں چلا گئی ہوئی بولی

مہرماہ.... ماہ "نہانے ننگ میں الجھی ہوئی مہرماہ کو پکارا اور زور سے اسکا " کندھا ہلایا

کیا نہیہا.... سارا ڈیزائن خراب ہو گیا اور یہ دھاگہ بھی الجھ گیا " " مہرماہ کی پیشانی پہ سلوٹ پڑ گئی تھی

اوہو.... چھوڑو اسے اس بھائی ہمیں شاپنگ پہ لے جا رہے ہیں تم بھی " "جلدی سے آ جاؤ

میں نہیں جا رہی ویسے بھی یہ سوئیٹر مکمل کرنا ہے مجھے.... اور کسی چیز کی " " ضرورت بھی نہیں ہے مجھے

یار ماہ... حد کرتی ہو یہ ہاتھ کے بنے ہوئے سوئیٹر کون پہنتا ہے اب بیکار کام کرنا تم " "سے کوئی سیکھے

"میں بیکار کام کرتی ہوں نہیہا... مثلاً کون سے بیکار کام ذرا مجھے بھی تو پتہ چلے "

کوئی ایک ہو تو تباہ نا... یہ بنائی کرنا، سلائی کرنا، گارڈنگ کرنا، رسالے " پڑھنا اور سب سے بڑا بیکار کام ریڈیو سننا... اس سے بھی بڑا بیکار کام ہالا دجاذب کو "سننا

"شٹ اپ نہیہا... ہالا دجاذب کو فضول مت گھسیٹو "

اوہو... بڑی مہرچیں لگ رہی ہیں ذرا دیکھو تو مس آئیں برگ کو غصہ بھی "

"آتا ہے

نیہا سے آس برگ کہتی تھی اسکے ٹھنڈے مزاج کی وجہ سے

"نیہا... جاؤ پلیز "

اوہ میں سرگئی بھائی نے بس پانچ منٹ دیئے تھے بھائی چلا جائے گا ماہ اٹھو"

پلیز تمہیں پتہ تو ہے یہ فوجی بندے کتنے پتکچوئل ہوتے ہیں.... تمہارے

"بغیر میری شاپنگ کہاں ہوتی ہے

نیہا نے اسے ہاتھ سے پکڑ کے ذبردستی اٹھایا تھا

"حد ہوتی ہے نیہا.... اگلے بندے کا موڈ تو دیکھ لیا کرو "

مہرماہ ابھی بھی دھاگوں میں الجھی ہوئی تھی

یہ دھاگے نہ تمہاری زندگی کی طرح ہیں سلجھ کے ہی نہیں دے رہے "

کیوں کہ تم سلجھانا ہی نہیں چاہتیں... ایک ہی زاویے پہ ساکن ہو.... یہ

"دیکھو

نیہا نے ایک سر پکڑ کے کھینچا تو پورا دھاگہ کھل گیا تھا

تھینکس... "مہرماہ نے کہا "

چیز صحیح ہو جاتیں ہیں ماہ بس تھوڑا وقت دینا پڑتا ہے اور کوشش کرنی پڑتی " .
"یہاں دھاگے سیٹے

آ رہی ہوں میں چہنچ کر لوں بس "مہرماہ نے اسکی بات گویا سنی ہی نہیں تھی "
چپ چاپ اٹھ کھڑی ہوئی تھی

میں ویٹ کر رہی ہوں نیچے "یہاں ایک گہری سانس بھرتے ہوئے "
کہا تھا

اتنا لیٹ نہیاد.... "انس نے گھڑی اس کے سامنے کی "

"وہ بھائی یہ ماہ تیار ہو رہی تھی "

کو نسی تیاری کی ہے مہرماہ نے جو مجھے نہیں دکھ رہی "انس نے گلاسز کے پیچھے "
سے دونوں کو گھورا

یلو شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر پہ وائٹ شال لئے مہر بالکل سادی سی کھڑی

تھی آنکھوں پہ گلاسز لگا رکھے تھے جو سب رنگ سب جذبے چھپا لیتے تھے
 بھائی آدھی دیر اس نے کرائی اور آدھی تم کرا دو میں نے اتنی مشکل سے وقت نکالا "
 ہے آج "نیہا چینی

نیہا بی ہیو پلیز.... "مہر ماہ نے ٹوکا "

ایک تو یہ مس ہیو ایشم.... "نیہا چڑکے بولی. "نیہا کتنے نام رکھ دیئے تم "
 نے اس اچھی لڑکی کے "انس ہنسا
" بھائی "

اوکے اچھا بیٹھو کار میں "انس خود بھی کار کی طرف بڑھا "
 شاپنگ مال پہ گاڑی پارک کرنے کے بعد انس ان دونوں سے بولا ہوتا
 "مجھے تھرڈ فلور پہ جانا ہے تم لوگ کہاں چلو گی پہلے "

بھئی ہم گراؤنڈ فلور سے اسٹارٹ لیں گے آپ فوری ہو کے ہمیں جوائن کر لینا "
 ٹھیک ہے "نیہا نے پلان بنایا

اوکے مگر زیادہ دیر نہیں کرنی.... اور خیال سے "

انس نے کہا

اوکے "نیہا نے کہا"

نیہا بس کر دو کیا پورا بازار خریدنا ہے "مہرماہ تھک چکی تھی چل چل"
کے ڈیڑھ گھنٹے بعد بھی نیہا بس نہیں ہو رہی تھی

بس تھوڑی دیر اور.... "نیہا نے کہا"

میں کیفے ٹیریا میں جا رہی ہوں اس سے زیادہ میں نہیں چل سکتی "
مہرماہ کیفے میں اینسٹر ہو چکی تھی

نیہا کے شوز ابھی باقی تھی انس اپنے کسی دوست کے ساتھ ہٹا ایک ہاتھ سے
شاپنگ بیگ سنبھالے اور دوسرے ہاتھ سے میج کرتی نیہا اپنے آپ مگن
ہو چکی تھی تبھی کسی سے زوردار ٹکرا ہوئی تھی

اف آدمی ہو یا پہاڑ "نیہا کے تودو پوتا کوچ کر گئے تھے "

عسلی آپکی ہے مس... آپ دنیا سے بے خبر چل رہیں تھیں... اور جو "
بے خبر ہوتے ہیں وہ ٹھوکر کھاتے ہیں "مقابل نے کہا تھا

ہیں اچھا... آپ کو کیا میں دیکھ کے چلوں یا نہیں "نیہا پگھڑوں پانی "

پھراہٹ مگر ڈھٹائی سے بولی تھی

کافی مستقل مزاج ہیں آپ "مقابل نے اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا "
 موسم تھوڑی نہ ہوں جو بدل جاؤں "نہا اسکی آواز سے متاثر ہوئی تھی "
 اور اسکی پرسنیلٹی سے بھی

ہالار.... آ بھی جاؤ... دیر ہو رہی ہے "شرچینا "

آ رہا ہوں... "ہالار آنکھوں پہ گلاسز چڑھا کے آگے بڑھ گیا تھا "
 نہا اپنی جگہ ساکت رہ گئی تھی

"یہ ہالار حباب تھا.... تبھی مجھے اسکی آواز اتنی شناسا لگی "

نہا بھی کبھی کبھی صرف مہرماہ کو تنگ کرنے کیلئے اسے سنتی تھی

مہرماہ.... ماہ "نہا اسکے پاس آئی تو اسکی سانس پھولی ہوئی تھی "

الہی.... خیر کیا ہوا "مہرماہ پریشان ہو کے بولی تھی "

. "تمہیں پتہ ہے میں نے کسے دیکھا "

"...کسے "

"میں نے ہالار کو دیکھا.... ہالار حاذب کو "

کیا.... "مہرماہ سا کت رہ گئی تھی "

بکواس.... تمہیں کسے پتہ وہ ہالار تھا "مہرماہ نے پوچھا "

"اے کے ساتھ کوئی تھا جسے اس نے پکارا تھا "

"ضروری ہے کہ وہ وہی ہالار ہو "

ایک بات تم خود سوچو کتنے لوگ ہوں گے جن کا نام ہالار ہوگا اُس ریلی یونیک "

نیم انفیکٹ ہماری اپنی فیملی میں کتنے ہیں اس نام کے اور سب سے بڑی بات اسکی

آواز سے میں واقف ہوں "نہا کے دلائل بہت مضبوط تھے

اچھا.... "مہرماہ نے سر جھٹکا "

"تم پوچھو گی نہیں کہ وہ کیا دکھتا ہے "

"تم نے کیا پانچ منٹ میں اسکا پوسٹ مارٹم کر لیا "

نہیں مگر یار اسکی پرسنلیٹی.... اف وہ تو کسی کراؤن پرنس کی طرح دکھتا ہے "

مہرماہ... ورنہ میں نے تو سوچا تھا کہ ہوگا کوئی گنجباموٹا جیسے ہوتے ہیں

مو سٹلی "نہا اس سے متاثر ہوئی تھی

مہرماہ کو چپ لگ گئی تھی جو انس کے آنے پہ بھی نہیں ٹوٹی تھی۔

نہا.... نہا "مہرماہ کو زندگی میں آج پہلی بار شدید غصہ آیا تھا اس پہ

کیا ہو گیا "نہا نے کہا "

یہ کیا بکواس ہے.... یہ کسی ریڈیو پروڈیو سر نے ماموں کو کال کی ہے " "

مہرماہ بھڑک کے بولی

یہ بکواس نہیں تمہارا آڈیشن ہے آر جے کیلئے ایف ایم پہ چار دن "

بعد "نہا نے اطمینان سے ہم پھوڑا تھا

مہرماہ اپنی جگہ پہ جھٹکا کھا کے رہ گئی تھی۔

اور یہ اسی شام کا قصہ ہے جب مہرماہ کو پہلی بار زندگی میں انتہا کا غصہ

آیا تھا کھانے کی میز پہ سب جمع تھے انس کے علاوہ وہ اپنی ڈیوٹی پہ تھا

اور کسی مشن پہ تھا جب سفیر صاحب نے مہرماہ کو مخاطب کیا

تھا

"ماہ بچے آپ کا رزلٹ آگیا ہے آپ نے چیک کیا"

رزلٹ آگیا.... "مہرماہ کا دل دھڑکا کچھ "

اس نے ایم اے انگلش کے سپرزدیئے تھے تعلیمی میدان میں اس نے
سفیر صاحب کو ہی کاپی کیا تھا مگر اپنی گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے
اس نے ایم اے پرائیویٹ کیا تھا

مجھے لگتا ہے تم نے چیک نہیں کیا "سفیر صاحب نے کہا "

"بس ماموں یاد ہی نہ رہا "

ان محترمہ کو گھاس اور کچن سے فرصت ملے تو یہ کچھ اور کرے "نہا"
نے لقمہ دیا

ہاں تو تمہاری طرح کتابیں ہی تو نہیں پھونکتی "عالیہ بیگم نے چوٹ کی "

اوہو کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو.... مہرماہ مبارک ہو آپ نے ایم اے "
فرسٹ ڈویژن میں کیا ہے "سفیر صاحب نے اسے بتایا تو مہرماہ
کے لبوں پہ زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آگئی تھی

سوا ب کیا ارادے ہیں تمہارے.... "سفیر صاحب نے پوچھا "

" میں یہ چاول اور لے آؤں ماموں پہلے "

مہرماہ نے احبازت چاہی

"....ہاں ضرور"

پاپا.... مہرماہ کو براڈ کاسٹنگ میں انٹرسٹ ہے انفیکٹ اس نے اپلائی بھی "

کر رکھا ہے "نہانے بتایا

سفیر صاحب اور عالیہ بیگم نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا

یہ بھلا کوناشعبہ ہوا اور پھر ہمارے ہاں کتنی لڑکیاں پروگرام کرتی ہیں ریڈیو
پ

عالیہ بیگم نے اعتراض کیا

تو اماں مجھ سے پہلے کتنی لڑکیاں انجینئر ہیں اس خاندان میں کچھ نہیں ہوتا "

کوئی ایک ہی پہلا ہوتا ہے تو آغاز ہوتا ہے "نہانے انکا اعتراض چٹکی میں اڑایا
تھا

شی ازرائٹ عالیہ.... یہ تو شروع سے ہی بہت معتبر فیلڈر ہی ہے اور "

ہمارے زمانے میں ریڈیو پہ کام کرنے والوں کی بڑی قدر ہوتی تھی باکمال لوگ

"سدا بہار آوازیں دن بھر کی ساری تھکن اتر جاتی تھی

سفیر صاحب نے بھی حمایت کی

اور پیپا وہ جو سدا بہار پرانے گیت ریڈیو پہ بجتے تھے تو حبان کے آواز بڑھادی "

جباتی تھی کہ محبوب سنا لے.... ہاؤرو مینٹک پیپا ہے نا اور اکثر تو صدا کا روہ

"گیت لگاتے تھے جس کا سننے کا شدید دل کرتا تھا

نیہانے انہیں پرانا وقت یاد دلایا

پھر بھی مہر ماہ کیسے..... "عالیہ بیگم نے کہنا چاہا "

اماں اگر آپ کو لگتا ہے کہ مہر ماہ گھر کے کاموں سے منہ موڑ لے گی تو ایسا "

کچھ نہیں ہے اور ویسے بھی یہ کوئی روزا نہ کی ڈیوٹی تو ہوتی نہیں ہے ہفتے میں دو یا تین

"پروگرام دو گھنٹے کے ہوتے ہیں

نیہا کی تیاری پوری تھی

مہر ماہ واپس آئی تو اسکے کانوں میں نیہا کے چند جملے پڑے تھے

"کس کی بات کر رہی ہو نیہا "

"تم مجھے چھوڑ دیا کچھ پوچھ رہے تھے"

"جی ماموں کہئے"

"میں نے پوچھا تھا تم باب میں انٹرسٹ ہو تو کالج میں اپلائی کر دو"

"نہیں ماموں میں گھر میں ٹھیک ہوں اور ضروری تو نہیں ڈگری باب
"کیلئے ہی لی جائے"

"ہوں... جیسے تم چاہو یہاں بتایا تم نے ایف ایم پ اپلائی کیا ہے بطور
"آر جے"

سفیر صاحب کی بات پہ مہرماہ نے حیرانگی سے سب کو دیکھا
جی ماموں..... "مہرماہ نے بمشکل کہا"

بتایا بھی نہیں ہمیں "عالیہ بیگم نے شکوہ کیا"

اماں پہلے اسے سلیکٹ ہونے تو دیں اسی لئے نہیں بتایا "یہاں نے کہا"

"کیا کہہ رہے ہیں آپ لوگ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا"

جیہی سفیر صاحب کا سیل بجا وہ ایکسیوز کرتے سائیڈ پہ چلے گئے

تم رکوز رامیں بتاتیں ہوں "نہانے اسکا ہاتھ دباتے ہوئے سرگوشی کی "

"کیا کھسر پھسر کر رہی ہونیہا "

"....کچھ نہیں اماں "

مہرماہ بچے یہ اچانک سے کیا شوق چڑھا تم نے بتایا ہی نہیں کبھی "

"تمہیں ریڈیو کا شوق ہے

مہرماہ پاگلوں کی طرح دونوں کی شکل دیکھنے لگی تھی

سفیر صاحب کی واپسی ہوئی تھی

مہرماہ بچے ریڈیو سے کال کی تھی چار دن بعد آڈیشن کیلئے جانا ہے آپ "

نے

میں نے "مہرماہ نے اپنی طرف اشارہ کیا "

تم میرے ساتھ آؤ "نہانے اسکا ہاتھ پکڑ کے کھینچا "

نہا یہ کیا بول رہے ہیں ماموں کس پروڈیو سرنے کال کی ہے.... کیا "

"بکواس ہے یہ

مہرماہ غصے سے بولی تھی

ریلیکس ہو جاؤ مہرماہ.... میں نے تمہارا سی وی ڈراپ کیا تھا چینل "

" نے آڈیشن اناؤنس کئے تھے مجھے لگا یہی بہترین موقع ہے

" کونسا چینل اور کیا موقع نہیں تم حد کرتی ہو "

" جس چینل پہ ہالار باڈ ہوتا ہے اس چینل پہ "

تم پاگل تو نہیں ہو گئیں یہاں.... یہ کیا حرکت ہے میں نہیں "

" جاؤنگی

کیا حرکت ہے کوئی حبرم نہیں مہرماہ یہ تم کیا سمجھتی ہو تم "

ساری زندگی جھولے پہ بیٹھ کے اسکے پروگرام سن کے زندگی گزار دو گی تو ایسا

" کبھی نہیں ہو سکتا اپنی محبت کو ثابت کرو

تم کیا چاہتی ہو یہاں کہ میں ہالار باڈ کے سامنے جا کے کھڑی "

ہو جاؤں اور اس سے اپنی محبت کی بھیگ مانگوں.... میں کبھی ایسا نہیں کروں گی

"

مہرماہ کی رگیں کھینچ گئیں تھیں تنفس تیز ہو چلا تھا

میں نے کب کہا ہے یہ سب اسے کے پاس اس کے قریب کسی بھی " طرح اس کے سامنے ہوگی تم تو ہی وہ تمہاری محبت کی خوشبو کو محسوس کر پائے گا.... ورنہ تمہیں کیا لگتا ہے مہرماہ کہ اسے خواب آئے گا کہ اس شہر کی ایک پاگل دیوانی اس کی محبت میں گھائل ہے آج سے نہیں تب سے جب " اسے محبت کے مفہوم بھی معلوم نہ تھے

نہا دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کے بولی تھی

"اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ آڈیشن ہالار حباب ہی لے گا"

ہالار حباب آج سے نہیں پندرہ برس سے اس چینل پہ ہے ایک " ایکسپیرینسڈ آر جے ہے وہ لازمی ہوگا کیونکہ وہ وہاں سب سے سینئر ہے اور یہ چینلز کی "پالیسی ہوتی ہے کہ وہ انہیں آڈیشن کیلئے رکھتے ہیں

نہا کے پاس ہر بات کا جواب تھا اس نے ہر طرح کی ریسرچ کی تھی

صرف ایک محبت کے واسطے

ایک مہرماہ کے واسطے

اس سے مہرماہ کی یہ بے سبب رفاقت کے دکھ نہیں دیکھے جاتے تھے

جو بھی ہو نہ میں نہیں جاؤں گی.... میں نے کبھی یہ نہیں سوچا ایسے تو "

" بالکل نہیں

مہرماہ نے صاف انکار کیا تھا

نہیں مہرماہ اب ایسے نہیں چلے گا تم تئیں برس کی ہونے والی ہو پاپا اماں جلد "

" ہی تمہیں بیاہ دیں گے اور تم کچھ نہیں کر سکو گی مگر اندر سے مہرماہ کی

نہیں.... میں نہیں جاؤں گی " مہرماہ کی ایک ہی رٹ تھی "

تم نہیں جاؤں گی تو میں چلی جاؤں گی مہرماہ.... اور ہالار حباب کو سب "

بتا دوں گی تم اور تمہاری محبت جو تمہیں اس سے ہے اس سے کہوں گی کہ آئے اور

" آ کے دیکھے کہ کون کس طرح محبت میں دیوانہ ہوتا ہے

نہانے دھمکی دی

" تم ایسا نہیں کر سکتیں "

" میں ایسا کروں گی ماہ اگر تم نے یہ نہ کیا "

" مگر ایسے کیسے "

لک ماہ یہ زندگی ہے اور جو ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں تبھی ملتا ہے جب ہم کوشش کریں تم بھی کرو کوشش اتنے سالوں سے تم نے اس سے محبت کی ہے لیکن ایک اس کے نام کے سوا تم کچھ نہیں جانتیں وہ کون ہے کیسا ہے یہ بھی تو ہو سکتا ہے وہ پہلے سے شادی شدہ ہو.... اس کی زندگی میں کوئی اور ہے یہ ایک طرح کا جواب ہے اسے کھیل لو ماہ ورنہ ساری زندگی ختم ہو جائیگی مگر یہ "سراب نہیں ختم ہوگا"

"مجھے اس سے نہیں فراق پڑتا کہ اس کی زندگی میں کوئی بھی ہو "

ہاں مجھے معلوم ہے ماہ کے تم بہت کھلے دل کی ہو.... لیکن تم انٹرویو کیلئے " " بارہی ہو سلیکٹ ہوتی ہے کہ نہیں ایٹ لیسٹ دیکھ ہی لینا کہ وہ دکھتا کیسا ہے "نیہا.... میں یہ کیسے کروں گی "

تم گاؤں کی گنوار نہیں ہو پڑھی لکھی باشعور لڑکی ہو.... اعتماد سے سب ہینڈل کرنا " " اور یاد رکھنا اگر تم نہیں گئیں تو میں لازمی جاؤں گی اب

نیہا نے پھر وارننگ دی

مہر ماہ تھک کے وہیں نڈھال سی ٹھنڈے فرائز پر بیٹھ گئی تھی

نہا کو اپنی بات منوانی آتی تھی اور مہر ماہ کو ہمیشہ دوسروں کی ہی ماننی آتی تھی سو
اب اسے وہی کرنا تھا جو نہا نے کہا تھا

ہالار..... ڈی سی صاحب نے تمہیں بلایا ہے " پروگرام منیجر نے آف ائیر ہالار "
سے کہا تھا

خیریت.... " ہالار نے ہیڈ فون لوز کئے "

" ہاں.... بٹ وہ کچھ ڈسکس کرنا چاہتے ہیں "

اچھا.... " ہالار نے گھڑی پہ وقت دیکھا بریک تھی کمرشل اس نے "
دوسونگ کیوشیٹ سے لائن اپ کئے پھر ڈیوٹی آفیسر کو بتا کے ڈی سی صاحب
کے آفس چل دیا

سر.... " ہالار نے ناک کیا "

. " اوہ یس ہالار آؤ "

" آپ نے یاد کیا خیر تو ہے نا "

ارے بھی خیر ہے.... یہ تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ ہم نے آڈیشن اناؤنس " کئے ہیں

انہوں نے تمہید باندھی

"جی.... تو میں کیا کر سکتا ہوں "

"ہالار ہم چاہتے ہیں اس بار آپ ہمارے ساتھ آڈیشن لیں "

"آپ جانتے ہیں میں آڈیشن نہیں لیتا "

ہالار ناگواری سے بولا

آئی نو مگر یو آر داموسٹ ٹیلینٹڈ آر جے.... اصل میں عثمانی ان دنوں امریکہ " میں ہے اور وجہ اکیلی ہے پہلے یہ دونوں دیکھتے تھے آڈیشن

ڈی سی صاحب نے وجہ بتائی

آپ جانتے ہیں میں اس طرح نہیں کر سکتا "ہالار کے کام کرنے کی ٹرم اور " کنڈیشن سے واقف تھے سب

لک ہالار آئی نو.... ویسے بھی سب پہ اتنا پریشور ہوگا کہ کوئی دھیان نہیں "

"دیتا کہ کس نے انسٹروپو کیا.... ہم نہیں بتائیں گے کہ ہالار آڈیشن لے گا

"او کے.... کب ہے آڈیشن "

پرسوں "ڈی سی صاحب نے شکر کیا کہ وہ مان گیا تھا "

میں چلتا ہوں سو نگز بیک ٹوبیک کئے تھے "

"ویل تھینکس جنٹل مین "

"ویلم سر۔"

"کیا ہوا گھبرا رہی ہو "

نہانے مہر ماہ کو ہاتھ ملتے دیکھ کے کہا

"....ہاں تھوڑی بہت "

"کوئی بات نہیں سب ایسے ہی ہیں "

نہانے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا سب یوں ہی نروس تھے سو کے قریب آڈیشن

دینے والے تھے بس ایک نہا ہی ٹانگ پہ ٹانگ دھرے سکون سے

بیٹھی تھی

کہاں پھنسا دیا نہیہا "مہرماہ نے کہا "

کہیں نہیں کتنے مزے کی جگہ ہے یہ بس ریلیکس "
ہو حباؤ.... تمہارے لئے دیکھو یونی کی چھٹی کی ہے "نہیہا نے جیسے ایٹم بم کا فوار مولہ
بتایا تھا

"میں نے کہا تھا کرو.... یہ گند بھی تم نے پھیلایا ہے نا "

مہرماہ تنک کے بولی تھی

ماں صدقے حباؤ... کیا ہوا لگی ہے ریڈیو کی ابھی تم اسٹوڈیو کے باہر ہو سوچو "
جب اندر حباؤ لگی تو کیا تب ہی مچاؤ لگی.... اف تمہاری آواز اور انداز "نہیہا
لہک کے بولی تھی

وہ مسلسل اسے ریلیکس کر رہی تھی اور کافی حد تک کامیاب ہو گئی تھی اپنا نمبر
آتے آتے مہرماہ کا اعتماد لوٹ آیا تھا ویسے بھی وہ آج پہلی باریوں اس طرح
عملی میدان میں قدم رکھنے جا رہی تھی

اپنی کال آنے پہ وہ اٹھ کے اندر بڑھی تھی نہیہا نے انگوٹھے سے بیسٹ آف لک کا
اشارہ کیا تھا

مہرماہ کو کچھ ٹاپکس دے کے بولنے کو کہا گیا تھا مہرماہ ریڈیو ایک عرصے سے سنتی آئی تھی سو وہ ہر پروگرام کے فنار میٹ کے نو ہاؤز جانتی تھی

آپ ایک ملوڈیس شو کے لئے بول رہی ہیں آپ کی آواز کا میڈیم اچھا ہے " مگر آپ بہت تیز تیز بول رہی ہیں اور مانک سے چہرہ دور کر کے بولیں یوں آپ کی آواز میں گونج پیدا ہو رہی ہے " وہ جو بھی تھا مہرماہ کے پیچھے سے بولا تھا مہرماہ کا ہاتھ کانپا اس نے پلٹ کے دیکھا اسے بول کے وہ بے پروائی سے اپنا سروس کارڈ اتار رہا تھا

".... یہاں آجائیں "

آڈیشن لینے والی نے بنا نام لئے اسے مخاطب کیا "تھینکس..... مس ہادیہ "

سو مہرماہ..... آپ کا ٹیمپو تو اچھا ہے..... اچھا تو یہ بتائیں آپ " "رومیں کو کیسے ڈیفائن کریں گی

یہ سوال پوچھنے کا مقصد یہ جاننا ہوتا ہے کہ مقابل میں کتنی صلاحیت ہے اپنا مدعا مہذبانہ انداز میں بیان کرنے کا

مہر کی نظر مقابل کے ہاتھوں پہ یوں ہی ٹکی تھی سرخ و سپید لابی آرٹسٹک
انگلیوں والے ہاتھ جن پہ رواں چمک رہا تھا اس کے دونوں ہاتھوں کے نیچے اسکا آئی
ڈی کارڈ دبا ہوا

ہالار حباب "یہ نام مہرماہ کی نگاہوں کے سامنے لہرایا"
یہ سامنے بیٹھا شخص ہالار حباب تھا جس سے مہرماہ کو عقیدت کی
حد تک محبت تھی مہرماہ نگاہ اٹھا کے اس کے چہرے کو بھی نہ دیکھ سکی
بلا ارادہ ہی اس کے منہ سے نکلا تھا

مہرماہ حباب "I can imagine my cold hands in his warm hands"
بھری کیفیت میں بولی تھی
نگاہیں ان ہاتھوں پہ ہی ٹکیں تھیں

ویری نائس..... مہرماہ اُس جسٹ واؤ... "ہا دیہ تو صیفی لہجے میں بولی تھی"
کتنے اچھے انداز میں اس نے رومانیت کو بیان کیا تھا
نہ کوئی گھٹیا شعر کہتا نہ چیپ سا گانہ بس دو لفظوں میں سب
سمیٹا تھا

ہالار نے چونک کے اسے دیکھا تھا میروں شال لپیٹے وہ لانی پلکوں والی لڑکی کچھ گھبرائی سی اور متاثر کن لہجے والی متاثر کن تھی اب تک جو جواب اس نے دیئے تھے ہالار کو وہ سب سے بہتر لگی تھی

"محبت کیا ہے مس مہرماہ "

ہالار نے یو نہی پوچھا تھا

کسی کے ہو گئے جب سے، ہمیں نصرت نہیں ملتی "

"محبت ایسا پیشہ ہے جہاں رخصت نہیں ملتی

مہرماہ نے آج کل میں سنے جانے والا شعر پڑھا تھا روایتی اشعار کے بجائے

"پر آج کل تو لوگ رخصت لے لیتے ہیں نئی محبت کیلئے.... بلکہ ایک ساتھ کافی "

تو یہ محبت نہیں ہوتی یہ محبت کے نام پہ دھبا ہے سر.... محبت تو "

پگھلاتی چاندنی بھرتی خوشبو جیسی ہے لاکھ اماوس کی راتیں ہوں حنا کی

"شامیں ہوں محبت کا احساس ہر پل ساتھ رہتا ہے

مہرماہ نے اب کی بار اسکی آنکھوں میں دیکھا اور یہ دیکھنا ہی غضب

ہو گیا تھا

بھوری آنکھوں میں کمال کی حاذیت تھی بھورے بال سلیقے سے بنے ہوئے تھے
کشادہ پیشانی اور لبوں پہ نفیس سی مسکراہٹ مہرماہ نے یوں ہی تو ہالار
حاذب پہ تو دل نہیں ہارا تھا

ہالار تم کیا کوہوسٹ ڈھونڈ رہے تھے اپنے شوکیلے "ہادیہ نے پوچھا "

نہیں کیوں.... "ہالار نے ابرو اچکائے "

"ایسے سوال جو کر رہے تھے اس سے "

"میں یوں ہی ایک حبرئل بات کر رہا تھا "

"تم نے فائل نہیں دیکھی اس کی... مجھے تو یہ لڑکی کافی سوٹ ایبل لگی "

"میں بس آپ کا ساتھ دے رہا ہوں یہی بہت ہے باقی آپ دیکھ لیں "

اور اگر ہالار حاذب نے مہرماہ سیال کا فائل دیکھ لیا ہوتا تو اس کی تلاش
ختم ہو جاتی اور باپ کی کی ہوئی غلطی کا مداوا بھی ہو جاتا

ہو گیا آڈیشن.... "نہانے پوچھا "

ہوں... "مہرماہ کے چہرے پہ گلال سا بھرا "

دیدار یار ہوا... "نہانے پوچھا "

"...ہوں"

"کیا ہوں ہوں لگا رکھی ہے سیدھا طرح بتاؤنا "

. "اور کیسے بتاؤں "

"لڑکی.... مجھے بتاؤ نہ کیا فیل کر رہی ہو "

بس میں تھک گئی ہوں مجھے گھر جانا ہے پلیز میں نے اپنی ہمت سے "

"زیادہ کیا ہے

مہرماہ کا لہجہ بھیگ گیا تھا محبوب کا جلوہ ہر کوئی برداشت نہیں کر سکتا

یہ تو ازل سے طے تھا

سنا ہے لوگ آج کل حباب کر رہے ہیں "انس آج ہفتے بعد لوٹا تھا "

تو تمہیں کیا ہے بھائی "نہا بد مسزہ ہوئی تھی وہ اس وقت مہرماہ کی " ریکارڈنگ سن رہی تھی

"مجھے کیا ہونا ہے کچھ بھی تو نہیں.... اچھی لڑکی تم بھی کام والی ہو گئی "

انس نے مہرماہ پہ لطیف سا طنز کیا

بھائی بس اب کب تک وہ تمہاری بیوی کے حصے کے کام کرے لوگ تو " اب اڑنے کی تیاری کرنے لگے ہیں "نہا نے جواب چوٹ کی

ایسا نہیں ہے بس یوں ہی.... میں نے چاہا کہ یہ کر لوں "مہرماہ ہولے " سے بولی

کوئی نہیں اڑنے والا ڈسیر سسٹر.... کچھ چڑیاں ہمیشہ ایک ہی آسمان پہ " پرواز کرتی ہیں " انس نے مہرماہ کو دیکھتے ہوئے کہا

. انس کے جذبے اب آنکھوں سے جھلکنے لگے تھے

تم تو بھائی رہنے دو ٹھہرے فوجی بندے "نہا نے مکھی اڑائی "

اور فوجی سب جیت لیتے ہیں تم فنکر نہ کرو لوگ اڑ نہیں سکتے ہم فوجی ہیں نا "

"

انس کی بات پہ مہرماہ کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ گیا تھا
 کانچ کی کرچیاں دور تک بکھریں تھیں اور مہرماہ کے دل کی بھی کرچیاں
 شاید۔۔

انس کی باتوں پہ مہرماہ کے اندر باہر ایک جیاں یکاں سناٹا چھا گیا تھا
 طوفان آنے سے پہلے کا سناٹا پوری کائنات جیسے حنا موش ہو گئی تھی اور
 مہرماہ کی توکل کائنات ہی ہالار حنا موش کی محبت تھی سوا اسکی دلی کیفیت کا
 حال جیسے سرگ کی حالت میں مبتلا شخص جیسا تھا
 اسے نہا اور انس کے ہلتے لب دکھائی تو دے رہے تھے مگر سنائی کچھ نہیں دے
 رہا تھا

اس سے حنا موش محبت کرنے کا حق بھی چھینا حنا موش
 نہا بھی انس کی بات پہ حیران ہوئی تھی مگر وہ بات کی گہرائی میں
 نہیں گئی تھی اسے لگا تھا کہ انس یوں ہی ان دونوں کو تنگ کر رہا ہے

"بھائی جاؤ یار.... اپنا کام کرو.... کیوں تنگ کرتے ہو "

جباہی رہا ہوں پھر نہ بلانا کہ بھائی آجاؤ یہ کام ہے وہ کام ہے.... مابدولت "

"نہیں آئیں گے

انس نے دھمکی دی

"ہیں تم کیا چاند پہ جا رہے ہو "

نہانے حیرانگی سے پوچھا

"اس میں جانے میں ابھی وقت ہے فی الحال مجھے رسالہ پور جانا ہے "

انس نے بتایا

"ہیں دوسرے علاقے میں مگر کیوں جانا ہے "

نہانے بے تکا سوال پوچھا تھا

جمعہ پڑھنے.... "انس نے اس بے تکے اس سوال کا بے تکا ہی جواب دیا تھا "

نہا حیرانگی سے اس کی شکل دیکھنے لگی

"کیا.... بھائی کیا کہہ رہے ہو... سیدھی طرح بتاؤ "

" یار ظاہر ہے اپنے پروجیکٹ کے سلسلے میں حبار ہا ہوں پی ایف اکیڈمی "

میری سمجھ میں یہ نہیں آتا تم فوجی لوگ ایک جگہ ٹک کے کیوں "

" نہیں بیٹھے "

نہایت تک کے بولی تھی اسے انس کے روز روز کے چکروں سے الجھن تھی

نہا بچے ہم فوجی اگر ٹک گئے تو پھر تم لوگ نہیں ٹک سکو گے.... اچھا "

" اب میں چلتا ہوں "

انس نے گھڑی دیکھی اور اپنی بلیک لیدر کی جیکٹ اٹھا کے پہننے لگا

نہانے بے ساختہ ماشاء اللہ پڑھا تھا اللہ نے اس کے بھائی کو کتنا مکمل

بنایا تھا ائیر فورس کے یونیفارم میں یجبز کے ساتھ وہ پورا ہیر و لگتا

تھا

اوہ... تمہیں کیا ہوا ہے "نہانے بے ساختہ شانہ ہلایا تھا مہر ماہ کا جو "

ایک ہی زاویے پہ ہی ساکن ہو گئی تھی

آں... نہیں کچھ بھی تو نہیں "مہر ماہ نے نگاہیں جھکاتے ہوئے جواب دیا آنسو پلکوں کی "

باڑ توڑ کے بہنے کو بیتاب تھے

" لک مہرماہ کہیں بھائی کے جانے سے تو پریشان نہیں "

نہی یہی سمجھی

انس کے جانے سے نہیں انکی باتوں سے پریشان ہوں کیا میں ہی انہیں ملی " تھی

مہرماہ نے تھک کے سوچا

" نہیں... ایسا تو نہیں ہے "

" فنکر مت کرو اچھی لڑکی.... میرا انتظار کرنا میں لوٹ آؤنگا تمہارے لئے "

انس نے مہرماہ کے پاس جھک کے سرگوشی کی تھی

مہرماہ کا دل جیسے کسی نے جبکڑا ہتا اس نے بھیگی پلکیں اٹھا کے شکوہ کناں
نظروں سے انس کو دیکھا ہتا انس ایک گہری سانس لے کے اس کا
سر سہلا کے آگے بڑھ گیا ہتا

" مجھے لگتا ہے بھائی کو کوئی لڑکی پسند آگئی ہے "

نہانے تجھ سے کہا

شاید.... "مہرماہ کیلئے بولنا مشکل ہو رہا تھا "

"... اللہ کرے کوئی ڈھنگ کی لڑکی ہو"

نہایہ نہیں جانتی تھی کہ وہ لڑکی اسکے سامنے ہی بیٹھی تھی

"... ویسے ماہ.... ہالار حباب سے ملاقات ہوتی ہے تمہاری "

مہرماہ آڈیشن میں سلیکٹ ہونے کے بعد اب ٹریننگ لے رہی تھی

نہیں.... ہالار رات کے شوز کرتے ہیں اور ہم فی الحال دن میں ٹریننگ لیتے ہیں "

"اچھا تو پھر تم نے اسکے بارے میں کچھ انفارمیشن کلیکٹ کی "

نہایہ کا لہجہ پر سوچتا تھا

نہیں.... میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں وہاں سب کیا سوچیں گے "مہرماہ "

نے نفی میں سر ہلایا

تم ساری زندگی یہی سوچنا کہ لوگ کیا کہیں گے... محترمہ مہرماہ "

"صاحب ہوش کے ناخن لو کچھ کرو ہاتھ پیر ہلاؤ اپنی محبت کیلئے

نہا کو غصہ آگیا تھا

"میں نے بغیر کسی عرض کے یہ محبت کی ہے اور میں خوش ہوں ایسے "

ماہ.... تم پاگل ہو گئی ہو ہم جس سوسائٹی میں رہتے ہیں نا وہاں ان محبتوں کی کوئی "
 گنجائش نہیں اگر اس سے محبت کا دعویٰ ہے تو پھر اسے حاصل کرنے کی
 کوشش کرو ورنہ تم کم از کم جھولے پہ بیٹھ کے اسکی آواز کے تعاقب میں
 "زندگی نہیں گزار سکتیں

نہا ایک پریکٹیکل لڑکی تھی اور ہر معاملے میں اسکی رائے دو ٹوک ہوتی تھی

"نہا میں ایسے رہ لوں گی "

تم ایسے نہیں رہ سکتیں مہر ماہ.... آج یا کل اماں پاپا تمہیں بیاہ دیں گے اور مجھے "
 پتا ہے تم صرف خاموش احتجاج کر سکتی ہو مگر انکار نہیں پھر بتاؤ وہ جو
 "... شخص تمہاری زندگی میں آئے گا تو کیا اسکے ساتھ دو غلطی زندگی گزارو گی

نہا کو حلال آگیا تھا

"میں شادی نہیں کروں گی "

مہرماہ نے آرام سے کہا تھا

"یہ بات تو تم نہ ہی کرو مہرماہ.... شادی تو ہونی ہی ہے "

نہانے ناک پہ سے مکھی اڑائی

"میں ماموں سے بات کروں گی "

اچھا کیا بات کرو گی پاپا سے زرا مجھے بھی تو بتاؤ... کہ تم ہالار حباب سے جنون کی حد تک محبت کرتی ہو اور اسکی محبت کے سہارے ہی سارے زندگی گزار دو گی

نہانے طنزیہ کہا

"میں نے یہ کب کہا... میں ایسا کہہ بھی کیسے سکتی ہوں "

کہہ کے تو دیکھو مہرماہ طوفان آجائے گا اس گھر میں ایک تمہاری " نامحرم محبت میں تم سے تمہارا ہر ایک محرم روٹھ جائے گا

نہانے بہت بڑی اور سخت بات کی تھی

".....نہا "

مہرماہ کے وجود میں جیسے کسی نے بر چھی اتاری تھی

کیا نہیہا.... بتاؤ مجھے ماہ جس محبت کا اقرار تم کسے کے سامنے نہیں " "کر سکتیں جسے تم ایک زمانے سے چھپا کے رکھتی ہو وہ بھلا کیسے تمہارا امان رکھے گی مجھے یہ سب معلوم نہیں ہے نہیہا.... مجھ پہ ہالار حباب کی محبت کسی " لمحے میں یوں اتری ہے کہ میرا وجود پور پور اس محبت میں ڈوب گیا ہے " میں چاہ کہ بھی ابھر نہیں سکتی اس میں سے

مہرماہ نے بے بسی سے کہا تھا

میری حبان.... مجھے محبت کا تو پتہ نہیں مگر مجھے تمہارا پتہ ہے اگر " تمہیں ہالار نہیں ملا تم جیتے جی اندر ہی سے سر حباؤ گی... اس لئے پلیز کوشش کرو جو بن پڑتا ہے حبابز طریقے سے وہ کرو ہالار حباب کی محبت میں ہی تمہاری بقا ہے تو پھر اس بقا کیلئے تم جدوجہد کرو لوگ اپنی بقا کیلئے صدیوں "جنگ لڑتے ہیں تو تم کیوں نہیں

نہانے اسے سمجھایا

مہرماہ نے بے بسی سے سر جھکا لیا تھا

محبت اتنا محبور بھی کر دیتی ہے

یہ آج معلوم ہوا تھا مہر ماہ کو۔۔ آج اتوار کا دن تھا اور ویکینڈ ہونے کی وجہ سے کام بڑھ گیا تھا اس لئے مہر ماہ کچھ لیٹ ہو گئی تھی ریڈیو کیلئے انکی ٹریننگ ختم ہونے میں ابھی کچھ دن تھے ویسے تو مہر ماہ سارے کام وقت پہ ختم کر لیتی تھی مگر آج سفیر صاحب کے دوست احپانک بمعہ فیملی آگئے تو مہر ماہ کا کام بڑھ گیا تھا ڈیوٹی آفیسر کو وہ وجہ بتا چکی تھی اسکا اب تک کا ریکارڈ اچھا تھا سو ڈیوٹی آفیسر نے اسے زیادہ کچھ نہیں کہا تھا سو یہ بات وہاں موجود اوروں کو برداشت نہیں ہوئی تھی

"بھئی جب بندہ ایک کام نہیں کر سکتا تو نہ کرے نا "

یہ ثمرہ تھی ایک ٹرینی

"اصل میں کچھ لوگوں کو خبط ہوتا ہے اپنے آپ کو ملٹی ٹیلینڈ کہلوانے کا "

شیمانے بھی ثمرہ کا ساتھ دیا

"حالانکہ وہ بے چارے ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں کر سکتے "

ثمرہ نے کینہ تو ز نظروں سے مہر ماہ کو دیکھا

وہ مہرماہ کا نام لے نہیں رہیں تھیں مگر انکا نشانہ وہی تھی

ایسے لوگ نہ ذہنی بیمار ہوتے ہیں "نثرہ نے مہرماہ کی طرف جھکتے " ہوئے جان بوجھ کے ہاتھ میں پکڑا جو س کا گلاس گرا دیا تھا مہرماہ کے کپڑوں

پ

اور یہ بہت زیادہ ہو گیا تھا

واٹ دا ہیل آریو ڈوننگ سلی گرل.... "شیر کی دھاڑ جیسی آواز پہ وہ " سب اچھل گئیں تھیں

مہرماہ کی ہتھیلیاں بھیک گئیں تھیں

نثرہ کو اس وقت کسی کے آنے کی توقع نہ تھی

وہ ایسے ہی.... آپ کون "نثرہ گھبرا گئی تھی مگر حواس قائم رکھتے ہوئے اسکا " تعارف چاہتا

میں ہالار حبابز یورٹریسر.... اور آپ ایسے ہی ہر کسی کے ساتھ یہ پاگل " پن کرتی ہیں

ہالار بخشنے کے موڈ میں نہ تھا

اوہ سر.... یو اٹس گلیڈ ٹو میٹ یو.... "شمرہ نے اس کی بات پہ دھیان " نہیں دیا اور نزا کت سے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا جسے ہالار حباب نے نظر انداز کر دیا تھا

بٹ آئی ایم ناٹ ہی.... میں ایسے لوگوں کو ٹریننگ دینا پسند نہیں کرتا جن " میں مینرز نام کی کوئی چیز نہیں.... سو یو مس بالکل یو بوتھ آف یو.... اس نے شیما کی طرف بھی اشارہ کیا وہ ان دونوں کی باتیں سن چکا تھا.... آپ دونوں ایک ہفتے کیلئے بین ہیں... اور اسٹوڈیو میں بیٹھ کے کھانا پینا بالکل بھی الاؤ نہیں ہے اور "آپ نے یہ رول بھی توڑا ہے میں ڈی سی صاحب کو رپورٹ کروں گا ہالار نے اپنا فیصلہ سنایا

ہالار کی ایک کلاس تھی وہ ایک کلاسی شخص تھا اس وقت بھی براؤن لیدر جیکٹ چمکتے جوتوں اور بلیک پینٹ پہ وائٹ شرٹ پہنے وہ سارے ماحول پہ چھایا ہوا تھا

مگر سر اٹس ناٹ فیئر.... "شیما نے احتجاج کیا "

اٹس رسیلی فیئر... مس شیما... اس ایک ہفتے میں آپ دونوں تھوڑا "

"پتھیکس سیکھیں اور ان مس سے سوری بھی کریں.... ناؤ یو کین گو

ہالار کا لہجہ بالکل بے لچک تھا ہاتھ کے اشارے سے انہیں باہر جانے کو کہا تھا

"... اینڈ یو مس.... واٹس یور نیم "

ہالار نے سوالیہ لہجے میں کہا

مہرماہ.... "مہرماہ ہو لے سے بولی "

مہرماہ نائس نیم.... انسان کو کم از کم اسے ضرور ٹوکنا چاہئے جو آپ کے "

"خلاف بات کرے ورنہ بہت مشکل ہو جاتی ہے

"کچھ نہیں ہوتا سر.... ان کے کہنے سے ہم ہو تو نہیں جاتے نا "

مہرماہ کو ایسے ہی تو نیہاس نہیں کہتی تھی

لیکن لوگ آپ پر شیر ہو جاتے ہیں اس لئے پہلے مرحلے پر "

انکی سر کو بی ضروری ہے ورنہ ایسے لوگ زندگی میں ناقابل تلافی نقصان

"پہنچاتے ہیں

ہالار نے اسے سمجھایا

مہرماہ کو وہ نہیہا کی طرح لگا ہتا اس سے

اوہ آپ کے کپڑے... "ہالار کی نظر اسکے کپڑوں پہ پڑی تھی اس نے " ٹشوباکس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہتا جس میں ٹشو پیپر ز ختم ہو چکے تھے
 اوہ... شٹ... بٹ... اس اوکے... "ہالار نے اپنا رومال نکال کے اسکی جانب " بڑھا دیا ہتا

جو س کے چند قطرے مہرماہ کے چہرے پہ بھی لگے تھے
 "اس اوکے سر.... میں واش کر دیتی ہوں اسے "
 مہرماہ نے کہا

"پہلے صاف کر لیں پھر واش کر لیجئے گا "

لگ ہی نہیں رہا ہتا کہ یہ ابھی کچھ دیر پہلے والا ہالار ہے غصے والا... وہ اتنی نرمی سے
 بات کر رہا ہتا کہ مہرماہ کو ٹھنڈی چھاؤں کا گمان ہو رہا ہتا اس پہ
 "اچھا.... تھینکس "

مہرماہ نے رومال لے لیا ہتا اور آہستہ سے صاف کیا ہتا

یہاں بھی... "ہالار نے چہرے کی طرف اشارہ کیا "

مہرماہ نے اندازے سے چہرہ صاف کیا

"...اوہوں... ادھر دیجئے "

ہالار نے رومال اس سے لے کے نرمی سے اس کا چہرہ صاف کیا تھا

مہرماہ ساکت سی ہو گئی تھی اتنی پروا دیوتا کے لمس سے پچارن امر ہو گئی تھی
... اس کی پروا سے

.... ہالار حباب بھلا کب سے لڑکیوں کی پروا کرنے لگا تھا

شاید مہرماہ کے جذبے اثر دکھانے لگے تھے

ہالار حباب نے یونہی اس کی آنکھوں میں دیکھا سیاہ گھور آنکھیں لابی پلکوں کے
سائے میں

ہالار کو وہ کسی اور ہی دنیا کی لگی تھی اسی پل اس کا سیل بجا تھا سارا فسوں جیسے ہوا
میں تحلیل ہو گیا تھا

ایکسیوزمی.... "ہالار باہر چلا گیا تھا "

مہرماہ نے کسی قیمتی متاع کی طرح رومال اپنی مٹھیوں میں قید کیا تھا

اس میں ہالار کی خوشبو تھی

اسکے لمس کا احساس تھا

اسکی پروا کا جذبہ تھا

؟؟؟ لیکن بھلا قید کرنے سے محبت مل جاتی ہے کیا

” ”

مہرماہ.... کیا کر رہی ہو "نہانے اسے جھولے پہ بیٹھے دیکھ کے پوچھا"

".... کچھ نہیں "

مہرماہ نے ہالار کا دیا ہوا رومال فوراً دوپٹے میں چھپا لیا تھا نہانے اس نے اس دن

کا قصہ نہیں سنایا تھا

" اچھا سنو میری اس قمیض کی فٹنگ کر دو "

نہانے اسکی طرف اپنی شرٹ بڑھائی جو اس نے نئی ہی لی تھی

کوئی ایونٹ ہے یونی میں "مہرماہ نے پوچھا "

اضطرابی انداز میں ہاتھ پیچھے کیا تھا یہ رومال اسکے لئے بے حد قیمتی ہو گیا

تھا

ہالار کا احساس جیسے ہر سمت تھا اسکی خوشبو وہ اسکے رستوں پہ نہ ہو کے

بھی جیسے اسکے سنگ تھا

یونی میں نہیں وہ سہ ماہی حنا نہیں ہیں انکی بیٹی کی شادی شروع ہے اس "

"ہفتے سے اسکیلے

نہانے بتایا

"...اچھا مجھے پتہ ہی نہیں چلا "

مہر ماہ حیران ہوئی

سارا دن گھر میں ہوتی ہو پھر بھی کچھ نہیں پتہ ہوتا مگر تم نہ جانے "

"کوئی جہاں میں ہوتی ہو

نہا چڑ کے بولی تھی

"اب ایسا بھی نہیں ہے... نہیہا "

مہرماہ اس سے شرٹ لیتے ہوئے بولی

اچھا میں نیچے جا رہی ہوں اس بھائی بھی رات تک آجائے گا اس کا
"کمرہ دیکھ لوں"

نہا نیچے کی طرف چل دی تھی

"تو انس آپ آنے والے ہیں.... میں اب کیا کروں گی"

مہرماہ نے ہاتھ رگڑتے ہوئے سوچا اور رومال اٹھا کے کھڑی ہو گئی تھی

انس اس رات نہیں آیا تھا وہ اسلام آباد چلا گیا تھا مہرماہ نے کچھ
کھل کے انس لیا تھا آج کا دن عجیب بوجھل سا تھا

مہرماہ یوں ہی تھکی تھکی ریڈیو آئی تھی موسم بدل رہا تھا اور آج چونکہ گرمی بھی تھی تو وہ
شال سوئیٹر سب گھر چھوڑ آئی تھی

مگر یہ کراچی کا موسم ہے یہ آپ کو اگر دسمبر میں جہنم کی یاد دلا سکتا تو
اپنے تیوروں سے آپ کو کینیڈا کی سردی یاد دلا سکتا ہے

موسم نے اچانک پلٹا کھایا تھتا تیز ہواؤں نے لپک کے بادلوں کا رخ شہر
 و تاند کی طرف کیا تھتا اور اب چھاجوں چھاج مینا بر س رہا تھتا
 مہرماہ پریشان ہو گئی تھی کہ اب گھر کیسے جائے اس ہوتا تو اسے پک کر لیتا
 "مجھے ٹیکسی منگوا دیں میم"

مہرماہ نے پی ایم کو مخاطب کیا
 اس موسم میں ٹیکسی بھی کہاں پانی دیکھو سڑکوں پہ اوبر والوں کو کال کرتوں "
 "دوں مگر وہ بھی دیر سے ہی پہنچیں گے پانی کو تو دیکھو
 انہوں نے مہرماہ سے کہا

پانی سڑکوں پہ دور دور تک تھتا
 "کم از کم پہنچ تو جائے گا نہ لیٹ ہی سہی"

مہرماہ کانپ رہی تھی دوپٹہ اچھی طرح لپیٹ لیا تھتا موسم سرد ہو رہا تھتا
 اوپر سے بارش

میں تو کہتی ہوں چھوڑو گھر جانے کا خیال یہیں چائے اور سمو سے "

"منگواتے ہیں اور موسم انجوائے کرتے ہیں

پی ایم ایک زندہ دل خاتون تھیں

"نومیم....مجھے گھر بنانا ہے یہ ضروری ہے "

مہرماہ کو عالیہ بیگم کی فنکرتھی وہ گھر پہ اکیلی تھیں اوپر سے جوڑوں کی

مریض اور بیمار بھی

"اچھا....اوہ ہالارلسن ٹومی "

میم نے ہالار کو پرکارا

"...یس میم "

"....ہالار ایک فیور چاہیے "

میں اس وقت کوئی شو نہیں کروں گا "ہالار نے پہلے ہی کہہ دیا تھا "

"ارے شو کرنے کا نہیں کہہ رہی "

"....پھر "

"کیا تم مہرماہ کو گھر چھوڑ سکتے ہو اسے گھر بنانا ہے ابھی ضروری "

"آئی کیسے تھیں آپ "

ہالار نے پوچھا

"کیب سے..." مہرماہ نے کہا "

"...تو واپس بھی ایسے چلی جائیں "

ہالار نے بے سروقتی سے کہا اس دن والا ہالار تو وہ لگ ہی نہ رہا تھا

"کہاں سے ملے گی ٹیکسی ہالار... اور موسم تو دیکھو... حد کرتے ہو "

میم نے جھلا کے کہا تھا

"اچھا.... ہمارا ڈرائیور کہاں ہے " ہالار نے چینل کی سروس کار کا پوچھا "

"وہ تو کنٹرول کے ساتھ ہے "

پھر رک کے میم نے کہا

"... تم چھوڑ رہے ہو کہ نہیں "

"اوکے... صرف آپکی وجہ سے "

ہالار نے جیسے اسکی سات پشتوں پہ احسان کیا تھا

مہرماہ کو رونا آنے لگا اتنا کٹھور ہو رہا تھا وہ

"رہنے دیں میں چلی جاؤں گی خود"

تو پھر میرا وقت کیوں برباد کیا اگر آپ اتنی ہی ونڈرو من ہیں چلیں اب "

ہالار نے درشتی سے کہا

"...ہاں جاؤ مہرماہ"

میم نے کہا تھا وہ دبے پاؤں قدم بڑھانے لگی

جلدی چلیں..." ہالار ناگواری سے بولا "

چل تو رہی ہوں.... اب کیا اڑوں "مہرماہ نے چپڑے کہا "

"آپ کہاں کی پری ہیں مس ڈونٹ ٹیل می "

ہالار کے لبوں پہ ہلکی سی مسکان آئی تھی

"اس سے کم بھی نہیں "

مہرماہ نے کہا

اچھا.... ریلی "ہالار نے پلٹ کے اسے دیکھا وہ اس سے دو قدم آگے تھا "

یس.... "مہرماہ نے گردن اکڑا کے کہا تھا "

ایسا ہے تو ایسا ہی سہی

ایک تو بارش اوپر سے ٹھنڈ مہرماہ کا سردی سے برا حال تھا
 باہر نکلے تو تڑتڑ بوندیں ان پہ برسنے لگیں تھیں مہرماہ نے دوپٹہ صحیح کیا
 کسی منچیلے نے اسے دیکھ کے وسلنگ شروع کی ہالار نے مڑ کے پہلے اسے دیکھا
 پھر اس لڑکے کو وہ خود تو جیکٹ پہنے ہوئے تھے اس لئے بچا ہوا تھا
 ہالار نے اپنی جیکٹ اتار کے اسکی طرف بڑھائی تھی وہ اتنا بھی روڈ نہیں تھا روڈ
 ہونا الگ بات ہے مگر بے حس ہونا غلط بات اور ہالار حاذب غلط
 بات اور کام نہیں کرتا تھا

مہرماہ کو لگا جیسے اسے چھایا مسل گئی ہو ہالار کی دی ہوئی جیکٹ اس نے پہن لی تھی
 قریب سے گزرنے پہ اس لڑکے نے پھر وسلنگ کی تھی اب کی بار ہالار
 نے پلٹ کے اسے کھانے والی نظروں سے گھورا تھا لڑکا ہالار کے تیور دیکھ کے
 کانوں کو ہاتھ لگا تا فوراً فوچکر ہوا تھا

ہالار نے گاڑی میں بیٹھ کے اسکی طرف کا دروازہ کھولا

"کم مس مہرماہ "

مہرماہ بیٹھ گئی تھی کل تک جس کی آواز میسر تھی آج اسکا ساتھ میسر تھا
بھلے سے پل بھر کیلئے ہی سہی

"... مس مہرماہ "

ہالار نے احتیاط سے موڑ کاٹتے ہوئے محتاط نظروں سے اسے دیکھا
بارش کی شبیہی بوندوں میں نہایا ہوا اسکا چہرہ نہایت دلکش لگ رہا
تھتسیا لٹوں کے ہالے میں
جی.... "مہرماہ کا پورا وجود جیسے کان بن گیا "

آپ بہت انوسینٹ ہیں مہرماہ.... آئی نو موسم بدلا ہے مگر آپ "
حباتیں ہیں کراچی کا موسم یوں ہی بدلتا ہے اچانک تو ہمیں تھوڑی تیاری رکھنی
"چاہیئے"

ہالار نے حبانے کو نسی تمہید باندھ رہا تھا

مہرماہ نے چہرہ صاف کرتے ہوئے اسے دیکھا سوالیہ انداز میں

"آپ کی بات نہیں سمجھی آپ کہنا کیا ہتے ہیں "

مہرماہ... میں آپکو ایک ایڈوائز کروں گا گھر سے باہر نکلتے ہوئے آپ یوں بھی " سر کور کرتی ہیں تو چادر ہی لے لیا کریں کسی بھی ایمر جنسی سیچویشن میں " آسانی ہوتی ہے لڑکیوں کو جیسے آج ہوا.... انفیکٹ مجھے اچھا لگے گا اگر آپ یہ کریں

ہالار بہت نرمی سے بول رہا تھا پر تاثیر لہجے میں اس نے عام مردوں کی طرح مہرماہ پہ طنز نہیں کیا تھا کہ اس نے دوپٹے لے رکھا تھا تو اسکی جانب سب متوجہ ہوئے اس نے بہت اچھے طریقے سے اپنی بات کی تھی

مہرماہ متاثر بھی ہوئی تھی

"آپکو اچھا لگتا ہے تو میں یہ لازمی کروں گی آپ نے جو کہا ہے "

مہرماہ نے دل میں کہا تھا

ہالار حباب نے اسکا خیال کیا تھا وہ اسکی اتنی پروا کر رہا تھا

مہرماہ کو یکدم ہی سب اچھا لگنے لگا تھا

یہ بارش

یہ موسم

یہ سماں

اور

ہالار حباب کی ہم سفری۔

کچھ سفر ایسے ہوتے ہیں جن میں آپ کے ہم سفر صرف سفر تک کے ساتھ ہوتے ہیں وہ راستوں کے ساتھی ہوتے ضرور ہیں مگر منزل کے نہیں انکی منزل ہمارے راستوں سے ہو کے گزرتی ہے جیسا کہ ایک ساتھ سفر گاڑی میں سفر کرتے وہ دونوں سس جن کے سنگ بارش کے شبہی قطرے بھی تھے مہرماہ سیال اور ہالار حباب

آج سے پہلے سفر کرنا اسے اتنا اچھا کبھی نہ لگا تھا مہرماہ کا دل کیا کہ یہ سفر کبھی ختم نہ ہو پگلی تھی نا مہرماہ ساری زندگی سفر کرنے والے یوں ہی راستوں میں کھو جاتے ہیں

"اب کس طرف مڑنا ہے"

ہالار نے موڑ کاٹتے ہوئے پوچھا

"رائٹ سائیڈ"

مہرماہ نے اسکی جانب سے رخ موڑے موڑے جواب دیا

اور شیشے پہ ہاتھ پھیر کے جیسے برستی بوندوں کی ٹھنڈک محسوس کرنے لگی

"لگتا ہے بارش آپ کو بہت پسند ہے"

ہالار نے اس کا انہماک دیکھ کے پوچھا

کسے پسند نہیں ہوتی بارش بھلا..... اور ہم لڑکیوں کو تو شروع سے ہی بارش ہوا "

" بادل تتلیاں سب متاثر کرتی ہیں

مہرماہ نے سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا

لیکن مجھے تیز بارش پسند نہیں بس یوں ہی دھیمی برستی پھوار سکون سے

"بھگوتی ہوئی

ہالار نے اپنی رائے دی تھی مہرماہ کی سلجھی ہوئی طبیعت اس کے ہر رنگ سے جھلکتی تھی

اسکی سلجھی ہوئی نیچر کا اثر تھا جو ہالار اس سے بات کر رہا تھا یوں بھی راستہ

خاصا مباحثا

”کم از کم پھوار میں آپ چہل قدمی تو کر ہی سکتے ہیں“

مہرماہ نے بھی اتفاق کیا تھا

”خیر چہل قدمی.... بلکہ اچھی خاصی دوڑ بھی لگا لیتے ہیں لوگ“

ہالار نے باہر منچلوں کی طرف اشارہ کیا جن میں زیادہ تر بچے تھے

”.... یہ تو بچے ہیں“

مہرماہ کے لبوں پہ ہنسی آگئی تھی

”بس یہاں روک دیں“

مہرماہ نے گھر کے سامنے گاڑی رکوائی تھی

اوکے..... ”ہالار نے کار روکی تو سیرس پہ لٹکی ہوئی نہاں لٹکی ہوئی کیوں کہ وہ“

خطرناک حد تک نیچے جھکے آنکھیں نکال کے یہ دیکھ رہی تھی کہ مہرماہ

کس کے ساتھ آئی ہے اس سے پہلے شاید وہ بارش انجوائے کر رہی تھی

”ماہ..... ماہ“

نہا نے زور سے کہا تو ہالار بھی چونک کے اوپر دیکھنے لگا نہا کے لٹکنے کے انداز پر
اسے بھی ہنسی آگئی تھی

"نہا..... تم کہاں سے آگئیں.... گر حباؤ کی "

مہر ماہ منکر مندی سے بولی

"ر کو ایک منٹ..... میں ابھی آئی "

نہا بولتی ہوئی فوراً نیچے بھاگی تھی

مہر ماہ حبانہ تھی کہ اب نہا ہالار کا انٹر ویو لینے بیٹھ جائے گی اس لئے
اس نے ہالار کو سی آف کرنا چاہا

".... تھینک یو مسٹر ہالار "

توبہ توبہ ایک توبے چارے تمہیں برستی بارش میں تمہیں "
چھوڑنے آئے آئیں ہیں اور تم انہیں حنالی خولی تھینکس پہ ٹر حنا رہی ہو..... بہت بری
بات ہے

نہا جھٹ نیچے آن پہنچی تھی اور مہر ماہ کے منہ سے ہالار کا نام سن کے اس کے
اندر جوش بڑھ گیا تھا کہ چلو کچھ تو مہر ماہ کی گاڑی آگے بڑھی

اوہ نونو..... ایسا کچھ نہیں ہے اٹس اوکے.... مجھ پہ انکو ڈراپ کرنے کی ذمہ
"داری تھی سو وہ پوری ہو گئی"

ہالار نے کہا

ذمہ داریاں ایسے کہاں پوری ہوتی ہیں بھلا..... ویسے مہرماہ تم نے انکا تعارف
"نہیں کرایا"

نیہانے مہرماہ سے پوچھا جب کہ وہ جانتی تھی کہ وہ کون تھا

یہ..... "مہرماہ نے سوالیہ نظروں سے ہالار کو دیکھا تھا کہ ہالار کو پسند نہ
تھا اپنا ہر کسی سے تعارف اور پھر نیہا کو گھورا بھی تھا مگر نیہا پہ بھلا
کب اثر ہوتا ہے

میرے خیال سے تعارف کی ضرورت نہیں ہے مس ہم پہلے مل چکے
"ہیں"

ہالار کو وہ چنچل سی لڑکی یاد تھی اسکی یادداشت کافی اچھی تھی

اچھا..... کسی سے ٹکرا کے تعارف حاصل کرنے کا یہ طریقہ نیا
"ہے.... مٹر"

نہانے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں تھیں

ہالار کی گھمبیر سی ہنسی بے ساختہ گونجی تھی

"آپ بھول رہی ہیں کہ ٹکرائیں آپ تھیں"

ہالار نے یاد دلایا

واٹ ایور.... اگر آپ مزید تعارف چاہتے ہیں تو آپ ہمارے ساتھ "

" ایک کپ چائے یا کافی جو پسند کریں پی ہی سکتے ہیں

نہانے آنسر کی

ہالار نے سلیقے سے معذرت کر لی تھی

نومسٹر.... آپ نے ہماری معصوم پری کو حفاظت سے گھر پہنچا دیا تو آپ کی "

میزبانی تو ہمارا فرض ہے.... اور ہو سکتا ہے کسی کے بھاگ بھی بھاگ

"جائیں

نہانے آنسر کی بات مہرماہ کو دیکھتے ہوئے کہی تھی

مہرماہ نے اسے ایک بار پھر گھورا ہٹا پھر ہالار سے بولی تھی

"پلیز.... سر ہالار"

ہالار.... تو یہ ہیں مشہور زمانہ ہالار حباب.... اب تو آپ کی میزبانی
"بستی ہے ویسے مہرماہ چائے کافی بہت اچھی بناتی ہے

نہا کی زبان پھر پھسلی تھی

.. اور آپ "

ہالار نے بلیک شال میں لپٹی کھلے روشن چہرے والی لڑکی کو دیکھا ".
ہتا جو جب بھی ملتی تھی سارے زمانے سے انوکھی لگتی تھی

میں.... میں باتیں بہت اچھی بناتیں ہوں... اور لوگوں کے بقول پکوڑے "
بہت اچھے بناتی ہوں جو کہ میں ال ریڈی بنا ہی چکی ہوں.... سو اگر آپ کو دوا اچھی
چیزیں کھانے کو ملے تو وہ کیا کہتے ہیں جیسے لکشمی کو ٹھکراتے نہیں ویسے کسی کی
"دعوت کو بھی نہیں ٹھکراتے

نہا کا انداز باکمال ہتا

".... ویل مس.... بائے داوے آپ کا نام کیا ہے "

"آئی ایم نہا سفیر "

نہانے اپنا تعارف کرایا مہرماہ اس پورے منظر میں حنا موش ہی
کھڑی تھی

ویل نہا... اپنی آفسر بہت اچھی ہے سویٹس گودیکھتے ہیں آپ باتیں بہت اچھی "

"بناتی ہیں یا پکوڑے

ہالار نے اسکی باتیں انجوائے کیں تھیں

اماں پاپا کو آپکی کمپنی پسند آئے گی یونوپاپا کو انٹیلیکچوئل بہت لوگ بہت پسند ہیں "

" اور اماں کو سلجھے مزاج کے لوگ اور آپ میں یہ دونوں کو الٹیز موجود ہیں

نہانے ہاتھ ملتے ہوئے کہا بارش اب پھوار کی صورت میں برس رہی تھی

"...ماموں آج جلدی آگئے اور تم بھی "

مہرماہ نے پوچھا

اتنے حسین موسم میں کون کافر یونی میں رہتا ہے اس لئے میں پاپا "

" کے ساتھ گھر آگئی اور پاپا کو اماں کو لے کے ڈاکٹر کے ہاں جانا ہوتا

نہا انہیں اندر لاتے ہوئے تفصیل سے بولی مہرماہ سر ہلاتے ہوئے سوچنے لگی اگر

مجھے پتہ ہوتا کہ تم دونوں گھر پہ ہو تو یوں ہالار حباب کا احسان نہیں اٹھانا پڑتا

نہا ہالار کو لے کے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی

"ایک منٹ مس نہا.... آپ اور مہرمہ سسٹرز نہیں ہیں "

شی از مائی کزن.... مگر سگی بہنوں سے بڑھ کے ہے وہ میری اتنی کسیر اور پروا کرتی "

"ہے کہ شاید ہی کوئی کرتا ہے

نہا نے خلوص دل سے کہا تھا مہرمہ کے لئے وہ ایسے ہی تھی

"...نہا.... تو مہرمہ کے پیرنٹس "

ہالار نے پوچھا

"...وہ اس دنیا میں نہیں ہیں "

نہا نے آہستگی سے کہا تھا

"....ایم سوری "

ہالار نے کہا

"اٹس اوکے.... آپ بتائیں ریڈیو کیلئے آپ اور کیا کرتے ہیں "

نہا نے اب کام کی بات کرنی شروع کی تھی

"....بزنس"

یک لفظی جواب حاضر ہوتا

"....اور آپ"

ہالار نے مزید انٹرویو سے بچنے کی خاطر پوچھا

"جہاں سوال کے بدلے سوال ہوتا ہے"

"وہیں محبتوں کا زوال ہوتا ہے"

نہانے بر ملا شعر پڑھا تھا

"...آئی سی...تو یہ شوق بھی ہے آپکو"

ہالار امپریس ہوا

ویل یہ شوق تو کچھ بھی نہیں آپ مہرماہ کے شوق دیکھیں نہ تو آپکو پتہ "ہیلے"

نہانے بات کا رخ پھر مہرماہ کی جانب موڑا آخر ہالار کے سارے

راستے مہرماہ تک ہی جانے تھے

"....ویسے میں انجینئرنگ کر رہی ہوں"

نہانے بتایا

"....کس فیلڈ میں "

"..ٹیکسٹائل"

" اوہ.. میں نے سول انجینئرنگ کی ہے "

ہالار نے بتایا

"واو... آپ انجینئر بھی ہیں گریٹ "

نہانے بے ساختہ ہی خوش ہوئی تھی

"آپ پلیز بیٹھیں.... میں ابھی آتی ہوں "

نہانے کہا اور باہر آگئی تھی

ماہ کی پچی.... کچن میں گھسی ہوئی کیا کر رہی ہو اتنا گولڈن چانس ہے... پاپا کو "

"بتایا

نہانے ایک ساتھ دو سوال کئے

وہ آرہے ہیں.... اور میں تمہارے مشہور زمانہ پکوڑے ڈھونڈ رہی ہوں جو مجھے "

"مل نہیں رہے

مہرماہ نے طنز کیا

".... وہ یہاں ہیں "

نہا آرام سے بولی

".... یہ "

مہرماہ نے باؤل اٹھا کے پوچھا حیرت سے جہاں صرف آمیزہ بنا ہوا

تھا

"ہاں یہ "

"انہیں خیرائی کیا جاتا ہے غالب "

مہرماہ نے شرم دلائی

معلوم ہے.... وہ تم کرو گی نامیں جب تک ہالار حباب کو تمہاری "

"طرف موڑتی ہوں

نیہا کی بات پہ مہرماہ کو غصہ آگیا تھا

".... تم ال ریڈی بہت فضول بول چکی ہو اب اور نہیں "

مہرماہ نے وارننگ دی

ارے میری جان تم منکر ہی نہ کرو.... کچے دھاگے سے بندھے چلے آئیں "

"گے ہالار حباذب ہر بار

نیہا کی بات پہ تقدیر مسکرائی تھی

کیا تھا تقدیر کے جلو میں آسمان سے برستے قطرے بھی انجان تھے

سفیر اور عالیہ دونوں کو ہی ہالار سے مل کے خوشی ہوئی تھی انہوں نے کھل دل

سے ہالار کو ویکم کیا تھا نیہا یہی سب سے زیادہ بول رہی تھی تبھی ہالار نے اس سے

کہا تھا

مس مہرماہ.... آپ تو بولتیں ہی نہیں حالانکہ ریڈیو پہ کام کرنے والوں "

"کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بہت بولتے ہیں

نہا کو تو موقع مل گیا تھا جھٹ بولی تھی

ارے ہماری ماہ لوگ تھوڑی نا ہے.... یہ تو اپنی طرز کا انوکھا اور منفرد پیس "

" ہے کوئٹہ یونیک۔ یہ بولتی ہے باتیں کرتی ہے مگر خود سے

"..... خود سے "

ہالار کچھ حیران ہوا تھا

خود سے کا مطلب یہ نہیں ہالار صاحب کہ اس کا ذہنی توازن کچھ خراب "

" ہے

نہانے جیسے صفائی دی

دماغ مہر ماہ کا نہیں تمہارا خراب ہے جو نجانے کیا بولتی "

" ہو.... ارے ہالار بیٹا تم اسکی بیکار کی باتوں پہ دھیان مت دو

عالیہ بیگم نے نہا کو ڈپٹا

اماں..... "نہا ٹھنکی "

کیا نہا..... کچھ مہر ماہ سے ہی سیکھواتی اچھی بچی ہے نصیب والوں کو ہی ملتی "

"ہے

عالیہ بیگم نے کہا

نوٹ کریں ہالار صاحب.... نصیب والوں کو میرے خیال سے آپ بھی "

"کافی خوش نصیب ہیں

نہانے ڈھکے چھپے لفظوں میں کہا تھا مہرماہ کی توحبان ہی نکل گئی تھی یہ کیا

بول گئی نہا ماموں بھی بیٹھے ہوئے تھے مگر شاید انکا دھیان نہیں تھا اس

طرف وہ موبائل میں الجھے ہوئے تھے

"ویسے مہرماہ کیسی اسٹوڈنٹ ہے "

نہانے اماں کے گھورنے پہ بات پلٹی تھی ہالار کچھ الجھا تھا مگر پھر نہا کی اگلی

بات پہ متوجہ ہوا تھا

"..... اسٹوڈنٹ کیسی "

بھئی یہ آپ سے ٹریننگ لے رہی ہے.... مین سیکھ رہی ہے یعنی آپ کی "

" اسٹوڈنٹ

نہانے وضاحت دی

"...شی ازگڈ "

ہالار نے تعریف کی تھی

ہم کیسے مانیں مہرماہ ڈیمود کھاؤ.... "نہانے فرمائش کی "

"...نہا.... کیا ہو جاتا ہے تمہیں "

مہرماہ الجھی

ہاں بچے سناؤ زرا ہم بھی تو سننے یہ موارد یو اور اس پہ کام کرنے والے کیسے " سیکھتے ہیں "عالیہ بیگم نے بھی کہا

کم ان.... مہرماہ.... لیٹس اسٹارٹ آج تو موسم بھی بہت دلنشین ایسے " میں تو خود بخود ہی دل کو چھو جانے والے احساسات دلکش الفاظ کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں

ہالار نے بھی کہا تو مہرماہ تیار ہو گئی تھی آخر وہ ہالار کو کیسے نہ کر سکتی تھی اور آواز اگر ہماری ماہ کی ہو تو کیا کہنے پھر.... اس موسم کو تو چار چاند لگے "جائیں گے

نہانے بھی ہمت بڑھائی

مہرماہ نے کچھ سوچا اور پھر جیسے آنکھیں بند کر کے کہنے لگی

How beautiful is the rain

After the dust and heat

In the broad and fiery street

In the narrow lane

اتنے سالوں کے انتظار کی دھول میں ہالار حباب کا تصور مجسم صورت ہوا تھا

اب وہ محسوس ہوتا تھا

دکھائی دیتا تھا

How beautiful is the rain

How it clatters along the roof

Like the tramp of hoofs

اسے بھی تو ہالار حباب کی آواز ٹپ ٹپ برستی بارش کی بوندوں کی طرح اپنی

سماعتوں میں اترتی ہوئی محسوس ہوتی تھی کسی انوکھے ساز کی طرح بہتے
جھرنے کی طرح

How it gushes and struggles out

From the throat of the over flowing spout

Across the window pane

It pours and pours

And swift and wide

With a muddy tide

Like a river down the greater roars

The, the welcome rain

اتنے برس وہ ہالار کی آواز کے باد میں بھیگے کے خیالوں کے بہتے پانی میں
اس کا تصور جیسے کھڑکی پہ پھسلتی بارش پہ تراشتی رہی تھی
مگر اب اس برسات میں ہالار کی آواز اس کی صدا کے ساتھ اس کا

ساتھ ملا اس کا خیال اور احساس ملا

سو

ایسی ہزار بارشوں کو ویکم کہنے کو تیار تھی مہرماہ سیال

واو.... اُس ریلی بیوٹی فل "نہانے تعریف کی تھی ریڈیو کی تربیت نے"

اس کے الفاظ اور لہجے کو بے حد خوبصورت بنا دیا تھا اور اگر سامع ہالار حباب ہو

تو پھر مہرماہ کے لہجے میں تو موسم کی ساری دلنشینی آنی ہی تھی

. ہالار بھی جیسے کھو گیا تھا کہیں

واقعی نہانے درست کہا تھا مہرماہ واقعی یونیک تھی

" واپس آجائیں ہالار صاحب.... آپ جیت گئے مان گئے آپکو "

نہانے اس کے آگے ہاتھ لہرایا تھا

"یس.... ہالار حباب کبھی ہارتا بھی نہیں مس نہا "

ہالار نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا

"ریلی.... یہ کچھ زیادہ نہیں ہے "

نہانے ابرو اچکائے

اُس ریلیٹی.... اپنی ہاؤس مہرماہ بیسٹ آف لک آپ نے واقعی "

" بہت اچھے طریقے سے نظم کا حق ادا کیا

مہرماہ اسکی تعریف پہ مسکرائی تھی

" آپ سے ہی سیکھا ہے "

ویسے یہ زیادتی ہوگی اگر ہالار حباب ذب ہمارے درمیان ہوں اور ہمیں کچھ سنائیں بھی "
 "نا

نہانے فرمائش کی

"کیا سننا پسند کریں گی آپ"

ہالار نے پوچھا

بس کھری کھری نہیں وہ اماں سنا دیتی ہیں... ویسے آپ ماہ سے پوچھ لیں اسے "

"تو آپکے سارے انداز پتہ ہیں

نہانے جھٹ سے کہا

تم کھری کھری کے ہی لائق ہو.... "مہرماہ نے کہا "

میرے خیال سے بدلیسی تو بہت سنالیا مہرماہ نے آپ زرا اردو "

"شاعری سے فیضیاب ہوتے ہیں

سفیر صاحب نے اپنا خیال پیش کیا

".... یہ بالکل ٹھیک ہے چلیں ہالار صاحب "

نہانے کہا

ہالار نے ایک نظر سب کو دیکھا پھر اپنے مخصوص گھمبیر دل کو چھو جانے
والے لہجے میں کہنے لگا

ہر کسی کے چہرے میں

ایک ضیاسی ہوتی ہے

رخ کے ایک حصے میں

حسن کے علاقے میں

ایک ادا سی ہوتی ہے

اس کو میں نے دیکھا تھا گرم خمہینوں میں
ایک طرف کھڑے تہا
جس طرف کورستے تھے
جن کے ساتھ لگیاں تھیں
جن میں لوگ بستے تھے
بے کشش مکانوں میں
جیسے چاند راتیں تھیں
اس کے سرد چہرے پر
کیا خوشگوار آنکھیں تھیں
مہرماہ جسے کھوسی گئی تھی ہوا کے دوش پہ اس نے ویسے تو کئی بار اسے سنا تھا
مگر آج یوں روبرو وہ پہلی بار سنا تھا
ویسے آپس کی بات ہے ہالار صاحب کسے تہا کھڑے دیکھا تھا آپ "
نے

نہانے سرگوشی میں پوچھا تھا ابھی سنتیں ناں تو چپل کھینچ کے ایک لگاتیں

"ہر بات بتانے کی نہیں ہوتی "

ہالار نے کہا

"ہر بات چھپانے کی بھی نہیں ہوتی "

نہانے حاب برابر کیا

ویسے نہا آپ بھی اس طرف دھیان دیں آپ میں ٹیلنٹ ہے " ہالار "

نے تجویز دی

"یومین صداکاری "

نہانے کہا

"...یس "

"رہنے دیں مجھے تو یہ نری بیکاری لگتی ہے "

نہانے بیزاری سے کہا

نہا.... "مہرماہ نے تنبیہی آواز میں کہا "

"...اچھا بھی نہیں کرتی میں گستاخی "

نہانے کان پکڑے

"بائے داوے بہت وقت ہو گیا ہے میں اب چلتا ہوں "

ہالار وقت دیکھ کے کھڑا ہو گیا

ارے بچے اب ڈنر کر کے جانا "عالیہ بیگم نے کہا "

"نو تھینکس... آنٹی اب مجھے جانا ہے تھینکس ونا ریج ہائی ٹی اور نہیہا آپکے پکوڑے "

ہالار نے خاص طور سے پکوڑے پہ زور دیا عالیہ بیگم کو اچھو ہی لگ گیا

"بیٹا یہ ہل کے پانی نہیں پیتی تو پکوڑے دور کی بات "

"اماں حد ہے.... بس تلے مہر ماہ نے ہیں میں نے مکسپر بنایا تو تھتا "

نہانے منہ بسورا

"بڑا احسان کیا تھتا "

"ویل جنٹلمین.... تھینکس اگین آپ نے ہماری بچی کو ذمہ داری سے پہنچایا "

سفیر صاحب نے کہا

"جاؤ.... جاؤ اسے سی آف تو کر کے آؤ "

نہا مہرماہ کے کان میں گھسی

شٹ اپ.... "مہرماہ پہلے سے چڑی ہوئی تھی "

"کیوں اب رومال کے بعد جیکٹ بھی ہتھیلیا نی ہے "

نہانے کہا تو مہرماہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

".... تمہیں کیسے پتہ "

عشق اور مشک چھپتے نہیں اب جاؤ "نہانے لہک کے کہا "

تھینکس مت کہیں انکل.... ناؤشی از پارٹ آف اور چینل تو یہ ہمارا مرض "

"ہتا

ہالار نے احبازت لیتے ہوئے کہا اور پورچ کی طرف نکل آیا

سفیر صاحب عالیہ کو لے کے ڈاکٹر کی طرف کیلئے نکل گئے

".... ہالار صاحب "

دھیمی آواز پہ ہالار پلٹا

"... جی مس مہرماہ کچھ اور کہنا ہے"

"... وہ یہ اپنی جیکٹ"

مہرماہ نے اسکی طرف جیکٹ بڑھائی

"آپ رکھ سکتیں ہیں"

ہالار نے آفسر کی

نو... تھینکس.... آپ نے ہماری میزبانی قبول کی نہیہا کی باتوں پہ دھیان "

"مت دیجئے گا وہ تھوڑی سادہ سزاج ہے

مہرماہ نے کہا

میرے خیال سے نہیہا کی باتیں قابل غور ہیں مس مہرماہ.... آپ فکر "

"نہ کریں اسکی شی از آؤٹ اسٹینڈنگ

ہالار نے کھلے دل سے تعریف کی تھی اور سی یو کہتا کار میں بیٹھ گیا

مہرماہ کا دل نہ جانے کیوں ایک دم حالی ہوا تھا

"

"...بھائی... آگیا"

نہیں انس کو دیکھ کے چیخی

"السلام علیکم"

انس نے والدین کو سلام کرتے ہوئے اسے گھورا

وعلیم السلام..... بچے اتنے دن بعد کیوں شکل دکھاتے ہو؟ "عالیہ بیگم"
نے شکوہ کیا

"اماں بس کام ہی کچھ ایسا ہے.... اور آپ ٹھیک رہیں"

. انس نے ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

"اماں تو بالکل ٹھیک ہیں بھائی کچھ ہمارا بھی پوچھ لو"

نہانے شکوہ کیا

"تم تو ہٹی کٹی ہی ہو"

. انس نے اسے تپایا

"جباؤ بھائی... تم تو نہ بس بات ہی نہ کرو"

"ابھی تو آیا ہوں کہاں جاؤں "

"جہنم میں "

نہا کوانس کی مسکراہٹ زہر لگی تھی

وہ دھپ دھپ کرتی مہرماہ کے پاس چلی آئی تھی

".... کیا ہوا ہے تمہیں "

مہرماہ نے پوچھا

" بھائی واپس آگیا ہے "

. اوہ.... کب ". مہرماہ چونکی "

"ابھی.... اور آتے ساتھ ہی میری شامت بھی "

نہا چڑ گئی تھی

مہرماہ چپ سی ہو گئی تھی پھر ر جھٹکتے ہوئے کھڑی ہو گئی تھی

انس آگیا تھا تو اب شام کیلئے اس کا کام بڑھ گیا تھا سو وقت سے پہلے کچن

میں حاضری ضروری تھی

کدھر.... "نہانے پوچھا "

. "کچن" مہرماہ نے سنجیدگی سے کہا "

"رکومیں بھی چلتی ہوں "

نہانے بھی آج کچن کا نام لیا تھا تمام حیرت ہی تھا۔

بھیگی سیاہ شبی رات قطرہ قطرہ بھیگنے لگی تھی.... رات ہولے ہولے
بارش کے قطروں کی زد میں موم کی طرح پگھل کے بھیگنے لگی تھی

چاند بدلیوں کی اوٹ سے موقع پا کے جھانک لیتے تو جیسے بھیگی رات جگمگا اٹھتی

ہالار کا موڈ بہت خوشگوار ہو چلا تھا ایک خوشگوار سہ پہر کے بعد اب یہ
ڈھلتی شبی رات اور اس میں بھیگتا کوئی سہانا احساس جواب

تک سپنا تھا مگر اب یہ سپنا کسی تصور میں ڈھلنے لگا تھا

ہالار لانگ ڈرائیو انجوائے کرتا گھر میں بہت خوشگوار موڈ میں داخل ہوا تھا
مگر ثمر کے سوالوں نے اس کا موڈ خراب کر دیا تھا

"کہاں تھے..... کہاں تھے تم "

ثمر اسے بات اعدہ گھورتے ہوئے بولا

"میر ثمر.... تم "

ہالار نے جیکٹ اتارتے ہوئے کہا تھا

"ہاں جی میں.... کہاں سے آرہے ہو "

ثمر نے پوچھا کب سے وہ اسکا انتظار کر رہا تھا

_"باہر تھا... مگر تم یہ تفتیش کیوں کر رہے ہو"

ہالار نے پوچھا

"بیٹا آج جیسے تم بات گھما رہے ہو مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے "

کم ان ثمر آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا.... میں سیکیورٹی کمپنی کا ورکر نہیں "

"میر ہالار حباب ہوں

ہالار اب کچھ ناگواری سے بولا تھا

".....پتہ ہے مجھے "

ثمر بے نیازی سے بولا

اور صوفے پہ بیٹھ گیا تھا مگر نظریں بدستور ہالار پہ ٹکیں تھیں ہالار چینج کرنے جا چکا تھا لوٹا تو ثمر کے ہاتھ میں اسکی جیکٹ تھی اور مشکوک نظریں اس پہ ٹکیں تھیں

"پرفیوم بہت اچھا ہے"

ثمر نے طنزیہ کہا

"تم آج پہلی بار تو میرا پرفیوم نہیں اسمیل کر رہے "

ہالار نے حیرانگی سے کہا

اگر تم نے لیڈیز پرفیوم یوز کرنا شروع کر دیا ہے تو واقعی میں پہلی بار آج میں ".... اے اسمیل کر رہا ہوں

ہالار چونک کے اسے دیکھنے لگا

".... واٹ لیڈیز پرفیوم.... تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا "

میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے یہ جیکٹ سنار ہی ہے تمہاری شام کا "

افسانہ میر صاحب.... تم مزید اب یہاں نے نہیں بنا

"سکتے.... یہ جیکٹ کہتی ہے کہ اسے کسی دوشیزہ کا مترب میر ہو چکا ہے

شمر نے درست اندازہ لگایا تھا

"....اوہ"

ہالار کے منہ سے نکلا

"تو کیسی گزری ماہ جبینوں کی سنگت میں شام"

شمر نے جیکٹ رکھتے ہوئے پوچھا

تم نے کیا میری لباسی شروع کر دی ہے.... یہ اپنی کرمنا لوجی ٹرس

"اپنے پاس رکھو

ہالار نے تحکم سے کہا

مطلب.... واقعی کوئی ہے... بتاؤ نا ہالار "شمر نے اصرار کیا "

"ایسا کچھ نہیں ہے فی الحال "

مطلب ہو سکتا ہے.... کچھ تو گڑبڑ ہے کس پہ ہالار حاذب نے نظر کرم کی "

"ہے... اس جیکٹ والی پہ

شط اپ.. اٹ واز جسٹ آکوینسیدنس.... مجھے اگر ایسا کچھ کرنا بھی ہوگا تو "

"مجھے کسی کا ڈر نہیں پڑا اور تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو

ہالار نے اس سے پوچھ لیا تھا

"بیٹا نہ بتاؤ ہمیں بھی پتہ چل ہی جائے گا آخر کو کرمنا لوجسٹ ہوں "

میر ثمر نے امریکہ سے کرمنا لوجی کی ڈگری لی تھی اور اب پاکستان میں اسکی اور ہالار کی جدید آلات اور طریقوں کے ساتھ سیکیورٹی کمپنی تھی جو اپنی اعلیٰ سروس ہینڈسم اماؤنٹ کی صورت فراہم کرتے تھے ہالار کہنے کو سول انجینئر تھا مگر اس نے اس فیلڈ کو پرو فیشنلی نہیں لیا تھا دن میں وہ سیکیورٹی کمپنی کو دیکھتا اور باقی وقت اپنے شوق کو میر برفت ان کے اس شوق سے حنا صے نالاں تھے

میں نے مرزا صاحب کا سیکیورٹی کنٹریکٹ کینسل کر دیا ہے اس لئے "

"یہاں ہوں

ثمر تھکے تھکے لہجے میں بولا

"میں نے تو پہلے ہی منع کیا تھا کہ انکو اپنی فیلڈ پر وائیڈ مت کرو "

ہالار نے لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے کہا

بس یار حد ہو گئی تھی میری برداشت کی مطلب یار سرد اتنے گھناؤنے اور "
" گھٹیا بھی ہو سکتے ہیں... میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

ثمر کا لہجہ دکھی تھا

" میرا ثمر... یہ دنیا ہے یہاں سب ہوتا ہے "

ایسے ہی سردوں کی وجہ سے ہوا کی بٹی کی عزت غیر محفوظ ہے... عورت "
کو یہ لوگ صرف کھیلنے کی چیز سمجھتے ہیں حالانکہ عورت نازک آگینے کی
"مانند ہوتی ہے جسے زرا سی ٹھیس کرچی کرچی کر دیتی ہے

ہالار نے جذب بھرے لہجے میں کہا تھا ثمر متاثر ہوا تھا

واہ... ہالار... وہ لڑکی بہت خوش نصیب ہوگی جو تمہاری ہم سفر ہوگی... بھلا "
" کتنے لوگ اس طرح سوچتے ہیں

یہ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے ثمر... کہ ہم اچھا بنیں یا انسانیت کے "
" معیار سے ہی گرجائیں

ہالار نے تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے کہا

اور بھلا کون جانے کہ ہالار حباب کسی کو ٹھیس پہنچا کے اسکا نازک آگینے

جیسا وجود کر چیوں میں بکھرنے والا ہوتا اپنی تمام تر اچھائیوں کے باوجود

"تم نے تیاری کر لی.... ماہ "

نہانے پیاز کا ٹٹی مہر ماہ سے پوچھا

کس چیز کی تیاری... "مہر ماہ نے کچھ حیرانگی سے پوچھا"

"اوہ بدھو.. سمعیہ حنا لہ کی بیٹی کامایوں ہے کل اسکی "

نہانے اپنا سر ہی پیٹ لیا

"میں نے کونسا حنا ہے... جو میں تیاری کروں "

مہر ماہ نے بے نیازی سے کہا

سو بوڑھیوں کی بلی چڑھی ہوگی تب ہی حنا کے تمہارا ظہور ہوا ہوگا اس "

"دنیا.... مطلب کیا یا رہندہ اتنا بھی کھڑوس نہ ہو

نہا حبل بھن کے بولی

"تمہیں معلوم ہے مجھے شادیوں میں حنا پسند نہیں ہے "

"یہ شادی نہیں مایوں ہے... میں تو بہت ایکسٹریٹ ہوں "

نہانے جو ش سے کہا

آخر کو چھوٹی سی فیملی تھی انکی اور شادی کونسا روز آتی ہے

" میرے سوٹ کی فٹنگ بھی نہیں کی ہوگی پھر تم نے "

نہا کو یاد آیا تو پوچھا

" وہ تو میں نے اسی دن کر لی تھی "

مہرماہ نے کہا

" چلو... شرے "

نہانے کہا

" اچھا ہاتھ تیز چلاؤ... ورنہ سب لیٹ ہو جائے گا "

مہرماہ نے راتے کاپیالا فرج میں رکھتے ہوئے کہا

نہا..... انس بلارہا ہے "عالیہ نے لاونج سے آواز دی "

یہ بھائی کو کیا ہوا.... "نہا بڑبڑائی پھر لاونج میں ہی کھڑے ہو کے منہ "

اوپر کی طرف کر کے کہنے لگی

"کیا ہوا بھائی.... کیا کام ہے "

توبہ نہیہا.... اوپر جاتے کیا ٹانگیں ٹوٹ رہی ہیں جا کے سن لو بھائی کی "

" بات دو منٹ کیلئے "

عالیہ کو اسکا انداز کھلا

توبہ ہے اماں... یہ جو آپکا بیٹا ہے نا دو منٹ کا کام دو گھنٹے تک کرواتا "

"ہے..... بھائی... سن رہے ہو "

نیہا اب کی بار زور سے چیخی

" سن لیا بابا بہرہ نہیں ہوں.... میری وائٹ شرٹ کہاں ہے "

انس نے ریلنگ سے جھانک کے پوچھا

"وارڈروب مہرماہ سیٹ کرتی ہے اس سے پوچھیں "

نیہا نے جان چھڑائی

"بلاؤ اسے پھر.... تم تو ہو ہی نکمی "

انس نے تنکے کہا

"مہرماہ بھائی بلارہا ہے"

کیوں.... "مہرماہ نے چونک کے پوچھا"

"پتہ نہیں حبا کے پوچھ لو.... کوئی ضروری کام ہے تبھی بلارہے ہوں گے"

نیہانے بے نیازی سے کہا

"پر یار کچن کون دیکھے گا... ابھی اتنا کام باقی ہے"

مہرماہ نے الجھ کے کہا اندر ہی اندر وہ ڈر بھی گئی تھی کہ وہ کیا کہے گا کیوں بلارہا ہے

".... میں دیکھتی ہوں تم حباؤ"

نیہانے کہا اب کون حبا کے انس کی شرٹ ڈھونڈتا پھر لازمی سی بات

ہے پریس بھی کرتا اس لئے نیہانے حبان چھڑائی

مہرماہ کچھ ڈرتے گھبرائے اوپر آئی تھی انس کے کمرے پہ دستک دی

".... یس"

انس کی باوftar آواز گونجی

".... آپ نے بلایا انس بھائی"

"ارے اچھی لڑکی.... کہاں چھپ کے بیٹھی ہو "

انس اسے دیکھ کے مسکرایا

"کیا بات ہے... کوئی کام "

مہرماہ نے ہاتھ ملتے ہوئے پوچھا

"کیا مہرماہ سے صرف کام کی ہی باتیں کی جا سکتی ہیں دوسری باتیں نہیں "

انس نے ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا

دوسری باتیں مطلب.... "مہرماہ نے انجبان بن کے پوچھا "

"اس میں ابھی وقت ہے فی الحال ایک چھوٹا سا کام کر دو "

انس نے بات بدل دی تھی ویسے بھی وقت سے پہلے اسے کچھ کرنے کی عادت نہ تھی

کیا کام "مہرماہ نے جھٹ پوچھا "

".... میری وائرٹ شرٹ ڈھونڈ دو"

" وہ تو اس طرف ہے "

مہرماہ نے وارڈروب سے پریس شرٹ نکال کے سامنے کی

"اوہ مجھے کیوں نہیں دکھی "

انس نے حیرانی سے کہا

نظر کمزور ہو گئی ہے آپکی.... "مہرماہ نے متبسم لہجے میں کہا "

لڑکی جس دن نظر کمزور ہوئی نا وہ دن میرا ائیر فورس میں آخری ہوگا "

.... ویسے پتہ ہے اکثر ہم جانتے بوجھتے چیزوں سے بے نیاز اس لئے ہوتے

ہیں کہ ہمارا اپنا کوئی انہیں ڈھونڈ نکالے گا جس پہ ہمیں بہت مان ہوتا ہے.... جو ہماری

" آنکھ کا نور اور دل کا سکون ہوتے ہیں

انس نے ذومعنی لہجے میں کہا

مہرماہ نے ٹھٹک کے اسے دیکھا اور پھر چپ چاپ نیچے چل دی تھی

ہر بات کے بدلے میں بات نہیں کی جاتی بعض باتیں حنا موشی سے سن لینا

بہتر ہوتا ہے

”

"اب بس بھی کرو نہیہا.... کب سے چکر لگا رہی ہو بیٹھ جاؤ"

مہر ماہ نے کچھ الجھ کے کہا وہ خود جھولے پہ پاؤں پارے سوئیٹر بن رہی تھی
. ٹریننگ مکمل ہو چکی تھی اب اسے کال آنے پہ آفیشلی چینل جوائن کرنا ہوتا

پتہ نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب بھائی سے انسپائر ہو کے انجینئر بنے گا"
سوچا.... اور یہ سب بھی ہمارے ماشاء اللہ ہیں قسم سے اتنا غصہ آرہا ہے ایک
دن کے شارٹ نوٹس پہ کونسا اسٹائمٹ بنتا ہے.... مایوں میں جانا
"کینسل"

نہیہا کو سخت غصہ آرہا تھا یونی کے ایک پروفیسر نے اسٹائمٹ ایک دن کے
شارٹ نوٹس میں پریپر کرنے کو کہا تھا اس وجہ سے اب وہ فنکشن
اٹینڈ نہیں کر سکتی تھی

"اُس اوکے.... شادی میں چلی جانا"

مہر ماہ کون سے بولی

اونہ... جو مزہ ان فنکشن میں ہوتا ہے وہ شادی میں کہاں اس دن تو "

"سب رو رہے ہوتے ہیں.... یار ہم کون سا روز شادی میں جاتے ہیں

نہانے احتجاج کیا

مہر ماہ کندھے اچکا کے رہ گئی پھر اٹھ کے نیچے چلی آئی

مہر ماہ.... "عالیہ نے بلایا "

"...جی مانی "

" بیٹا... آج فنکشن میں جانا ہے "

"نہیں مانی... کیوں "

نہیں بیٹا چلی جانا تم... نہ صاحب نہیں سکتی میں تو دوپہر کو تمہارے "

ماموں کے ساتھ چلی جاؤں گی تم شام کو انس کے ساتھ آج جانا اب یہ

"فنکشن تو ہم بوڑھوں کا تو ہے نہیں

مہر ماہ جی بھر کے بد مزہ ہوئی مطلب ہالار حباب کا شو مس ہو گیا بعد

میں ریکارڈ سننا پڑے گا

".... اچھا "

مہرماہ سرے سرے انداز میں بولی تھی اور شام میں جب وہ تیار
ہو رہی تھی تو نیہا کی کمسنٹری حباری تھی

"اف ہو... لپ اسٹک ہی لگا لو"

"لگا تو دی اب کیا چٹیل بن جاؤں "

مہرماہ نے کہا

"یہ میں نے کب کہا... قسم سے اس وقت مجھے بہت چڑھور ہی ہے "
"اور حبلن بھی کہ تم حبار ہی ہو اور میں نہیں

اگر مجھے زرا سی بھی انجینئرنگ کی شدہ بدھ ہوتی تو میں تمہارا کام کر دیتی اور تم "
"چلی باتیں

مہرماہ نے ہمیشہ کی طرح اسکا دل بھلایا

ہوں....."نیہا نے ایک گہری سانس لی پھر سر جھٹک کے لپ "
ٹاپ پ انگلیاں چلانے لگی

مہرماہ اسے گیٹ بند کرنے کا بولتی باہر نکلی انس اس کے انتظار میں ہتا یلو اور
گولڈن کنسٹریسٹ کے سوٹ میں لائٹ سامیک اپ کیے مہرماہ

بہت پیاری لگ رہی تھی انس مکر اٹھ

"...چلیں"

انس نے پوچھا

"...جی"

مہرماہ بیٹھ گئی تو انس نے گاڑی چلا دی

انس گاہے بگاہے اس پہ نظر ڈال لیتا تھا مہرماہ دوڑتے بھاگتے نظر آئے

دیکھنے میں گم تھی جب انس نے اسے پکارا

"...مہرماہ"

وہ بہت کم اسے اس کے نام سے بلاتا تھا

جی "مہرماہ نے کچھ چونک کے کہا"

"مہرماہ...مجھے آج تم سے کہنا ہے"

انس نے تمہید باندھی

جی..."مہر کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی"

"مہرماہ... میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں.... دل یو میری می "

انس کا انداز بہت سنجیدہ تھا

مہرماہ کو لگا اسکی کل کائنات میں بھونچال آگیا ہو

۔ یہ کیا کہہ گیا تھا انس

ایک قیامت عالم ہے

بپا کیسے ہوا

ایک حشر کا سمے ہو

گزارا کیسے ہو

میری روح چیخ چیخ کے پکارے

سامع بھلا کون ہے

میرا روم روم درد میں ڈوبے

!!!!!!..... میجا کون ہو

"کیا مجھے اتنا سا بھی حق نہیں کہ مجھے میرا حق ملے.... میری محبت ملے "

مہرماہ کی سیاہ آنکھوں کا کاجبل بھیگنے لگا تھا

مہرماہ... آج سے نہیں میرے دل نے ازل سے تمہاری چاہت کی ہے تم "

....." سنگ زندگی گزارنا چاہتا ہوں میں تم میرے لئے بہت حنا ہو

انس اپنے دلی جذبات آج اس پہ آشکار کر رہا تھا مہرماہ اس کیلئے

بہت حنا تھی بچپن سے لے کے اب تک وہ ہمیشہ اس کا ہر بات پہ ہر

مقام پہ اس کا ساتھ دیتا تھا بنا کہے اسے جان لیتا تھا تو پھر اسے کیوں

مہرماہ کی آنکھوں میں کسی کی محبت کے دیپ جلتے نظر نہیں آئے تھے

.... کیوں وہ اس سے اسے ہی مانگ رہا تھا

وہ تو کب سے

اپنی ونائیں

اپنے جذبے

اپنا دل

اپنی محبت

کسی آواز کے تعاقب میں دان کر چکی تھی

وہ تو خود اپنی ہی نہیں رہی تھی اور انس اس سے اسے ہی مانگ رہا تھا

??? کیا مذاق تھا

بولونا مہر ماہ.... کیا تم میری ہم سفر بننا پسند کرو گی.... ہم ایک ساتھ "

"بہت اچھی زندگی گزاریں گے مہر ماہ

انس اسے وہ خواب دکھا رہا تھا جس کی اسے چاہ ہی نہ تھی

اگر اس کی زندگی میں ہالار حباب میں نہ ہوتا تو شاید وہ اس روئے

زمین کی سب سے خوش نصیب لڑکی ہوتی

مہر ماہ نے ایک نظر آنکھ اٹھا کے اسے دیکھا

انس کے چہرے پہ بہت انوکھے رنگ تھے جو اسکے وجہ چہرے پہ

بہت بھلے لگ رہے تھے

اسکی کنجی آنکھوں میں جلتی محبت کی جوت انہیں مزید سحر انگیز کر رہی

تھی

کتنی شاندار شخصیت کا مالک تھا وہ اور کتنا شفاف دل تھا اس کا

وہ کیسے اس کا دل توڑ دیتی

میں کیسے انہیں کہوں کہ آپ جو خواب دیکھ رہے ہیں اس کی کوئی تعبیر نہیں

میرے اور آپ کے راستے کبھی ایک ساتھ نہیں ہو سکتے

میں تو خود داسی ہوں اپنے دیوتا کی

".... مہرماہ"

انس نے پکارا

..... وہ منتظر تھا اس کے اترار کا

"...انس....م....میں"

مہرماہ نے ہتھیلیاں رگڑیں اس کے حلق میں کانٹے پڑنے لگے

!!!! وہ کیسے کہے

نہاٹھیک ہی کہتی تھی انسان میں کم از کم اتنی ہمت تو ہونی چاہیے کہ وہ اپنی

خواہشات کو جسٹفائی کر کے ورنہ پھر اسے کوئی حق نہیں چاہ کا
 ہاں اچھی لڑکی بولو..... اوہ.... گھبراؤ نہیں شاید تم شرم مار ہی ہو آخر ٹھہری جو "
 مشرقی لڑکی

انس نے شوخی سے کہا

"انس.... مجھے کچھ کہنا "

مہرماہ نے ہمت کی

بہت مشکل بھتا یہ کرنا

مگر اسے یہ کرنا بھتا وہ دوسری زندگی نہیں گزار سکتی تھی

دل میں ہالار کی محبت ہو اور سنگ انس سفیر ہو

وہ انس کو دھوکا نہیں دے سکتی تھی وہ بہت قابل احترام اور خاص بھتا اس
 کیلئے

".... مہرماہ.... جو بھی ہے کھل کے کہو "

انس نے اسکی گھبراہٹ محسوس کی تھی کارسائیڈ پر پارک کر کے وہ

نرمی سے بولا ہتا وہی نرمی جو مہرماہ کیلئے اسکے لہجے میں ہمیشہ ہوتی تھی
 انس.... اگر میں یہ کہوں یہ نہیں ہو سکتا.... آپ مجھ سے میری جان "
 "مانگ لیں... مجھے سولی چڑھا دیں مگر میں یہ نہیں کر سکتی... پلیز
 مہرماہ نے جیسے منت کی تھی
 "..... مہرماہ "

انس کو جیسے دھچکا لگا ہتا
 اسے تو یہ سب آسان لگا ہتا
 پھر یہ کیا ہوا ہتا
 بھلا محبتیں اتنے آرام سے مل جاتیں ہیں
 "... آخر کیوں مہرماہ.... کیا میں تمہارے قابل نہیں "
 نہیں انس ایسا نہیں ہے میں آپکے قابل نہیں.... آپکے جذبوں کی قدر "
 نادان نہیں.... میں تو اپنی نہیں ہوں تو پھر آپکو کیسے وہ دوں جو میرے ہاتھ میں
 ہے ہی نہیں.... انس میں نے آپ سے کچھ نہیں مانگا کبھی لیکن پلیز آج

میں آپ سے مانگتی ہوں میں آپ سے تو کیا کسی سے بھی شادی نہیں کرنا
" چاہتی

مہر ماہ نے ایک ہی انس میں انس کی سامعتوں میں زہر اتارا تھا
کتنا مشکل ہوتا ہے
کسی کا دل دکھانا

اور لوگ سمجھتے ہیں کہ اگلا بندہ کتنا ظالم ہے
انس کا دل جیسے پل میں حنائی ہوا تھا اس کی محبت کی قبر بنائی جا چکی تھی
کتنی دیر وہ کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہا تھا مہر ماہ کی نظریں ہنوز جھکی ہوئیں تھیں
اس نے ایک بار بھی انس کو نہیں دیکھا تھا
اگر دیکھا ہوتا تو کیا وہ یہ سب کہہ پاتی
کیسے دیکھ سکتی تھی وہ انس کی نگاہوں کی بجھتی جوت
اس کے چہرے پہ پھلتے حبر کے سائے

میں اس کا نام نہیں پوچھوں گا مہر ماہ..... جو تمہارے دل میں ہے.... میں "

"....نے تم سے بس ایک سوال کیا تھا اور ہر سوال کا جواب ہاں میں نہیں ہوتا

انس نے اپنے دل کی کیفیت پہ فتا بوپا لیا تھا اس نے اتنی آسانی سے ہار مان لی تھی دنیا کو یہ ہار لگتی لیکن اصل میں یہی جیت تھی.... محبت کی

جیت.... ہم کسی سے محبت کریں مگر اس کا مان نہ رکھ پائیں تو یہ محبت کا معیار نہیں.... انس چاہتا تو اس کے پاس بے شمار راستے تھے مہرماہ کو حاصل کرنے کے بھلا وہ سفیر صاحب سے کہتا تو کیا وہ منع کر پاتے اور کیا مہرماہ منع کر پاتی

لیکن انس نے ایسا کچھ نہیں چاہا کیوں کہ اس نے مہرماہ کے وجود سے نہیں اس کی روح سے محبت کی تھی

مہرماہ وہ لڑکی تھی جس کی آنکھ کا آنسو جب تک ہنسی نہیں بن جاتا وہ ہر ممکن کوشش کرتا تھا

مہرماہ کے سنگ اس نے بچپن سے آج تک اس کا ہر دکھ بانٹا تھا انس آئم سوری.... میں آپ کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی.... مگر میں یہ " بھی نہیں چاہتی تھی کہ آپ کے ساتھ منافقت بھری زندگی گزاریں.... ہو سکے تو

"مجھے معاف کر دیجئے گا

مہرماہ کا دل بہت بو جھل ہو چلا تھا اسکے چہرے پہ کاجل کی سیاہی
پھیل چکی تھی

اپنا چہرہ صاف کرو.... اور اپنے آنسو پونچھ لو مہرماہ... ہر انسان کو اپنی زندگی
اپنے انداز سے گزارنے کا پورا حق ہے اور تم نے تو ساری زندگی ہمارے لئے جیا ہے
.... یہ تو تمہارا حق ہے

انس کے اوپر جیسے عالم قیامت تھا جو حشر اسکے دل میں بپا تھا اسے
اس نے دل میں ہی قید کر لیا تھا آنکھوں کی سرخی گواہ تھی دلِ برباد کی
مہرماہ نے انس کے ہاتھ سے ٹٹو تھام لیا تھا اور چہرہ صاف کر لیا تھا
لیکن دل پہ چھایا بو جھل پن یوں ہی تھا

فنا میں خاموشی اور دل چیر جانے والا سناٹا تھا

موت کے بعد کا سناٹا

انس کی محبت کی موت کا سناٹا

انس نے اپنی محبت کا گلا گھونٹ کے مہرماہ کی محبت کا مان رکھا تھا
 !!!!!!!؟؟؟ اور کون جانے یہ محبت مہرماہ کے ہاتھ میں تھی بھلا کیا

....اماں "

انس نے ناشتہ کرتیں عالیہ کو مخاطب کیا
کیا ہوا انس "

عالیہ نے محبت سے اس کا چہرہ دیکھا
اماں میں اسلام آباد جا رہا ہوں "

....پھر سے "

...جی "

آخر ائیر فورس بھری پڑی ہے جوانوں سے لیکن ہر بار وہ تمہیں ہی کیوں بھیجتے
 ہیں "

عالیہ بیگم غصے سے بولیں

اماں میں اکیلا نہیں بارہا میرے ساتھ اور بھی ہیں.... اماں کو رس کیلئے "

"بارہے ہیں تفریح کیلئے نہیں

انس نے انکے ہاتھ پکڑ کے نرمی سے کہا

سفیر صاحب.... دیکھ رہے ہیں آپ اسے میرا اکلوتا بیٹا ہے اور وہ بھی "

"... نظر سے دور

عالیہ بیگم نے سفیر صاحب سے شکوہ کیا جو اخبار میں گم تھے اس

بات پہ کندھے اچکا کے رہ گئے تھے انس رات ہی انہیں بتا چکا تھا

اماں یہ کورس بہت ضروری ہے.. میرے کیریئر کیلئے... اور ہو سکتا ہے "

"میرا مستقل ٹرانسفر بھی ہو جائے

انس نے ایک اور شوشا چھوڑا

ارے بیٹا.... ایک بار ہی میں کیوں نہیں مار دیتے ماں کو یوں کیوں جھٹکے دے "

"رہے ہو ماں کو

عالیہ بیگم روہانسی ہو گئیں تھی مہرماہ کے دل پہ بوجھ بڑھ گیا تھا وہ حبانہ

تھی انس صرف اسکی وجہ سے یہاں سے بارہا تھا مہرماہ کو دیکھ کے وہ ضبط

کی کڑی منزلوں سے گزر رہا تھا

اماں پلینز... آپ ایک فوجی کی ماں ہیں اور فوجیوں کی ماں کے دل بہت مضبوط " ہوتے ہیں

انس نے انہیں حوصلہ دیا

"...انس بیٹا تم پروانہ کرو... میں ہوں ناسنجال لوں گا "

سفیر صاحب نے تسلی دی تھی

"اور فوجیوں کے دل پھتر ہوتے ہیں "

نیہانہ جانے کب آئی تھی پیچھے سے اسے لقمہ دیا

"ہاں نیہا... اب تو میں واقعی پھتر ہو چلا ہوں "

انس کمال ضبط سے مسکرایا

کنجی آنکھوں میں ضبط کی سرخی نے انکی سحر انگیزی اور بڑھادی تھی

لو ایک اور آگئی... اللہ نے اولاد کے نام پہ مجھے دو نمونے ہی دیئے ہیں جو صرف ماں کا "

"دل جلا نا جانتے ہیں

عالیہ بیگم نے طنز کیا

اماں میرے بارے میں آپ کا خیال بہت درست ہے "

لیکن بھائی کے دل میں بہت محبت ہے ویسے بھائی تمہارا سلسلہ.....

"کہاں پہنچا

"کون سا سلسلہ "

انس حیران ہوا

وہی وہ جو تم رسا پور حبانے سے پہلے کہہ رہے تھے کہ کسی کو روک لو گے "نہا "

کو اب تک یاد دہتا

نہا.... تم بہت فضول بولنے لگی ہو.... اپنے کام سے کام رکھو... فالتو باتیں مت کیا "

"کرو

انس کا لہجہ بہت سخت تھا

بھائی..... "نہا کا منہ کھل گیا تھا "

"کیا بھائی.... تم لا ابالی پن چھوڑاؤ سنجیدہ ہو جاؤ "

انس نے تحکم سے کہا

"....اسکی طرح "

نہانے مہرماہ کی طرف اشارہ کیا

... انس نے ایک اچھٹی سی نگاہ اس پہ ڈالی اور کھڑا ہو گیا

"...اللہ حافظ "

کہتا ہوا باہر آ گیا

"یہ تمہارا اور انس بھائی کا جھگڑا ہوا ہے کیا "

نہانے پوچھا

"نن... نہیں تو "

مہرماہ نے بے نیاز بن کے کہا

اندر ہی اندر وہ دکھی ہوئی تھی

"....انس "

لان سے گزر کے وہ بھاگ کے پورچ میں آئی تھی جو کار میں بیٹھنے کو ہتا

"... کیا بات ہے "

انس کا لہجہ سپاٹھتا اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ ہوتا آنکھوں پر
گلاسز تھے جس کی وجہ سے اس کے تاثرات کا کچھ پتہ نہ چلتا تھا

"انس... آپ مت جائیں"

مہرماہ نے کہا

انس ایک گہری سانس لے کے رہ گیا

مہرماہ مجھے جانا ہے... میں یہاں رہا تو معلوم نہیں کب بدل جاؤں "

"میری ساری ریاضت بیکار ہو جائے گی... مجھے کچھ وقت چاہیے

مہرماہ اسے دکھ سے دیکھ کے رہ گئی تھی وہ چاہ کے بھی اس کے غم کا مداوا نہیں
کر سکتی تھی

"آج سے چینل پر جانا ہے نا تم نے "

نہانے تیزی سے ہاتھ چلاتی مہرماہ سے کہا

"...ہاں "

او کے.... بیسٹ اف لک دین.... خدا تمہاری محبت میں تمہیں "

" کامیاب کرے

نہیں ہولے سے اسکے کان میں بولی تھی

" یہ سیل کب سے بچ رہا ہے.... یا تو اسے بند کر لو یا پھر چک لو "

شمر نے زبان کا مسخیر بنالیا تھا

" اچھا.... کس کا ہے "

ہالار ٹریڈ مل سے اترتا ہوا بولا یہ وقت اسکی ایکسپرائز کا ہوتا تھا

" گھر سے ہے شاید تائی حبان کا "

" اوہ.... اماں حبان کا "

ہالار نے تیزی سے ہاتھ میں موبائل لیا اماں حبان ناراض ہو باتیں تو اچھا نہیں

ہوتا

اس نے فوراً گھر کے نمبر ملائے تھے

"السلام علیکم.... اماں حبان"

ہالار کا لہجہ مودب سا تھا

"...و علیکم السلام..... ٹھیک ہو ہالار بیٹا "

اماں حبان کی پروفٹارسی آواز سنائی دی

"جی اور آپ "

"ہم بھی ٹھیک ہیں.... تم کب آرہے ہو گھر "

"خیریت اماں حبان "

ہاں خیریت ہی ہے.... سبین پاکستان آچکی ہے میں چاہتی ہوں تم اسے "

"دیکھ لو.... تاکہ ہم سلسلہ آگے بڑھا سکیں

اماں کا اشارہ اسکی شادی کی طرف تھا

ہالار گہری سانس لے کے رہ گیا تھا... یہ ایک مصیبت ہی تھی

"اماں حبان.... میرا ارادہ نہیں ہے فی الحال "

میر ہالار.... آپکو اپنے باپ کی طرح من مانی کی عادت ہو چکی ہے... اب "

اور نہیں... اگلے ہفتے تم تیس برس کے ہو جاؤ گے... اس عمر میں لوگ
"تین چار بچوں کے باپ بن جاتے ہیں

اماں حبان آج اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھیں

"اماں پلینز.... میں کسی سبین سے شادی نہیں کروں گا "

ہالار کے تصور کے پردے میں ایک عکس لہرایا تھا

زندگی کی رعنائیوں سے بھرپور چہرہ جو ہر پل خوشی کشید کرتا تھا

وہ جیسے کسی نتیجے پہ پہنچ چکا تھا

"اماں حبان... میں آپکو جلد ہی اپنا فیصلہ سنا دوں گا.... بس کچھ دن اور "

ہالار حباب نے کچھ سوچ کے رابطہ منقطع کیا تھا

" مہر ماہ.... تم تو ابھی سے بہت زبردست جا رہی ہو "

پروگرام منیجر نے دل کھول کے اسکی تعریف کی تھی دو ہفتے ہو چکے تھے اسے ایف

ایم پی ویک میں اسکے تین شوز ہوتے تھے ایک مارننگ میں ایک

دوپہر میں اور ایک ایونگ ڈرائیو ٹائم آج ایونگ ڈرائیو ٹائم ہٹا

"....تھینکس"

مہرماہ نے کہا

"کچھ فارغ ہو آج"

پی ایم نے پوچھا

"خیریت"

مہرماہ نے پوچھا

ہاں ایکجولگی.... ہالار حباب سے تو تم واقف ہی ہو... آج اسکی سالگرہ ہے ہر سال ہم ایف ایم پے سیلبریٹ کرتے ہیں... تو کچھ آرینجمنٹس کرنی تھیں.... تم اپنے ہوم شو بہت اچھی ٹپس دیتی ہو ڈیکوریشن کی.... چلو آج اسے آزماتے ہیں

پی ایم نے تفصیل سے بتایا ہٹا

تو واقعی یہاں کے کہنے کے مطابق دھیرے دھیرے سہی ہالار سے شنائی ".... ہو رہی تھی"

"....او کے"

مہرماہ کیلئے جیسے یہ بہت بڑی خوش بختی تھی

اس نے بہت دل سے حبان لگا کے انگ انگ سنوارا تھا اس جگہ کا
جہاں ویسٹو بھتا

سفید غباروں اور گلابی مہکتے پھولوں کے گلدستے سے سجا ویسٹو بہت فریش
لک دے رہا تھا ہالار حباب اب تک نہیں آیا تھا لیکن اس نے آنا
بھتا اتنے برس سے اس کی سالگرہ یوں ہی سیلیریٹ ہوتی تھی

ہالار حباب آیا تھا مہرماہ آگے بڑھی تھی مگر پھر ساکت ہو گئی تھی ہالار
حباب کے سنگ کسی کو دیکھ کے

ہالار حباب کے ساتھ داخل ہونے والی کوئی اور نہیں تھا سفیر تھی اس نے
مہرماہ کو دیکھ لیا تھا

"....ماہ"

"....نہیں.... تم اور یہاں اور وہ بھی"

مہرماہ نے بات ادھوری چھوڑی

"... اور ہالار حباب کے ساتھ "

نہانے اسکی بات مکمل کی

"... ایکچوٹلی یہ مجھے مال میں ملے تھے "

نہانے ابھی بتانا شروع کیا تھا

جبھی ہالار حباب انکی جانب متوجہ ہوا تھا

"کیا اتفاق ہے ناہیا... ہم ہمیشہ مال میں ہی ملتے ہیں "

"یہ تو ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم دونوں کو شاپنگ کا کریز ہے "

نہانے بے ساختہ کہا

مہرماہ بے ساختہ اس کے چہرے کو دیکھے گئی

کھلے کھلے سرخ چہرے والی نہا جو سبز کرتے کے ساتھ سفید سیکرٹ

پینٹ پہنے سفید اسکارف کے ساتھ اور اپنی ازلی خود اعتماد مسکان کے ساتھ وہ ہر

جگہ چھا جاتی تھی

"ہاں یہ تو ہے نہیہا.... ویسے مس مہرماہ آج کی ڈیکوریشن کیلئے تھینکس "

ہالار نے اطراف میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا تھا

مہرماہ اتنی سی توجہ پہ کھل گئی تھی اور اس نے یہ نوٹ ہی نہ کیا کہ وہ اب تک مس مہرماہ اور نہیہا صرف نہیہا ہے

".... آپ یہ ڈیزرو کرتے ہیں"

کوئی مہرماہ کے دل سے پوچھتا اس کے بس میں ہوتا تو وہ آج دنیا کا انگ انگ سجادتی

فنکشن بہت شاندار تھا نہیہا اسے ایک کونے میں لے گئی تھی

دیکھا میں نا کہتی تھی اس کی طرف بڑھو تو سہی.... دیکھو دھیرے دھیرے " سہی اس سے واقفیت تو ہو رہی ہے

"ہاں یہ تو ہے "

مہرماہ نے ہالار کو دیکھتے ہوئے کہا جو سفید شرٹ کی آستینیں موڑے ہوئے بازو سینے پہ لپیٹے ہوئے ہوئے مسکرا رہا تھا

اسکی وجہ سے چہرے پہ مسکان کس قدر بھلی لگتی تھی

تمہیں پتہ ہے آج انہوں نے مجھے خود آفسر کی یہاں آنے کی.... اپنی سالگرہ کا "

بھی بتایا مہرماہ... اور یہ بھی بتایا کہ تم ڈیکوریشن کر رہی ہو... میری مانو

"مہرماہ تمہارا وقت بدلنے کو ہے محبت مہربان ہونے کو ہے

نیہانے مسکراتے ہوئے کہا

اور پاس گھومتی تقدیر مسکرائی تھی کہ یہ محبت مہربان ہونے کو تیار تھی مگر

کس پہ یہ صرف اوپر والا جانتا تھا

" مس مہرماہ.... اگر آپ کو برا نہ لگے تو آپ سے ایک بات پوچھوں "

ہالار نے اسے مخاطب کیا تو وہ اسے چونک کے دیکھنے لگی

.. ہالار صاحب.... آپ کے چینل کا ڈرائیور ہمیں چھوڑ آئے گا "

"اس لئے آپ ہمیں ڈراپ کرنے کی آفسر نہ کریں

نیہانے اسکی بات اچکتے ہوئے کہا

" آئی نوںیہا... بٹ میں کچھ اور کہہ رہا ہوتا "

" اوہ اچھا... میں ابھی کنفرم کر کے آتی ہوں پی ایم سے "

نیہا نے فوراً انہیں موقع دیا ہوتا

" حنا صی عقلمند ہے ناںیہا "

ہالار نے دلچسپی سے کہا

" ہاں نیہا بہت اچھی ہے... صاف دل کی "

مہرماہ بھی مسکرائی تھی وہ بلا تکان اس کے لئے بول سکتی تھی

" یہ تو ہے... خیر میں کیا کہہ رہا ہوتا "

ہالار نے تمہید باندھی

" آپ کچھ پوچھ رہے تھے غالب "

مہرماہ نے یاد دلایا

" مس مہرماہ اس پرسنل... بٹ یہ ضروری ہے "

"... آپ کہنا کیا چاہتے ہیں "

مہرماہ ابھی

".... کیا آپ دونوں انگیجڈ ہیں کہیں "

ہالار کے سوال پہ مہرماہ کے دل کی دھڑکنیں تباہ ہوئیں تھیں

کیا اس کی خوش نصیبی دستک دینے لگی تھی..... محبت مہربان ہونے لگی تھی "

..... نہیں "

مہرماہ نے نفی میں سر ہلایا تھا با مشکل اسکی توجہ بان جیسے مشکل میں پڑنے لگی تھی

".... یہ تو کافی اچھا ہو گیا "

ہالار نے پرسکون سانس خارج کی

مہرماہ اس بات پہ بلش ہو گئی تھی اس سے کھڑا رہنا دشوار ہو گیا تھا

وہ تیز قدموں سے وہاں سے دور ہوئی تھی

ہالار مسکرا کے آگے بڑھنے لگا جب ہی اسکی نظر نیچے پڑی چیز پہ گئی یہاں ابھی

مہرماہ کھڑی تھی.... یہ شاید اسکا کارڈھتا ہالار نے کارڈ اٹھایا ہتا مہرماہ کا
 ہی کارڈھتا سروس کارڈ ریڈیو کا وہ تصویر سے پہنچا..... ہالار کی نظریوں ہی کارڈ پہ
 پھسلی تھی اور اسکی نظریں ساکت کی ساکت رہ گئیں تھیں
 یہ کیا ہوا ہتا

!!!!!!! کیا اسکی تلاش ختم ہو گئی تھی

کسی نے کیا خوب کہا ہے اپنے ہی خول اور محدود سوچ کے پیمانے بنا کے رہنے
 والے بعض اوقات وہ حاصل نہیں کر پاتے جن کی انہیں ایک عرصے سے
 تلاش ہوتی ہے جستجو ہوتی ہے کیوں کہ وہ اپنے ہی آپ اور اپنی ذات میں اس
 قدر مگن ہوتے ہیں کہ وہ کہیں اور دیکھنا اور سوچنا پسند بھی نہیں کرتا

ان کیلئے اپنی ذات ہی کامل ہوتی ہے

سو یہی سب میر ہالار حباب کے ساتھ ہوا ہتا

اس نے اگر انسٹرویو والے دن مہرماہ سیال کی فائل دیکھ لی ہوتی تو اسی دن اسکی
 تلاش ختم ہو جاتی تین ماہ پہلے ہی

وہ وہی تھی یقیناً اس کا نام بتا رہا تھا اس کی پہچان

مہر ماہ سیال

ہالار سے غلطی ہوئی تھی لیکن اب اور نہیں اس نے بغور ادھر ادھر دیکھا
کوئی اس طرف متوجہ نہیں تھا اس نے ایک پکلی تھی اس کارڈ کی
پھر سیل واپس رکھ ہی رہا تھا جب مہر ماہ دوبارہ آئی تھی

"ایکسیوزمی.... آئی لوسٹ مائی کارڈ.... کیا وہ یہاں ہے "

مہر ماہ نے پوچھا

"کبھی کبھی دوسرا اکا کھو جانا ہمیں ہمارا کچھ کھویا ہوا ملا دیتا ہے "

ہالار نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا مہر ماہ کے تو کچھ پلے نہ پڑا تھا وہ ہونٹوں کی
طرح اسے دیکھے گئی تھی

ہالار حباب اس پہ ایک اچھتی نظر ڈال کے آگے بڑھ چکا تھا

"اوہ..... ہیلو... کیا فریز ہو گئی ہو "

نہانے اسے جھنجھوڑا

"نہیں.... تو "

"....پھر چلو "

نہا اسے آنے کا اشارہ کر کے خود بھی چلنے لگی تھی

آج کے دن اس کی ہاتھ کی ریکھاؤں میں محبت کے کچھ رنگ اترے تھے
اور کون جانے یہ رنگ کتنے پھیکے تھے جن کے دھندلے عکس اس پہ
چھانے لگے تھے

رات ہوا کے رتھ پہ سوار آج بڑے شان سے چمکتے چاند کی روشنی کے
تعاقب میں مہرماہ کے آنگن میں اتری تھی

مہرماہ جھولے پہ ہولے ہولے جھولتے ہالار حباب کے الفاظ کی تاثیر محسوس
کر رہی تھی

"....آپ کہیں انگیڑ تو نہیں "

ان لفظوں میں کیا بادوہتا

کیا سحر رہتا

ہالار حباب لفظوں سے سحر طاری کرنا حبا نہ تھا اور مہر ماہ اس سحر
میں مکمل طور سے گرفتار ہو چکی تھی

اور سحر تو جس چیز کا بھی ہو وہ خطرناک ہی ہوتا ہے

"کیا بات ہے یوں اکیلے اکیلے مکرایا جا رہا ہے خیر تو ہے "

نہا دروازے سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہے تھی پورے چاند کی روشنی کا عکس
مہر ماہ کے چہرے پہ جگمگا رہا تھا

"..... بس ہے کچھ بات "

مہر ماہ شاید مکرائی تھی تبھی ہوا نے ڈھیر سارے پھول اس پہ نچھاور
کئے تھے

کاسنی پھول بھی مہر ماہ کے سنگ مسکائے تھے

تو چلو جلدی سے بتادو.... "نہا اسکے پاس بیٹھتے ہوئے اشتیاق سے بولی تھی "

تمہیں پتہ ہے آج ہالار حباب نے مجھ سے کچھ کہا.... انفیکٹ انہوں نے مجھے "

"..سے ہو چھا

مہرماہ نے بتایا

"اف ماہ اب بتا بھی چکو "

نہا سے برداشت نہیں ہوا تھا

". انہوں نے پوچھا... کہ تم لوگ کہیں انگیڑ تو نہیں ہو "

"... تم لوگ... مطلب "

نہا حیرانگی سے بولی

" مطلب.... میں اور تم "

مہرماہ نے وضاحت کی

اوہ مائی گاڈ.... کتنا چالاک ہے یہ میرا لار... اپنے کام کی بات بھی ایسے "

پوچھی کہ کہیں تم مائنڈ نہ کر جاؤ مطلب جنرلی کہا... ہم دونوں کا... بندہ ہے

"تو ذہین

نہا متاثر ہوتے ہوئے بولی

مہر ماہ نے دھیرے سے سر ہلایا

نہا نے تسلی آمیز لہجے میں کہا

حبانتی ہوں مائی ڈسیر.... مگر آج کل میٹرل ایسٹک ہونا پڑتا ہے اور تم کو نساڈا کا ڈال "

نہیں ایک ہی سانس میں بولی

"...مطلب... اور کون ہے ایسا"

مہر ماہ حیر انگلی سے بولی

انس بھائی.... مجھے لگتا ہے وہ جسے پسند کرتے تھے اس نے انہیں دھوکہ دیا ہے "

"... اتنا بدل گئے ہیں انس بھائی

نہانے پر سوچ لہجے میں کہا تو مہر ماہ ایک بار پھر شرمندہ ہوئی تھی
مجھے معلوم ہوتا کہ میں ہی وہ لڑکی ہوں جسے انس پسند کرتے ہیں تو میں اپنے دل "
میں کبھی ہالار کو جگ نہ دیتی مگر اس پہ میرا اختیار تو نہیں چلتا.... یہ
میرے بس میں نہیں.... خدا گواہ ہے میں انس کا دل کبھی نہیں توڑنا
" چاہتی تھی

مہر ماہ بو جھل دل سے اپنے آپ سے ہی بولی تھی
"..... خیر تم بس اچھا اچھا سوچو "

نہانے مسکرا کے کہا

ہوا ایک دم پتہ نہیں کیوں بو جھل ہو گئی تھی

میں نے کہہ دیا نا مجھے کچھ نہیں کھانا لے جاؤ یہاں سے یہ سب "
"..... ورنہ یہ سب تمہارے منہ پہ ماروں گا

اس نے انتہائی اکڑپن سے کہا تھا جو اسکے مزاج کا خاصا تھا اور یہ
رنگ تب مزید گہرا ہوتا جب اسکی کوئی بات نہیں مانی جاتی تھی
.... وہ میر سیال تھا

میر برفت کا سب سے لاڈلا اور نکل چڑھا بیٹا
اسے بگاڑنے میں سب سے بڑا ہاتھ اسکی ماں کا تھا اپنی ہر ضد وہ منوالیتا تھا لیکن
اس بار اسکی ضد ماننے کو میر برفت تیار نہ تھے
وہ پڑھنے کیلئے شہر حنا چاہتا تھا میر حنا بذب کی طرح جو ایم بی بی ایس
کر رہا تھا

میر برفت جو اپنے زمانے کے اکھڑا اور حنا نے مانے بزنس میں ہونے کے
ساتھ اونچے حنا ندان کے چشم و چراغ تھے اپنے آگے کسی کو کچھ نہیں سمجھتے تھے تو
میر سیال بھی انہی کا بیٹا تھا ان سے دو ہاتھ آگے.... کاٹن انڈسٹری میں انکا
ایک نام تھا انکی پہچان تھی

وہ چاہتے تھے کہ اب سیال انکے ساتھ بزنس میں انکا ہاتھ بٹائے کیوں کہ
میر حنا بذب کی فیلڈ ہی الگ تھی اور میر ہمدان سب سے چھوٹا تھا

سب سے بڑے میر حباب تھے اس کے بعد میر سیال اور پھر میر

ہمدان

خدا نے انہیں ہر طرح کی نعمت سے نوازا تھا سوائے رحمت کے یعنی بیٹی کے
میر برفت کی نہ کوئی بہن تھی اور نہ انکی کوئی بیٹی تھی انہیں یہ کمی بہت
محسوس ہوتی تھی

یہ اور بات کہ انہوں نے کبھی اپنے مزاج سے محسوس نہیں ہونے دیا تھا میر
حباب کو بھی اس شرط پہ انہوں نے شہر حبانے دیا تھا کہ پہلے اسکی
شادی اپنی بھتیجی سے کروائی تھی مگر قسمت سے انکے ہاں بھی نعمت تھی یعنی میر ہالار
کی جو ابھی کچھ سال کا تھا اور پھر انکی بہو کا اتھرا مزاج وہ بلا کی ایک ننگ
چڑھی اور خود پسند خاتون تھیں میر حباب سے انکی بستی ہی نہ تھی
مجموعی طور سے پورا گھرانہ ہی انوکھے مزاج کا تھا

سیال پتر... کھالے بیٹا... آنے دے اپنے باپ کو میں خود ان سے بات "
"کرتی ہوں"

اماں نے اسے پچکارا

" جب وہ میری نہیں سن رہے تو آپ کی کہاں سے سنیں گے "

سیال تنکے کے بولا باپ پہ کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا

" کیوں نہیں مانیں گے.... میں خود بات کروں گی.... میرا صاحب کو ماننا ہی "

" پڑے گی "

اماں نے اس سے وعدہ کیا

"....پکا "

اس نے تصدیق چاہی

"...بالکل... اب تم کھانا کھاؤ "

اماں کے کہنے پہ وہ نخرے سے سامنے موجود رزق کی طرف متوجہ ہوا تھا

"اماں.... پلیز.... اماں.. ابا سے کہئے نا.... مجھے لینے دیں ایڈمیشن "

اس نے اماں کی منت کی تھی

ساہ آنکھوں میں ذہانت کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی چمکتی رات

حبیسی آنکھیں تھیں اسکی

سوار لو ایڈمیشن... مگر اس میں جس میں تمہارے ابا کہہ چکے " ہیں... دیکھ سمعیہ میں زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہوں مگر اتنا حبانہ ہوں کہ تیرا باب بھلے کیلئے ہی کہہ رہا ہے سب

اماں.... اچھی اماں... میں نے نا انگریزی ادب میں ایم اے کرنا ہے نا " سائیکولوجی میں.... مجھے تو ایم بی اے کرنا ہے

" دیکھ سمعیہ.... لڑکیاں بزنس نہیں پڑھتیں "

" پڑھتیں تو ہیں اماں.... آپ کبھی دیکھیں تو سہی یونیورسٹی میں جا کے "

سمعیہ نے انہیں بتایا

تمہارا باب تمہیں پڑھنے کی اجازت دے رہا ہے بس اسے ہی غنیمت " حبانو.... اور میرا دماغ نہ کھاؤ

اماں مجھے بزنس ہی پڑھنا ہے آخر لڑکیاں پہلے ڈاکٹر بھی تو نہیں بنتیں " تھیں مگر اب دیکھیں بنتیں ہیں مانا کہ اس فیلڈ میں لڑکیاں کم ہیں مگر " آہستہ آہستہ اور بھی آئیں گی

سمعیہ نے دلیل دی

بچے... مجھے کوئی مسئلہ نہیں تو جو بھی پڑھ جا کے اپنے باپ سے کہہ یہ
"سب انہیں متاثر کر

اماں نے ہاتھ جھاڑے تبھی تھکا ہارا سفیر اندر آیا ہوتا

"کیا بات ہے کسے متاثر کرنا ہے "

" بھائی دیکھیں نا ابا مجھے ایم بی اے میں داخلہ نہیں لینے دے رہے "

سمعیہ نے بھائی کو بتایا

مگر کیوں اماں.... "سفیر نے اماں سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے کہا "

"تمہارا باپ ہی جانے "

. " بھائی مجھے نہیں پتہ مجھے ایم بی اے ہی کرنا ہے "

اچھا تم فکر نہ کرو ابا سے میں خود بات کروں گا "سفیر نے اسے تسلی دی "

" سچی... بھائی کتنے اچھے ہیں آپ "

سمعیہ بے اختیار خوش ہوئی تھی

یوسف صاحب کے دوہی بچے تھے سفیر اور سمعیہ سفیر ایم اے کر رہا تھا جبکہ
سمعیہ گریجویشن کے بعد ایم بی اے کرنا چاہتی تھی

وہ زمانے کے ساتھ چلنے والی لڑکی تھی اسے یقین تھا بھائی ابا کو منالے گا

"... ابا آخر ہرج ہی کیا ہے "

سفیر ابا کے سامنے بیٹھا تھا

" وہ لڑکی ذات ہے "

".... کیا فرق پڑتا ہے ابا اب دور بدل رہا "

ہمارا دور اب بھی وہی ہے "

ابا پلینز... میں خود اسکا دھیان رکھوں گا پوری ذمہ داری ہمارے ڈپارٹمنٹ زیادہ "

"دور نہیں ہونگے

اس نے ابا کو یقین دلایا

سمعیہ کا دل دھڑک اٹھا وہ دروازے کے پیچھے کھڑی تھی

"یقین سے کہہ رہے ہو"

یوسف صاحب نے کہا

جی ابا آپ کو شکایت نہیں ہوگی "

" ٹھیک ہے بر خود دار اگر اوپر نیچے کچھ ہوا تو پھر یاد رکھنا یہ اچھا نہیں ہوگا "

"...ایسا کچھ نہیں ہوگا "

سفیر نے کہنے کے ساتھ سمعیہ کو ہاتھ کے اشارے سے وکٹری کا نشان دکھایا
تھا

سمعیہ کا دل خوشی سے بھر گیا تھا

"اف یونی لائف.... ایک نئی زندگی کے مزے "

اور یہ نئی زندگی اسے کیا رنگ دکھانے والی تھی کوئی واقف نہ تھا

"میر صاحب.... آپ سیال کو اجازت دے کیوں نہیں دیتے "

بیگم برفت نے انہیں مخاطب کیا

" اب وہ ہمارے ساتھ بزنس سنبھالے گا "

وہ اسکے لئے تیار نہیں.... اس نے ایم بی اے کرنا ہے پھر وہ کہہ تو رہا ہے کہ " وہ آجائے گا اس طرف

" ہمیں ابھی اسکی ضرورت ہے "

دیکھیں میر صاحب وہ بہت ضدی ہے.... ابھی اسکی بات نہ مانی تو " پھر وہ اس طرف آئے گا ہی نہیں... بزنس کا نام بھی نہیں لے گا ڈگری لے گا تو " کاوبار کی سوج بوجھ بڑھے گی

سیگم برفت نے قائل کیا

"سوجھ بوجھ تجربے سے آتی ہے ڈگریوں سے نہیں نفع خاتون "

میر صاحب آپکے فائدے کی ہی بات حذب کو تو آپ جانتے ہی " ہیں اور ہمدان تو ابھی بچہ ہے

یہاں سب اپنی من مانی کریں بس.... بلاؤ اس نالائق کو اسکی بات مان لی ہے " اسکا مطلب یہ نہیں وہ ہم پہ حاوی ہو گیا ہے... اسے بھی ہماری ایک " بات ماننی ہوگی

میر برفت نے کہا

"....کو نسی بات "

نفس نے حیرانگی سے پوچھا

" یہ ہم اسے ہی بتائیں گے "

میر برفت کہہ کے پھر سے اخبار میں گم ہو چلے تھے

"اب کیا کہیں گے یہ "

بیگم برفت نے اپنا سر ہٹا لیا..#بن_کہے_سنو_او_یارا

از_فرحت_نشاط_مصطفی #

ناول_ہی_ناول #

قسط_نمبر_11 #

ضد اور اکھڑپن کی اگر کوئی مجسم شکل ہوتی تو وہ میر سیال کی صورت میں ہوتی

کس کا پر نخوت چہرہ اس بات کی غمازی کرتا تھا کہ وہ جیتنے والوں میں

سے ہے اپنی بات منوانے والوں میں سے ہے

اس وقت بھی میر برفت اس کی بات مان چکے تھے لیکن اب بھی وہ تنے

تنے تاثرات کے ساتھ باپ کے سامنے بیٹھا تھا وہ تسمیہ باپ کی شرط تھی

"تو تم یونیورسٹی بنا چاہتے ہو ایم بی اے کیلئے"

"پچھلے ایک ہفتے سے میں یہی کہہ رہا ہوں مگر آپ پھر بھی مجھ سے پوچھ رہے ہیں"

سیال نے تلخی سے کہا تھا

"میر سیال.... باپ کے سامنے بیٹھو... زرا اطمینان سے"

نغمہ بیگم نے تنبیہی لہجے میں کہا تھا وہ نہیں چاہتیں تھیں کہ جو مفاہمت کی راہ انہوں نے ہموار کی ہے کہیں وہ دونوں کی تلخ کلامی کے لپیٹے میں بند نہ ہو جائے کچھ ایسے ہی تھے وہ باپ بیٹا

نغمہ ہم بات کر رہے ہیں نا.... ٹھیک ہے سیال تم جاسکتے ہو مگر ہماری ".... ایک شرط ہے"

میر برفت نے نیم رضا مندی شرط سے مشروط کی تھی

بانا حبان.... یہ کوئی تھمرل گیم نہیں جس میں ٹاسک اچھو کرنے کی

"شرطیں رکھیں جائیں..." فرمائیں

سیال نے جھلا کے کہا

"...ہم چاہتے ہیں تم ذمہ دار ہو جاؤ اس لئے تمہاری شادی کر لیں "

کیا.... شادی اور وہ بھی میں.... آپکو یہ خوش فہمی کیونکر لاحق ہوئی کہ میں "

"شادی کے بعد ذمہ دار بن جاؤں گا

سیال کو جیسے کرنٹ لگا تھا

میر سیال.... ایک بات اپنے دماغ میں بٹھالو یہ بات مانو گے تو ہی "

"تمہیں احبازت ملے گی

آپ بھی سن لیں بابا جان... میری مرضی کے خلاف اگر میری "

شادی کی گئی تو یقین رکھیں نہ آنے والی سکھ میں رہے گی نہ گھر والے... اور

"مونا بھابھی کافی نہیں ہیں کیا آپ لوگوں کیلئے

سیال نے بھی اپنی ہی کرنی تھی آخر کو

"سیال.... تم جاؤ باہر میں بات کرتی ہوں "

بات بگڑتے دیکھ کے ہمیشہ کی طرح انہوں نے سیال کو منظر نامے سے ہٹایا
ہٹا

اماں... "سیال نے بولنا چاہا "

حباؤ.... "اور آنکھ سے انہوں نے اسے تسلی کا اشارہ بھی دیا "

سیال حباں تاہتا اماں سنبھال لیں گی

" میر صاحب.... کیا کر رہے ہیں "

"کیا کر رہا ہوں... اولاد جوان ہو حباں تو شادی کرنی ہی پڑتی ہے اسکی "

آپ کی بات سولہ آنے درست ہے مگر آپ ایک صحیح بات عنط "

"... وقت پہ کر رہے ہیں

"... .نغمہ.... آپ حد سے بڑھ رہی ہیں "

میر برفت کا پارہ چپڑھ گیا ہتا

گستاخی معاف مگر آپ اس بات کو کسی اور وقت کیلئے اٹھا "

رکھیں.... وہ اول تو مانے گا نہیں اور اگر مان بھی گیا تو پھر وہ ہمارے ہاتھوں سے نکل

جائے گانہ گھر جائے گانا آپ کا کاروبار میں ہاتھ بٹائے گا... جاذب تو
 " ویسے ہی ڈاکٹری پڑھ رہا ہے پھر کون سنبھالے گا یہ بزنس
 نغمہ بیگم نے طریقے سے سیچویشن ہینڈل کی تھی جس میں انکو ملکہ
 حاصل ہوتا لوگوں کی سوچ کیسے بدلتی ہے
 "... ہوں "

میر برفت ہنکارا بھر کے رہ گئے
 انکی پر سوچ حنا موشی نیم رضا مندی تھی
 نغمہ بیگم حنا موشی سے اپنی فتح مندی پہ مسکرائیں تھیں
 "آپ فنکار نہ کریں سیال کیلئے ہم اپنی ہم پلہ حنا ندانی لڑکی لائیں گے "
 نغمہ نے تسلی دی تھی
 اور تقدیر مسکرائی تھی

آج ان سب کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا جبکہ کلاسز اسٹارٹ ہوئے دو

ہفتے ہو چکے تھے

"...اوہ سیال آگیا "

دوستوں کی نظر اس پر پڑی تھی

".... اوہ میرے یارا اتنی دیر سے "

ایک نے کہا

"اوہو... شیر ہمیشہ دیر سے آتا ہے اور سیال تو ہمارا شیر ہے "

دوسرے دوست نے کہا... صحیح معنوں میں بلکہ خوشامد کی تھی

اور یہ خوشامد انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی

شیر دیر سے آتا ہے مگر یونیورسٹی نہیں جنگل میں آتا ہے.... اور پڑھنے نہیں "

شکار کیلئے آتا ہے... چونکہ یہ یونیورسٹی ہے تو برائے مہربانی انسانوں کی طرح

" وقت پہ تشریف لائیں

نسوانی مگر سپاٹ آواز پہ سب نے مڑ کے پیچھے دیکھا تھا

کالی رات جیسی چمکتے ستاروں کی مانند آنکھیں اپنے سرد گلابی چہرے پہ

وہ لڑکی کھڑی تھی

"....کوئی ٹچپر "

سب کے دماغ میں پہلا یہی خیال آیا تھا

"آپ لوگ ایم بی اے کے ہیں مندریز

"....جی "

ایک نے ہمت کر کے کہا...کیا بارعب پر سنیلٹی تھی لڑکی کی

روم نمبر ٹین...پروفیسر نجم کی کلاس ہے کورس 901 کی تشریف لے "

آئیں...ویسے بھی اقبال کے شاہین اوہ نہیں جنگل کے شیر کافی لیٹ ہو چکے

"ہیں....میرے خیال سے دو ہفتے کافی ہوتے ہیں

آخری بات میر سیال کو دیکھ کے کہی تھی اس نے جوان سب میں الگ

ہی دکھ رہا تھا تھیکے نین نقش اور گرے آنکھیں...اور پھر اس کا لباس بلیک

لیڈر جیکٹ امپورٹڈ شوز اور رسٹ واچ کے ساتھ گو کے اس زمانے میں قسم قسم

کے برانڈ نہ تھے مگر انگریزوں، کورین اور جاپانی مال ہی برانڈ ڈمانا جاتا تھا

کون تھی یہ...."سیال اس کے جانے کے بعد بولا کیسے دھڑلے سے وہ اسے "

بول کے چلی گئی تھی

"پتہ نہیں ہم تو خود ابھی آج آئیں... چل پتہ چل جائے گا بس دعا کریں"

"ہماری ٹیچر نہ ہو بندہ خواہ مخواہ ہی ڈر جائے"

سیال کے سب سے بڑے چچے عاصم نے کہا تھا

"چلو چل کے دیکھتے ہیں کتنی توپشے ہیں محترمہ"

سیال کو اس کا نخوت بھرا انداز یاد آیا تو وہ نئے سرے سے سلگ اٹھا

کلاس میں پہنچ کے حنا موٹی سے انہوں نے اپنی نشست سنبھال لی تھی لیکچر

جاری تھا اس کے ختم ہونے کے بعد پروفیسر صاحب انکی طرف متوجہ

ہوئے تھے وہ تعداد میں پانچ تھے اور آج ہی آئے تھے

.... آپ لوگ نے کافی لیٹ جوائن کیا کیوں "

پروفیسر صاحب نے پوچھا

اصل میں سیال بڑی تھ اس لئے.... آپ تو مشہور انڈسٹریلٹ میر "

"برفت کو تو حبانے ہی ہوں گے انکے بیٹے ہیں"

درپردہ سیال کی اہمیت بتانے کی کوشش کی گئی تھی
 اور آپ لوگ..... "پروفیسر نے ان چاروں سے پوچھا "
 "ریہ بے چارے انکے بغیر کیسے آتے "
 آپ حبانے تو ہونگے نا جہاں دیگ وہاں چچے یہ دونوں ایک دوسرے...
 "کے بنا بیکار ہیں

ایک لڑکی نے پاٹ دار آواز میں کہا تھا
 کلاس میں صرف دو لڑکیاں تھیں اور باقی لڑکے
 ایک زبردست قہقہہ پڑا تھا اس بات پہ
 اوہ یہ لڑکیاں کب سے بزنس پڑھنے لگ گئیں... چولہا چو کی توان سے "
 "سنجھتا نہیں

میر سیال نے سیدھا وار کیا تھا
 جب سے اقبال کے شاہین جنگل کے شیر بن گئیں ہیں.... اور اپنی ذمہ داریوں "
 سے غافل ہو گئے ہیں اور ہم لڑکیاں جب زمین کا سینہ چیر کے بیچ لگا کے پودا

"..... پروان چڑھا سکتی ہیں تو ایم بی اے کیوں نہیں

دوسری لڑکی نے سڑکے کہا تھا

ارے یہ تو وہی ہے.... "سب چونک پڑے تھے "

ایک بار پھر اس نے انکی طبیعت ہری کی تھی

سمعیہ یوسف..... کام ڈاؤن..... اور بوائز ڈونٹ مس بی ہیو ٹائم بدل رہا ہے آپ "

"لوگ کمپرومائز کریں

پروفیسر صاحب نے تحمل سے کہا تھا

سمعیہ نے سب کی طبیعت ہری کر دی تھی پہلے دن سے ہی وہ دبنگ قسم کی لڑکی ثابت

ہوئی تھی اور اسکی واحد فیمل کلاس فیلوشینا تھی کرنل افتخار کی لاڈلی ٹام بوائے دونوں

کے مزاج بہت جلد مل گئے تھے

سمعیہ یوسف..... "سیال نے نام ایسے لیا جیسے کڑوا کر یلا چبایا ہو "

اور یہ کڑوا کر یلا اسے کتنی مٹھاس دینے والا تھا وہ نہیں جانتا تھا

" استاد.... ہماری تو صحیح بینڈ بجائی اس نے "

اشارہ سمعیہ کا ہمتا عاصم کا

سنا ہے بہت توپ چیز ہے.... خوبصورتی کے ساتھ ذہانت اس کا پلس "

" پوائنٹ ہے

ایک نے بتایا

" ورنہ عموما خوبصورت لڑکیاں بیوقوف ہوتی ہیں "

سیال نے کہا

سنا ہے پٹھے پہ ہاتھ بھی نہیں دھرنے دیتی آتی جاتی بھائی کے ساتھ ہے "

" اور باپ اسکول ہیڈ ماسٹر

عاصم کے پاس مکمل رپورٹ تھی

" ہمارا شیر ہے نا اس اتھری گھوڑی کو لگام ڈالنے کیلئے "

کسی نے کہا تھا

سیال کو خواہ مخواہ کا ہی غصہ آیا تھا

آئندہ کے بعد کوئی شیر ویر نہیں کرے گا... اور اس معاملے سے دور رہو لڑکی
"دیکھی نہیں دماغ خراب ہونا شروع

سیال لائبریری سے نکلتی سمعیہ کو دیکھ کے بولا

جو درخت کے نیچے کھڑے سفیر کے پاس حبار کی تھی جو بانیگ پہ اسکا
انتظار کر رہا تھا

لو دیکھو ان محترمہ کی شرافت... کیسے حبا کے کھڑی ہے اس لڑکے کے
"پاس ان لڑکیوں کو یونیورسٹی کا ماحول خراب کرنے کیلئے بھیجتے ہیں کیا

منور نے کہا تھا سیال کی گرے آنکھوں میں سرنخی اتر آئی تھی

اوائے.... وہ اسکا بھائی ہے "عاصم نے منور کو ڈپٹے ہوئے کہا "

زرا شرم ہے تم لوگوں میں نہیں کہ نہیں کل کو تمہاری بہنوں پہ کسی نے
"ایسے کہا تو..... دشمنی میں بھی انسان کو اخلاقیات نہیں بھولنی چاہیے

سیال تلخی سے بولا تھا نظریں اب بھی سمعیہ پہ تھیں

!!!!!!..... کچھ تو بہت الگ تھا اس لڑکی میں

!!!!!! کیا.... یہ نہیں معلوم تھا

"کیا بات ہے کیا ڈھونڈ رہے ہو... پورے کمرے کا حشر کر رکھا ہے"

شمر نے ہالار کو کچھ ڈھونڈتے دیکھ کے کہا تھا

اس وقت شمر میری نظروں کے سامنے سے چلے جاؤ میں "

"تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا

ہالار غصے سے بولا تھا دماغ تپتی ہوئی بھٹی بنا ہوا تھا اوپر سے شمر کی سی آئی ڈی

شمر برے برے منہ بنا تا ہوا چلا گیا تھا "

کہاں چلی گئی لاسٹ ٹائم یہیں تو رکھی تھی "ہالار نے ایک فائل بند کرتے "

ہوئے سوچا

اوہ یہ رہی.... "کافی دیر بعد اسے یہ ملی تھی "

تو مہرماہ تم ہی ہو وہی جس کی مجھے تلاش تھی.... جو میرے باپ کی نادانستگی "

" میں کی گئی غلطی کی وجہ سے ہم سے دور ہو گئیں

ہالار نے تصویر میں موجود لڑکی کی کالی سیاہ رات جیسی تصویر دکھتے ہوئے کہا تھا
!!!!!!..... کتنی مماثلت تھی دونوں کی آنکھوں میں

گر گڑ بھی اپنا رنگ اتنی جلدی نہیں بدلتا جتنی جلدی میر سیال نے
اپنا رنگ ڈھنگ بدلا تھا کلاس میں سب سے آخر میں پہنچنے والا
اب وقت پہ پہنچتا اور ہر اسائنمنٹ وقت پہ مکمل کر کے جمع کراتا اسکے
دوست بہت حیران تھے کہاں تو وہ یہ سب سوچے بیٹھے تھے کہ وہ سمعیہ
یوسف سے اپنی ہتک کا بدلہ لے گا اور اسے اس بات پہ چڑھاتے بھی تھے
مگر میر سیال کے ہونٹوں پہ اس سب کے بدلے جا مدچپ تھی
طوفان کے آنے سے پہلے کی جا مدچپ

میر برفت خوش تھے کہ وہ بدل گیا مگر یہ خوشی اس وقت حناک
میں مل گئی تھی جب میر سیال ایک بار پھر اپنے اکھڑ انداز میں
اپنا مطالبہ لے کے کھڑا ہو گیا تھا

دو سالوں کے دوران سیال نے اپنا امیج ایک بہترین طالب علم کے طور پہ

پیش کیا تھا اور سب سے بڑھ کے وہ شینا اور سمعیہ سے باقی لڑکوں کی نسبت احترام سے پیش آتا تھا جو باتیوں کے مقابلے میں اسکا پلس پوائنٹ بن گیا تھا ویسے بھی وہ دونوں ایک دوسرے کو کافی تھیں مگر کبھی جو کوئی ٹاپک انہیں سمجھ نہ آتا تو وہ سیال کی خدمات لیتیں تھیں

اس دن وہ سب رزلٹ کے بعد اپنی یونیورسٹی میں جمع ہوئے تھے سمعیہ کسی کام سے لائبریری کی طرف گئی تھی جب واپسی پر سیال نے اسے روکا تھا

"مس سمعیہ.... آپ کا کچھ وقت لینا ہے "

وہ پوچھ نہیں بتا رہا تھا

"..... خیریت سڑ سیال "

سمعیہ کچھ حیران ہوئی تھی اس سے جب بھی بات ہوئی تھی شینا کے ساتھ ہوتی تھی مگر اب یوں اکیلے اچانک وہ کچھ گھبرائی اور پھر اپنے ازلی خود اعتماد انداز میں لوٹ آئی تھی

نہیں مس سمعیہ خیریت نہیں ہے.... بس اب آپ ہی خیریت "

"لا سکتیں ہیں

سیال کی بات پہ سمعیہ کو ایک بار پھر جھٹکا لگا

"جی..... کیا مطلب ہے آپکا "

"مس سمعیہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں "

سیال ان دونوں سالوں میں حبان گیا تھا سمعیہ شادی کے ذریعے ہی مل سکتی ہے ورنہ ان دو سالوں میں کتنے موقع آئے تھے مگر سمعیہ پہاڑ کی مانند اپنی جگہ پہ قائم تھی اسے اپنی عزت کرانی آتی تھی

".... کیا..... سٹر سیال.... آپ کو معلوم ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں "

سمعیہ نے اپنی حیرانگی پہ تباہ و پاتے ہوئے ناگواری سے کہا

لک مس سمعیہ آپ نے شادی تو کہیں نہ کہیں کرنی ہے تو وائے ناٹ "

" می.... میں اپنے پیرنٹس کو آپ کے ہاں بھیجنا چاہتا ہوں

سیال نے کہا تو سمعیہ سوچ میں پڑ گئی تھی

واقعی شادی تو کہیں نہ کہیں ہونی تھی اگر میر سیال سے ہو جاتی تو کیا برائی تھی

".... یہ فیصلہ میرے پیرنٹس کریں گے میں کچھ نہیں کہہ سکتی "

اس نے میر سیال کو دیکھتے ہوئے کہا اگر وہ شخص اس کا نصیب بن جاتا تو
یہ اس کی خوش قسمتی ہی ہوتی

اونچا لمبا... اور امیر

ایک لڑکی یہی توحیاتی ہے

مگر یہ سوچنا کہ یہ اس کی خوش نصیبی ہوگی سمعیہ کی سب سے بڑی بیوقوفی تھی
سمعیہ کی بات پہ سیال کے لبوں پہ ایک پر اسرار مسکراہٹ آئی تھی
اب اگلے قدم کی تیاری تھی

سفیر واپسی پہ اسے لینے آیا ہوا وہ ایم اے کے بعد ایک مقامی کالج میں
پڑھا رہا تھا

سمعیہ اسے کوئی قصہ سناتے ہوئے بائیک پہ بیٹھی تھی سفیر کا مکمل دھیان
اس پہ تھا اس لئے وہ سامنے آنے والے پہ دھیان نہ دے سکا اور
سامنے والے کی بائیک سے ٹکر ہو گئی تھی

".....اف"

سمعیہ ڈر ہی گئی تھی کہ ٹکر کھانے والا میر سیال ہتا

"...اوہ....ایم سوری"

سفیر بوکھلا کے اسکی طرف بڑھا ہتا

نواٹس اوکے....مجھے دھیان رکھنا چاہئے ہتا "چوٹ کھانے کے بعد بھی"

میر سیال کی زبان شہر ٹپکار ہی تھی

مقام حیرت ہتا کوئی سن لیتا تو بے ہوش ہی ہو جاتا جو میر سیال کا

واقف کار اگر ہوتا

"سمعیہ....تم گھر جاؤ....میں انہیں اسپتال لے جاتا ہوں"

سفیر نے اس سے کہا ہتا بڑی پریشانی ہو گئی تھی سمعیہ ہمیشہ اسکے ساتھ آتی

جباتی رہی تھی اب اسے اکیلے جانا پڑا ہتا یوسف صاحب سنتے تو دونوں کی

صحیح عزت ہوتی

"....اوکے بھائی"

سمعیہ جانتی تھی کہ سفیر کا اسے اسپتال لے جانا ضروری تھا

".... چلی جاؤ گی نا "

سفیر نے پوچھا

"جی بھائی.... آپ فکر نہ کریں "

سمعیہ نے اسے تسلی دی اور سائیڈ پہ ہو گئی

سفیر گہری سانس لیتا ہوا سیال کی طرف متوجہ ہوا تھا اگر ابا کو پتہ

چل جاتا سفیر سے ایکسٹرنٹ ہوا تو یہ سمعیہ کو گھرا کیلے بھیجنے سے زیادہ

خطرناک ہوتا

کلینک کے بعد وہ سیال سے پوچھ کے اسے گھر لے آیا تھا مگر سمعیہ کی اسے فکر

لاحق تھی نا معلوم وہ گھر پہنچی بھی تھی کہ نہیں

".... کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہے ہیں "

سیال نے اسکی بے چینی دیکھتے ہوئے پوچھا

"... نہیں... بس ہشیرہ کی فکر ہے "

سفیر نے کہا

".... تو آپ فون کر لیں "

سیال نے ٹیلیفون اسٹینڈ کی طرف اشارہ کیا تھا

"نہیں بس میں ویسے ہی گھر جا رہا ہوں "

سفیر نے انکار کیا

کم ان سفیر صاحب.... گھر تو نہ جانے کب پہنچے آپ تلی "

"ہو جائے گی تو سفر صحیح سے گزرے گا

سیال کی بات پہ سفیر آمادہ ہو گیا تھا

اس نے گھر کے نمبر ملائے اتفاق سے فون سمعیہ نے اٹھایا تھا

"..ہاں.... ہیلو... سمعیہ "

سمعیہ کے ہیلو کے جواب میں اس نے کنفرم کیا

"...جی بھائی خیریت "

"ہاں خیریت ہی ہے.... تم ٹھیک سے پہنچ گئیں "

"جی بھائی شینا کے ساتھ آئی ہوں اس نے لفٹ دے دی تھی "

سمعیہ کی بات پہ اس نے شکر ادا کرتے ہوئے فون رکھ دیا تھا

"...تھینکس سیال "

"...تھینکس تو مجھے آپ کا کرنا چاہیئے... آپ نے میرا خیال کیا "

سیال نے اسے اچھے طریقے سے رخصت کیا تھا سفیر اس سے اس کے

گھر سے رکھ رکھاؤ سے متاثر ہوا تھا

در حقیقت اس نے اپنا ایک دوڑ چکا تھا

اوہ چیتے کیا گیم کھیلی ہے مان گئے....."عاصم سفیر کے جانے کے بعد آیا "

تھا

"بکواس نہیں....کام ہوا "

سیال نے بیزارى سے کہا

"ہاں ہو گیا....یہ لے ایڈرس "

عاصم نے اس کی طرف چٹ بڑھائی

ویسے یہ زیادہ نہیں ہو گیا.... "عاصم نے اسکی چوٹ کی طرف اشارہ کیا

"شہزادے دیکھ بدلے میں ملا بھی تو کیا ہے "

"کیا ملا ہے صرف ایڈرس "

"...نہیں صرف ایڈرس نہیں.... بلکہ فون نمبر بھی "

سیال کی بات پہ عاصم چونک گیا تھا

"....وہ کہاں سے ملا "

خود آیا ہے.... سیال اتنی محنت فضول میں نہیں کرتا.... سیال آئی سے نمبر "نوٹ کر لو

سیال نے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"....مان گئے استاد "

عاصم متاثر ہوا تھا اس معاملے میں ایک وہی سیال کاراز دار تھا

"...عالیہ....عالی "

سمعیہ نے اسے پکارا

کیا ہوا.... "عالیہ نے سراٹھا کے اسے دیکھا "

وہ رومال کاٹھ رہی تھی

ایک توجہ بھی دیکھو فضول کام کرتی رہتی ہو.... مجھے نا ایک بہت ضروری بات " کرنی ہے تم سے

سمعیہ نے بے چینی سے کہا

محترمہ لڑکیاں ایسے ہی کام کرتی ہیں... تم دو چار لفظ پڑھ کے خود کو توپ " مت سمجھو.... بکو کیا بات ہے

عالیہ چڑکے بولی

جاؤ میں نہیں بتا رہی تمہیں "سمعیہ ناراض ہو گئی تھی "

اچھا بابا سوری اب بولو "عالیہ نے جھٹ کان پکڑے "

".... تمہیں پتا ہے آج یونیورسٹی میں کیا ہوا "

سمعیہ نے تجسس پھیلایا

کیا... "عالیہ نے کہا "

"وہ میری سیال ہے نا ہماری کلاس کا اس نے مجھے پرپوز کیا ہے "

سمعیہ نے ہم پھوڑا

کیا.... "عالیہ شاکڈ ہوئی "

"پھر تم نے کیا کیا "

میں نے کہہ دیا اماں ابابہی آخری فیصلہ کریں گے.... پر عالیہ میں نے
سوچ لیا ہے اس کا رشتہ آیا تو میں اماں سے کہوں گی جھٹ ہاں کر دیں آخر
"کس چیز کی کمی ہے اس میں

سمعیہ نے مزے سے کہا

اللہ کا واسطہ ہے چپ ہو جاؤ.... چاچا نے سن لیا تو قیامت
".... آجائے گی

عالیہ دہل کے بولی

تم توڑتی رہو.... میری زندگی ہے فیصلے کا حق بھی مجھے ہے... میری سیال سے "

"...بہت رشتہ مجھے نہیں مل سکتا

سمعیہ ہٹیلے پن سے بولی

سمعیہ.... "عالیہ اسے دیکھ کے رہ گئی "

اب تم بھابیوں کی طرح ڈراؤ نہیں.... "عالیہ سفیر کی بیوی تھی "

انس انکا بیٹا تھا

پتہ نہیں کیا کرنے جا رہی ہو "عالیہ کو سمجھ ہی نہ آیا تھا "

".... اور پتہ ہے واپسی میں کیا ہوا "

سمعیہ نے پھر کہا

".... اب کیا ہوا "

عالیہ نے مرے مرے انداز میں کہا

"تمہارے سفیر صاحب کی بانیٹ سے اسکا ایکسڈنٹ ہو گیا "

کیا... "عالیہ کو دھچکا لگا "

".... پھر "

"پھر کیا بھائی اسے لے کے اسپتال گئے.... اور میں شینا کے ساتھ گھر "

سمعیہ نے اطمینان سے کہا جبکہ عالیہ کا اطمینان رخصت ہو گیا تھا

رات بھینگ چکی تھی سمعیہ ابھی عشاء کی نماز پڑھ کے وہ منارغ ہوئی تھی جب و

فون کی گھنٹی بجی

ہیلو.... "سمعیہ نے محتاط لہجے میں کہا ابا بھی تک گھر نہیں لوٹے تھے "

" تھینک گاڈ.... آپ ہی ہیں ورنہ مشکل ہو جاتی "

سیال نے سکون سے کہا

آپ.... سیال "سمعیہ کے چھکے چھوٹ گئے تھے "

جی میں آپ نے پہچانا تو.... "سیال نے دھیرے سے کہا "

کیوں فون کیا ہے آپ نے.... "سمعیہ نے پوچھا "

".... آپ سے بات کرنے کیلئے "

مگر آپ سے بات نہیں کر سکتی.... "ابا اگر ابھی آجباتے نہ تو اس کا گلا ہی "

دبا دیتے

"...سمعیہ.... پلیز "

دیکھیں سیال صاحب.... بغیر کسی رشتے تعلق کے میں آپ سے کوئی " بات نہیں کرنا چاہتی

سمعیہ نے درشتی سے کہہ کے فون رکھ دیا تھا

.... یہ تو سر ہی چڑھ رہا تھا.... سمعیہ نے غصے سے سوچا

کیا سمجھتی ہے یہ اپنے آپکو.... نہیں سیال ٹھنڈے ہو جاؤ... سارا " کھیل خراب نہ کرو

سیال نے اپنے آپکو تسلی دی اور گھر جانے کی تیاری کرنے لگا

مجھے شادی کرنی ہے " سیال نے والدین کو کہا تھا "

" ہاں تو ٹھیک ہے.... ہم کل ہی نور کے گھر جاتے ہیں "

میر برفت بولے

" مجھے نور سے نہیں اپنی پسند سے شادی کرنی ہے "

".....ایسا نہیں ہو سکتا "

میر برفت کو غصہ آگیا تھا

".... سیال شادی ہماری پسند سے ہوگی "

شادی آپکی نہیں میری ہے لہذا میری پسند سے ہوگی.... "سیال تنک کے "

بولا

ایسا قیامت تک نہیں ہوگا..." میر برفت نے صاف انکار کیا "

"..... ہوگا اور ضرور ہوگا "

"نہ جانے کسے پسند کر بیٹھا ہے "

نغمہ بیگم. نخوت سے بولیں

"ٹھیک ہے وہ دولت کے حباب سے ہمارے ہم پلہ نہیں مگر شرافت اور "

"نخبابت میں وہ یقیناً علی ہیں

سیال نے کہا

"اچھا.... کون ہے کس خاندان سے تعلق ہے کیا کرتا ہے لڑکی کا باپ "

وہ گورنمنٹ اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہیں اور شادی مجھے انکی بیٹی سے کرنی ہے ان "

"سے نہیں

سیال جھلائے ہوئے لہجے میں بولا ہوتا

واہ کیا پسند ہے.... صاحبزادے محفل میں ٹاٹ کا پیوند نہیں لگا کرتا بھول "

"جاؤ یہ سب

میر برفت نے صاف انکار کیا

آپ لوگ میرا رشتہ لے کے جائیں گے یا نہیں "میر سیال نے "

پوچھا

نہیں ہر گز نہیں.... آج تک تمہاری ہر ضد پوری کی ہے اسکا مطلب یہ "

"نہیں کہ یہ بھی ہو وہ سب ہمارے معیار کی اور ہم پلہ ہوتیں تھیں

نغمہ بیگم نے تنفر سے کہا

انکے لاڈلے بیٹے کی بہو اور وہ بھی ایک ہیڈ ماسٹر کی بیٹی

تو ٹھیک ہے آپ بھی اپنا دیوالیہ نکلو انے کیلئے تیار ہو جائیے.... " "

سیال نے پراسرار لہجے میں کہا

میر برفت چونک اٹھے

کیا مطلب ہے اس بات کا.... مت سنبھالو ہمارا کاروبار خیر سے ہمدان لائق "

"ہو حباے گا کچھ عرصے میں وہ سنبھال لے گا

"....جب کاروبار ہی نہ بچے گا تو وہ کسے سنبھالے گا صرف آپکو ہی "

سیال طنز یہ بولا

مطلب....."نغمہ بیگم نے پوچھا "

اگر آپ نے میری شادی سمعیہ سے نہیں کی تو میں سارے کاروباری راز اور "

ڈیلز آپکی مخالف پارٹینرز کو بیچ دوں گا.... شادی تو پھر بھی ہو حباے گی پیہ بھی

مل حباے گا آپکے دشمنوں سے لیکن آپ کا کیا ہو گا میر برفت..... چپ

" چپ

سیال اتنے آرام سے بولا کہ میر برفت کا اطمینان ہی رخصت ہو گیا

کیا بکواس ہے سیال..... تم ایک دو ٹکے کی لڑکی کیلئے اپنے باپ کے مقابل "

" آؤ گے

" میں ایسا ہی کروں گا.... اگر آپ لوگوں نے میری بات نہ مانی "

سیال نے دھمکی دی تھی وہ جاننا تھا کہ باپ کو کیسے بتا کرنا ہے.... ایسے تو وہ
کبھی راضی نہ ہوتے سوا اس نے یہ حکمت عملی اپنائی تھی

سیال کی دھمکیوں کا اثر تھا کہ آج وہ دونوں سمعیہ کے گھر بیٹھے تھے ناپسندیدگی انگ
انگ سے چھلک رہی تھی

"ہمیں آپکی بیٹی کا رشتہ چاہیے"

بغیر کسی لگی پٹی کے نغمہ بیگم بولیں تھیں

محترمہ ہم آپکو حبانے تک نہیں تو شادی بیاہ تک کے معاملات
"کیسے شروع کریں"

یوسف صاحب تحمل سے بولے

آپکو حبانے کی ضرورت کیا ہے آپکی بیٹی تو حبانے ہی ہے نا ہمارے بیٹے کو اچھا
"سکھایا ہے صحیح استاد ہیں آپ مان گئے ہم"

نغمہ بیگم کی بس ہو گئی تھی

کیا کہنا چاہتی ہیں آپ... زبان سنبھال کے بات کیجئے "یوسف صاحب"
کو بھی غصہ آگیا تھا

مطلب اپنی بیٹی سے ہی پوچھئے اور عزت سے اسے رخصت کر دیجئے ورنہ اپکی "
"رہی سہی عزت بھی گئی

میر برفت نغمہ بیگم کو اٹھنے لا اشارہ کرتے ہوئے بولے تھے

سمعیہ.... یہاں آؤ سمعیہ.... "یوسف دھاڑے تھے "

"....جی ابا "

"کون تھے یہ لوگ.... اور کیا بکواس تھی یہ کب سے جانتی ہو انکے بیٹے کو"

میں کچھ نہیں جانتی ابا.... آپ صاف انکار کر دیں وہ صرف کلاس میں "

" پڑھتا تھا

سمعیہ نے کہا

اسی دن کیلئے اسی دن کیلئے منع کرتا تھا میں کہ یونیورسٹی مت جاؤ.... دیکھا "

" وہی ہوانا جس کا مجھے ڈر تھا اتنے سالوں کی عزت مٹی میں مل گئی

ابا پلیز.... میں نے کچھ نہیں کیا... خواہ مخواہ غصہ مت کریں کچھ نہیں ہوا "

سمعیہ کو بھی غصہ آگیا تھا

اور وہ غصہ اس نے رات میں سیال پہ نکالا تھا جو اس گمان میں
 تھا کہ اماں ابارشتہ لے کے گئے ہیں تو اب جلد ہاں ہو جائے گی کیونکہ نغمہ بیگم
 نے اس سے یہی کہا تھا اصل بات چھپالی تھی

کیا سمجھتے ہیں آپ..... آپ اگر عزت دار اور دو لقمہ مند ہیں تو ہم بھی گرے
 پڑے نہیں... میرے لئے ماں باپ کی عزت سے بڑھ کے کچھ نہیں لعنت
 "ہے ایسے رشتے پہ سو بار

".... سمعیہ.... کیا ہو گیا ہے اصل بات بتاؤ"

سیال حیرانگی سے بولا

"کیوں آپکی ماں نے نہیں بتایا اپنا کارنامہ"

سمعیہ نے تنکے کے کہا

"سمعیہ.... ٹیل می ریلٹی مجھے کچھ نہیں معلوم"

سیال نے اصرار کرتے ہوئے کہا

جواب میں سمعیہ نے اسے ساری بات بتادی تھی سیال کو غصہ آگیا تھا

والدین کی اس چالاکی پہ

"آج صبح کا اخبار نہیں پڑھا آپ نے"

سیال نے ناشتہ کرتے میر برفت کو مخاطب کیا

"ایسا بھی کیا خاص ہے... پڑھ لیں گے"

میر برفت لاپرواہی سے بولے تھے

"پڑھ لیتے تو اطمینان سے ناشتہ کے بجائے دل ہتام کے بیٹھے ہوتے"

سیال نے طنز یہ کہا

"...کیا مطلب"

میر برفت چونک کے بولے اور ملازم کو اخبار لانے کا کہا

سیال کندھے اچکا کے رہ گیا

اور اخبار پڑھ کے انکی پیشانی پسینے سے تر ہو گئی تھی

انکے شئیرز کی قیمت مارکیٹ میں دس فیصد گر گئی تھی.... میر برفت کو دھچکا

لگا تھا

کہاں وہ ایک روپے کا نقصان نہیں برداشت کر سکتے تھے اور کہاں یہ

نقصان

"... یہ تمہاری حرکت ہے.... کیسے کیا تم نے "

میر برفتنے اسے گھورا

آپ سمعیہ کے گھر جو کر کے آئیں ہیں وہ آپ نے مجھے بتایا جو میں آپ کو "

"بتاؤں... میری بات کو آپ نے ہلکا لیا ہوتا

سیال نے انہیں ٹیلر دکھا دیا ہوتا

وہ میر سیال ہوتا اپنے نام کا ایک اپنے مقصد کیلئے کسی بھی حد تک جاسکتا

ہوتا

ہم بہت عزت سے آپ کی بیٹی کو رخصت کر کے اپنے گھر لے جانا چاہتے "

"ہیں... برائے مہربانی انکار نہ کیجئے گا اور ہماری کوتاہی معاف کیجئے گا

نغمہ بیگم نے نرمی سے کہا ہوتا اندر جو چل رہا ہوتا اس سے بے نیاز ہو کے

سیال کے مجبور کرنے پہ وہ ایک بار پھر آئے تھے

آپ کہنا کیا چاہتیں ہیں محترمہ.... پچھلی بار بھی آپ نے کسے "

"تدرالاعنی گفتگو کی تھی

یوسف صاحب کو بھولانہ ہوتا

بس غلطی ہو گئی.... مجھے تو آپ کی باکردار بیٹی چاہیے.... بس میرا دامن
"بھر دیجئے"

وہ اتنی لجبازت سے بولیں تھیں کہ یوسف صاحب سوچ میں پڑ گئے تھے
ہر قسم کی چھان بین کر لیں ہمارا ایک نام ہے.... اور اس کو چار چاند آپ کی بیٹیا لگائیں
"گی.... بس آگے کو دیکھیں
نغمہ بیگم نے بات مکمل کی تھی

یوسف صاحب نے سفیر سے رائے لی تھی جسے عالیہ پہلے ہی سمعیہ کی
رضامندی بتا چکی تھی انہوں نے جو پہلے کہا لیکن اب وہ اتنی چاہ سے سمعیہ
کو مانگ رہے تھے واقعی سمعیہ کو ایسا رشتہ پھر کہاں ملتا
سودو نوں کی شادی ہو گئی تھی

تو میں نے تمہیں حاصل کر ہی لیا.... مجھے جو پسند آجائے میں
"حاصل ضرور کرتا ہوں"

سیال کی خوشی ہی نرالی تھی اتنی محنت کے بعد کامیابی ملی تھی
 سمعیہ کو عجیب تو لگا تھا مگر اپنی خوشی میں اس نے دھیان نہیں دیا تھا
 کتنا خواب ناک سالگ رہا تھا یہ سب اونچا عالیشان محل نما
 گھر اور قیمتی ملبوسات اور زیورات ایک شہزادی ہی لگتی تھی وہ
 کسی خواب کی طرح یہ سب لگتا تھا اسے
 اور یہ کسی خواب کی طرح تھا جس کی تعبیر بہت بھیانک نکلی تھی

صرف تین ماہ گزرے تھے اور سمعیہ نے دیکھ لیا تھا بلندی سے پستی پہ آنا کسے
 کہتے ہیں سیال اپنی پرانی جون میں لوٹ چکا تھا ویسے بھی اپنی من پسند چیز
 حاصل کرنے کے کچھ عرصے بعد اسکی اہمیت ویسے ہی کم ہو جاتی ہے سمعیہ
 کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا

وہ احتجاج بھی کرتی تو کوئی فائدہ نہ ہوتا تھا اوپر سے نغمہ اور مونا کی کڑوی کیلی باتیں
 آئے دن کوئی نہ کوئی محاذ تیار سمعیہ نے جو بہت تراشا تھا وہ بہت دھڑام سے
 بہت سے حصوں میں ٹوٹ چکا تھا

صرف پورے گھر میں میر حباب ہتیا پھر پانچ سالہ ہالار جس کی
وجہ سے اسے زندگی آسان لگتی وہ بھی بھاگ بھاگ کے سمعیہ کے پاس آتا
ہتیا نس کی طرح

سمعیہ ایک سال میں ہی تھکنے لگی تھی سیال ہفتوں گھر نہ آتا تھا اور انہی
دنوں میں سمعیہ کو پتہ چلا کہ وہ تخلیق کے مرحلے سے گزر رہی ہے وہ یہ
بات نغمہ بیگم کو بتانا چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی انہوں نے ہنگامہ
شروع کر دیا تھا

شرم نہیں آتی میرا ایک بیٹا پھنسا کے سکون نہیں ملا تھا جو دوسرے کو " "
"بھی پھانس لیا

"کیا بول رہی ہیں آپ "

بس بس زیادہ معصوم نہ بنو میرے شوہر کو پھنسا رہی ہو "مونا نے چیخ کے کہا "
حباب بھائی میرے سفیر بھائی جیسے ہیں "سمعیہ دکھ سے بولی تھی "

"کیا مسئلہ ہے کیا شور لگا رکھا ہے "

سیال ابھی گھر لوٹا تھا

یہ تمہاری بیوی کسی طرح سکون نہیں کرتی پہلے تمہیں پھانسا اب
"تمہارے بھائی کو

نغمہ بھابھی چسپخ کے بولیں

بکواس کر رہی ہیں یہ سیال ایسا کچھ نہیں ہے..."سمعیہ نے کہا "

تم دو ٹکے کی لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہو "سیال نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا وہ نشے
میں معلوم ہوتا تھا

سیال مت بھولیں آپ ہی میرے پیچھے آئے تھے "سمعیہ نے یاد دلایا "

عنلطی تھی.... بہت بڑی عنلطی.... "سیال نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا "

نہیں عنلطی میری تھی جو میں مٹی کی چمک کو ہیرا سمجھ بیٹھی میری
زندگی کی سب سے بڑی عنلطی "سمعیہ کی برداشت کی بھی حد ہو گئی تھی

تو اس کا قصہ ہی ختم کر دو طلاق دے دواسے "نغمہ بیگم نے جلدی سے
کہا

نہیں.... "سمعیہ بے اختیار پیچھے ہوئی تھی "

میں نے تمہیں طلاق دی.... "سیال نے تین لفظ کہہ کے رہا سہا تعلق بھی " ختم کر دیا تھا

ہو گئی تھی محبت.... نہیں محبت نہیں دل بھر گیا تھا
محبت کا تو بس نام ہی بدنام ہے

زرا وقت نہیں لگایا تھا مونا اور نغمہ نے اسے گھر سے نکال دینے میں انہیں
حباب کا ڈر تھا جو ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا

سمعیہ حنالی ہاتھ وہاں سے سیالی کی نشانی اپنی کوکھ میں لے کے رخصت ہوئی تھی
ست و قدموں سے چلتے چلتے وہ تھک گئی تھی وہ کسی ٹرانس میں تھی
یہ تھی وہ زندگی جس کے اس نے خواب دیکھے تھے

پاگل ہو کیا آگے کھائی ہے.... "کسی نے اسے پیچھے کیا تھا اور چونک گیا تھا "
سمعیہ.... تم... یہاں "حباب شا کڈ ہوئے"

"....ہاں میں سمعیہ "

"....تم یہاں کیا کر رہی ہو چلو گھر "

"...نہیں جا سکتی....میرا کوئی گھر نہیں "

"....پاگل تو نہیں ہو کیا "

ہاں پاگل ہو گئیں ہوں میں....سیال نے مجھے طلاق دے دی ہے...میں پاگل " ہو گئی ہوں "سمعیہ وحشت زدگی سے بولی تھی حاذب اسے زبردستی کار میں بٹھا کے اسپتال لے گیا تھا

سمعیہ کی ذہنی حالت درست نہیں تھی

تم پریگنٹ ہو...."حاذب نے اس سے پوچھا "

ہاں... "سمعیہ کا لہجہ حالی تھا "

"سیال کو بتایا تھا "

"...نہیں "

"بتاتیں تو وہ اتنا بڑا قدم نہیں اٹھاتا "

وہ اپنے حواسوں میں کہاں تھے "سمعیہ نے کہا تو حاذب ایک گہری "

انس لے کے رہ گئے تھے

"تم آرام کرو میں سفیر کو فون کرتا ہوں"

حباب نے اسے نیند کا انجکشن دیا تھا اور نہ اسے نیند کہاں تھی

اور خود گھر لوٹے تھے جہاں سب ڈنرمیں یوں مصروف تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہتا

"..... سمعیہ کہاں ہے"

انہوں نے پوچھا

واہ آپ کو بڑی فکر ہو رہی ہے اسکی نہیں ہے وہ اب یہاں "مونا چمکے کے" بولی

مطلب.... "حباب نے انجبان بن کے پوچھا"

سیال نے اسے طلاق دے دی ہے "نغمہ بیگم آرام سے بولیں تھیں"

اور آپ نے اسے روکا ہی نہیں "حباب نے شکوہ کیا"

ہم سے پوچھ کے شادی کی تھی جو ہم روکتے "میر برفت بولے"

"آپ جانتے بھی تھے کہ وہ پریگنٹ تھی... آپ لوگوں نے بڑا ظلم کیا "

جہاز نے دھماکہ کیا تھا وہ ڈاکٹر تھا جان گیا تھا

میر برفت چونک گئے تھے

".... کہاں گئی ہے وہ "

کیوں اب کیا کام ہے اس سے "نغمہ بیگم بیزاری سے بولیں تھیں "

"احمق خاتون ہمارے بیٹے کی نشانی اسکے پاس ہے..... ہماری وراثت کی نشانی "

..... میر برفت کو اسکی نہیں اپنے وارث کی منکر تھی خود عنرض لوگ

نہ تو آپ ثواب کمالیں.... "موناتین سال کے عدیل کو سنبھالتے ہوئے "

بولی جو ہالار سے چھوٹا تھا

"تم منکر نہ کرو ثواب تو میں کمائوں گا ایسا تم یاد رکھو گی "

!!!!!!..... میر جہاز چپڑکے بولا تھا کیسے بے حس لوگ تھے یہ

.. اب اسے ہی سمعیہ کو ان اور آنے والے کو بچانا تھا

نہیں کیا کر لیں گے آپ بتائیں مجھے.....!!!!!! "موناعنراتی ہوئی بولی تھی "

تم اپنا منہ بند رکھو تو زیادہ بہتر ہوگا.... ورنہ "حباب نے بامشکل اپنے " آپ کو کنٹرول کیا تھا

کیا ہو گیا ہے میرا حباب..... کیوں گھر کا ماحول خراب کرنے پہ " تے ہوئے ہو.... سیال کا دل تھا تو بالیا... دل بھر گیا تو اتار دیا

نغمہ بیگم کو شدید غصہ آیا تھا

حباب سر جھٹکتے ہوئے چلے گئے تھے جو کرنا تھا انہوں نے خود ہی کرنا تھا

نغمہ.... سیال نے بہت جلدی کی "میر برفت کچھ سوچ کے بولے تھے "

" اسے کیا معلوم تھا اور اس گھنی نے بھی تو پتہ نہیں لگنے دیا "

نغمہ بیگم کو فٹ سے بولیں انہیں سیال کے بچے سے کوئی دلچسپی نہ تھی

"ہم پتہ کرواتے ہیں سمعیہ کہاں ہے ہمیں اپنا وارث چاہیے"

میر برفت اٹل انداز میں کہہ کے اٹھ کھڑے ہوئے تھے

اپنے خاندان کے وارث کو وہ یوں نہیں چھوڑ سکتے تھے

"سمعیہ.... کیسی ہو "

حباب نے اس کی فائل بند کرتے ہوئے کہا
ایک ہفتہ ہو گیا تھا سمعیہ اسپتال میں ہی تھی اس نے اپنے گھر بتانے
سے منع کیا تھا اور اس کی حالت دیکھتے ہوئے حباب بھی رک گئے تھے

"بابا.... آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں "

حباب نے بتایا

"کیوں...." سمعیہ حیران ہوئی "

"انہیں اپنا وارث چاہیئے "

حباب نے اس کے سر پر دھماکہ کیا تھا

نہیں یہ بچہ میرا ہے صرف میرا.... یہی میری جینے کی وجہ ہے "
"میری زندگی کا دار و مدار اسی پر ہے

سمعیہ کو رونا آنے لگا تھا

"تم گھر اؤ مت.... ابھی کسی کو معلوم نہیں ہے کہ تم یہاں ہو "

حباب نے اسے تسلی دی تھی

"....آپ سفیر بھائی کو بلا دیں مجھے یہاں نہیں رہنا "

سمعیہ نے سوچا

تم سب سے زیادہ محفوظ یہاں ہو.... سمعیہ وہاں سے وہ تمہیں فوراً ڈھونڈ نکالیں گے "

".... کیوں کہ انہیں معلوم ہو گا کہ اب تم وہیں جاؤ گی اور تم ہو بھی عدت میں

حباب نے کہا تو سمعیہ کا جھکا ہوا سر مزید جھک گیا ہتھ پادر کھینچ کے اور

آگے سر کالی تھی

حباب اس سے تھوڑی دیر کیلئے تسلی دینے کیلئے آتے تھے تو سمعیہ پردے میں

ہی ان کے سامنے آتی تھی

حالات نے کہاں لا کے کھڑا کر دیا ہتا اسے

پھر سمعیہ یہاں مہرماہ کی ولادت تک رہی تھی سفیر کو اس نے مہرماہ کی

ولادت کے بعد بلایا ہتا عالیہ کے ساتھ جو سمعیہ کو یوں دیکھ کے شاکڈ رہ گیا

ہتا اتنے عرصے میں اس کا کچھ پتہ ہی نہیں چل رہا ہتا کہاں کہاں نہیں

ڈھونڈا ہتا اس نے اسے

"سمعیہ... یہ سب کیا ہے... کیا ہوا "

سفیر حیران ہوا تھا

چاند کو چھونے کی تمنا میں ہاتھ جھلس ہی جاتے ہیں بھائی میرے ساتھ "
 " بھی یہی ہوا

سمعیہ نے دو لفظوں میں اپنی کتھا مکمل کی تھی

"میں پوچھوں گا سیال سے آخر کیوں کیا اس نے ایسا "

کیا سوچا تھا اس نے سیال کے بارے میں اور کیا نکلا وہ

".... تم ہمارے پاس کیوں نہیں آئیں "

گھر والے اسے ڈھونڈ رہے تھے.... انہیں اپنا وارث چاہیے... اور اب تو "

جب کہ بیٹی ہے اب کسی صورت میں اسے نہیں چھوڑیں گے کہ یہ ہمارے

"گھر آنے کی پہلی لڑکی ہے

میر حباب تفصیل سے بولے تھے

" سمعیہ چلو گھر چلتے ہیں ابا اماں ویسے ہی بہت پریشان ہیں "

سفیر نے سنجیدگی سے کہا تھا اب بہن کے ساتھ بھانجی کی بھی ذمہ داری تھی

سمعیہ واپس آگئی تھی ابا اماں کو دھچکا لگتا اسے دیکھ کے ابا تو یہ صدمہ برداشت ہی نہ کر پائے اور اس دنیا سے رخصت ہو گئے

"مجھے معاف کر دیں اماں.... میں آپکے سہاگ کو بھی کھا گئی "

سمعیہ عورتوں کی باتیں سن کے نڈھال ہو کے بلک پڑی تھی

عالیہ نے اسے اپنی شفیق بانہوں میں لے لیا تھا سمعیہ کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی

عالیہ ہی اب ننھی مہرماہ کو سنبھالتی تھی یہ نام میر حباذب نے

بہت پیار سے رکھا تھا جسے سمعیہ نے قبول کر لیا تھا

انس کو تو جیسے کھیلنے کیلئے ننھی گڑیا مل گئی تھی مہرماہ کی پیدائش کے دو ماہ بعد

نیہا کی پیدائش ہوئی تھی تب بھی انس کے لگاؤ میں کوئی کمی نہیں آئی تھی وہ اسے

اٹھاتا فیڈر پلانے کی کوشش کرتا اور جب مہرماہ روتی تو بے چین ہو کے اسے

چپ کرانے کی کوشش کرتا تھا

میر صاحب.... حباذب صاحب کو سب خبر ہے وہ آپکی بہو کے "

"گھر جاتے رہیں ہیں

انکے مخبر نے اطلاع کی تھی نہ جانے کہاں میر حباب سے چوک
ہو گئی تھی

لیکن انہیں تو خود علم نہیں ہوتا.... "میر برفت حیران ہوئے تھے "

"میر حباب سب جانتے ہیں "

اندر آتے میر حباب چونک گئے تھے وہی ہوا جس کا ڈر تھا اس سے پہلے کہ
میر برفت وہاں پہنچتے میر حباب سفیر کے پاس پہنچ گئے تھے

اگر تم چاہتے ہو مہر ماہ سمعیہ کے پاس رہے تو اسے یہاں سے لے جاؤ کہیں
"دور"

".... مگر اچانک کہاں جائیں"

سفیر پریشان ہوئے تھے

سنو سفیر.... اس سے پہلے کہ مہر ماہ کے ساتھ ساتھ تمہارے بچے "
بھی تم سے چھن جائیں.... یہاں سے جاؤ ایسا کرو کیٹیڈا کے ویزے مل رہے ہیں
"وہاں چلے جاؤ"

حباب نے مشورہ دیا

مگر اس میں بھی وقت لگے گا.... اور پوری فیملی کو میں کیسے لے جاسکتا "

"ہوں

سفیر نے کہا

ایک کام کرو.... یہاں سے کراچی نکل جاؤ وہ ویسے بھی انسانوں کا جنگل ہے اور "

یہاں سب سے کہہ دو کہ تم کینیڈا جا رہے ہو ریسرچ کیلئے... میں بھی بابا

" جان سے یہی کہوں گا وہ تمہیں وہاں ہی ڈھونڈتے رہیں گے

میر حذب کو یہی آئیڈیا بہتر لگتا

سفیر بھی متفق ہو گیا تھا بہن کیلئے وہ سب ہر سکتا تھا اسلئے سب کو اس نے

کینیڈا کا کہہ کے کراچی کی تیاری کی اور یہاں آ کے بس گیا تھا میر

حذب سے پھر اس کا کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا

سمعیہ نے کراچی آنے کے بعد اسکول میں حذب کر لی تھی مہر ماہ کیلئے

وہ اب بڑی ہو رہی تھی کراچی آنے کے سال بھر بعد اماں گزر گئیں تھیں....

. اب سمعیہ کو اللہ کے بعد بھائی کا سہارا تھا

ہمیں نہیں معلوم تھا کہ ہمارا بیٹا ہی ہمارا دشمن نکلے گا "میر برفت میر "

بازبہ دھاڑے

"میں نے کیا کیا ہے"

"تم نے سمعیہ کو ہم سب سے چھپایا اور ہمارے وارث کو بھی"

"کتنا اچھا لگے گانا جب آپکو یہ پتہ چلے گا کہ وہ وارث آپکی پوتی ہے.... ہمارے
"... حنا دان کی اس گھر کی اکلوتی بیٹی

میر بازبہ نے دھماکہ کیا تھا انکی کوئی بیٹی نہ تھی اور نہ ہمدان کی

تم یہ بھی جانتے ہو.... نیاز نے صحیح کہا تھا.... بتاؤ کہاں ہے وہ
"... ہمیں اپنی پوتی چاہیئے

میر برفت انتہا کے جذباتی ہو گئے تھے پوتی کا سن کے

".... وہ اب آپکو وہاں نہیں ملیں گے"

"کہیں بھی ہوں ہم انہیں ڈھونڈ نکالیں گے"

ٹھیک ہے پھر کینیڈا میں ڈھونڈ لیں اگر ڈھونڈ سکیں آپکا راج اس گھر
میں چل سکتا ہے اس ملک میں چل سکتا ہے مگر پرانے دیس میں

".... نہیں

میر حاذب نے تنفر نے کہا تھا

تم نے بہت بڑی غلطی کی میر حاذب ہم تمہیں اسکیلے کبھی معاف " نہیں کریں گے

میر برفت کی بے بسی کوئی دیکھتا

مجھے معافی چاہیے بھی نہیں.... میں نے جو کیا ٹھیک کیا.... "میر حاذب اٹل تھے

سننے ہو میر سیال تم باپ بن گئے ہو وہ بھی ایک بیٹی کے.... مگر تم اسے دیکھ " نہیں سکتے مل نہیں سکتے کیا بد نصیبی ہے تمہاری

میر حاذب نے اسے مخاطب کر کے کہا تھا

میر سیال سن سا ہو گیا تھا

".... ضروری تو نہیں وہ میری ہی ہے "

بکواس مت کرو.... سیال.... جب وہ اس گھر سے گئی تھی تب ہی تخلیق "

کے مرحلے سے گزر رہی تھی اور اس کا ایک ایک نقش تمہاری طرح ہے
 سوائے ان آنکھوں کے وہ بھی بالکل اسکی ماں کے جیسی ہیں.... کالی رات کی ساری
 ".....چمک لئے.... میر سیال کیا کھو دیا تم نے تمہیں خبر ہی نہیں
 میر حباب نے اسے آئینہ دکھایا تھا جس میں اسکی شکل بہت
 بھیانک تھی

!!!!!! واقعی کیا پایا تھا اس نے

!!!!!! اور کیا کھویا تھا اس نے

پایا اس نے کم ہی تھا اپنے زعم کے ہاتھوں کھویا اس نے زیادہ تھا
 اب نہ جانے پچھتاوا تھا یہ اپنی انا کے ٹوٹ جانے یا ہارنے کا دکھ تھا
 اپنے غم کو مٹانے کیلئے اس نے ام النخبائٹ کا سہارا لیا تھا اور ریش
 ڈرائیونگ کرتا وہ جب گھر آ رہا تھا اسے ہر جگہ سمعیہ کی یاد آرہی تھی
 سمعیہ.... سمعیہ... اسکی زندگی اسکی محبت.... اسکی ضد وہ سب ہار گیا تھا
 یہاں تک کہ اپنی زندگی کی بازی بھی
 "!!!!!!..... میر سیال زندگی سے بھی ہار گیا تھا

میر برفٹ ڈھے سے گئے تھے میر حباب ایک بار پھر قصور وار ٹھہرے
تھے مگر اسے کوئی پچھتاوا نہ تھا

ننھا ہالار گھر کی بدلتی ہوئی حالت دیکھ رہا تھا اور یہ اسکے لئے اچھا نہ تھا
اس لئے ہالار کو میر حباب نے کراچی بھیج دیا تھا وہ اب صرف چھٹیوں
میں گھر آتا تھا

میر برفٹ آج تک یہ بات نہ بھولے تھے انہوں نے سمعیہ اور اسکی بیٹی کو
بہت ڈھونڈا تھا مگر وہ انہیں کہیں نہیں ملیں تھیں کینیڈا.... امریکہ وہاں
..... ہوتیں تو ملتیں نا

سمعیہ..... کھانا کھا لو.... کھانا کیوں نہیں کھا رہیں "عالیہ نے اس سے "
کہا جو گم صم بیٹھی تھی

"... بھابھی.... دل نہیں کر رہا "

".... مہرماہ کیلئے کھا لو "

".... اسی کیلئے توجی رہی ہوں اب تک "

سمعیہ ادا سی سے بولی تھی

"... آج کیا ہوا ہے سمعیہ.... تم کچھ زیادہ ادا اس ہو "

عالیہ نے پیار سے پوچھا

".... آپ نے آج کا اخبار نہیں پڑھا "

.... سمعیہ نے پوچھا

"کوئی خاص خبر.... بچوں میں لگ کے تو وقت ہی نہیں ملتا "

مشہور انڈسٹریلیسٹ.... میر برفت کے بیٹے میر سیال کا ایکسٹنٹ "

".... میں جاں بحق

سمعیہ نے رٹے رٹائے انداز میں خبر سنائی تھی

اوہ.... "عالیہ کو دکھ ہوا تھا "

"... آج میری بیٹی یتیم بھی ہو گئی بھابھی "

سمعیہ سسکی

پلیز سمعیہ... سفیر ہیں ہم ہیں... تم فکر نہ کرو ہم کبھی اسے کسی چیز کی کمی نہیں "

"ہونے دیں گے

عالیہ نے اسے تسلی دی تھی

سمعیہ پیکا مسکرائی تھی

.. تو زندگی اب یوں اس نہچ پہ گزرنی تھی

ماما.... میں یتیم ہوں.... "مہرماہ نے اس کا دوپٹہ ہٹاتے ہوئے کہا"

کیا... آپ سے یہ سب کس نے کہا "سمعیہ پریشانی سے بولی تھی "

ماما آج انس بھائی جب مجھے لہجہ کرار ہے تھے تو نیہا کی فرینڈ نے کہا کہ وہ "

مجھے کیوں اسے کیوں نہیں لہجہ کرار ہے.... پھر نیہا نے کہا کہ میرے پیپا نہیں ہیں

اس لئے وہ سب میرا خیال کرتے ہیں.... ماما آپ بتائیں نامیں یتیم

"... ہوں.... میرے پیپا کہاں ہیں

مہرماہ اب بڑی ہو رہی تھی اب اسے یہ سوال کرنے تھے

سمعیہ کا دل پھٹنے لگا تھا

"ماہ... بیٹا... آپکے ماموں تو ہیں نا "

"... پر پیپا تو نہیں ہیں.... میرے پیپا کہاں ہیں "

مہرماہ نے پوچھا

پلیں زماہ.... آپکے پایا یہاں نہیں ہیں وہ اللہ کے پاس چلے گئے ہیں... میں ہوں نا "
 آپ کے پاس... آپ آئندہ ماما کو پریشان نہیں کرنا اوکے "سمعیہ نے اسے
 سمجھایا اسے رونا آ رہا تھا

مہرماہ نے اپنی سیاہ آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا تھا عرصہ ہوا سمعیہ کی
 سیاہ رات جیسی آنکھوں کی جوت بچہ چپکی تھی

مہرماہ کے دماغ میں تب سے یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ اپنے غم اپنے اندر ہی
 رکھنے ہیں

"کیا بات ہے پارٹنر.... ادا اس ہو "

انس اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

".... کچھ نہیں بھائی "

مہرماہ جھولے پہ بیٹھی تھی ادا اس چپ چاپ

سنو کوئی تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے... "انس نے بتایا "

"...کون "

بس کوئی ہے.... اور اچھی لڑکی میں چاہتا ہوں جب وہ تمہیں کچھ کہے تو تم بھی "

"اسے معاف کر دو یہی اچھی بات ہے

انس نے اسے سمجھایا

سوری.... ماہ میں نے تمہیں ہرٹ کیا.... آئی سوئیر میں ایسا نہیں کرنا"

"...چاہتی تھی

نیہانے بے چارگی سے کہا

وہ دونوں ساڑھے پانچ سال کی تھیں مگر مہرماہ کو وقت نے پہلے سے ہی

سمجھدار کر دیا تھا

اُس اوکے.... "مہرماہ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کے جھولے پہ بٹھالیا تھا نیہا "

نے سچ ہی تو کہا تھا کہ وہ یتیم تھی جس پہ انس نے اسے سمجھایا تھا اور

عالیہ نے ڈانٹا تھا

چلو اب چاکلیٹ کھاتے ہیں پھر دادو سے اسٹوری سنیں گے "

"....مزنے کی

انس نے انہیں چاکلیٹ دیتے ہوئے کہا تھا
وقت آگے مزید کچھ سرکا تھا مہرماہ ساتویں سال میں تھی کہ ایک
روز سمعیہ سوئی تو اٹھ ہی نہ سکی سفیر کو اور پورے گھر کو دھکا لگا تھا

ایسا تو کسی نے سوچا بھی نہ تھا
مہرماہ کی زندگی میں اداسی کے رنگ اور گہرے ہو چلے تھے وہ پہلے بھی نہیں
بولتی تھی اب تو اور حنا موش رہنے لگی تھی
ایسے میں انس اس کا سایہ بن گیا تھا وہ اسے پورا پورا وقت دیتا تھا
اُس کے ساتھ کھیلنا باتیں کرنا اسے ہنسانے کی کوشش کرتا مہرماہ انکے لئے مکرانا
سیکھ گئی تھی مگر اکیلے میں وہ جب بھی جھولے پہ بیٹھتی تو وہ ساری دنیا
سے اکیلی دکھتی تھی اداس.... تنہا

کی soul mate اور جب ہم اندر سے بہت اکیلے اور تنہا ہوتے ہیں تو ہمیں ایک
تلاش ہوتی ہے جو ہمیں بن کہے سمجھ لے.... اس کا احساس اس کا ساتھ ہمارے
اندر کے حنا بھرنے لگتا ہے

..... ایسا ہی مہرماہ کے ساتھ بھی ہوا تھا

کہتے ہیں ناکہ کوئی ایک کسی ایک وقت میں کسی کے ایک لمحے میں اجنبی سے
یوں آشنا بنتا ہے کہ ہمارا اور اس کا رشتہ بے نام مگر بے حد مضبوط ہو جاتا ہے
..... لیکن پھر بھی وہ اجنبی رہتا ہے.... مانوس اجنبی

ہالار حباب..... مہرماہ کیلئے مانوس اجنبی ہی رہا

یہ ان دنوں کی بات تھی جب سمعیہ اسے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ گئی تھی
.... مہرماہ کی حنا موش زندگی اب اور بھی حنا موش ہو گئی تھی

سفیر صاحب کو ریڈیو سننا ہمیشہ سے پسند رہا تھا..... ٹی وی سے بھی زیادہ
انکی سہل اور پرسکون زندگی کا تھا

"مہری... یہاں آؤ"

سفیر صاحب نے اسے پکارا جو جھولے پہ ادا س سی بیٹھی انہیں ہی دیکھ رہی تھی
اور ہولے ہولے اپنے بیگ پہ ہاتھ پھیر رہی تھی یہ بیگ اسے آخری دفعہ
سمعیہ نے لے کے دیا تھا..... سمعیہ کی نشانی.... اس وقت وہ سب بچے سفیر
صاحب سے پڑھتے تھے انس اور نیہا کا جھگڑا ہو چکا تھا اور انس اب ازالے کے
طور پہ اسے چاکلیٹ دلانے کیلئے گیا تھا ہمیشہ کی طرح مہرماہ کو بھی

اس نے آنر کیا تھا

مگر مہرماہ نے منع کر دیا تھا اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا

"....جی ماموں"

مہرماہ انکے پاس کرسی پہ ہی بیٹھ گئی تھی

سفید فرائ میں اسکے گال کاڈمپل بھی ادا تھا

"اتنی حنا موش کیوں رہتی ہو بیٹا.... ہنس بولا کرو نہیہا کی طرح"

"...میں نہیہا کی طرح نہیں ہوں.... ماموں"

مہرماہ نے دکھ سے پوچھا مگر کہا نہیں ہمارے غم ہمیں وقت سے پہلے ہی بڑا کر دیتے ہیں

"..مہری.... یہ سنو"

سفیر صاحب نے ریڈیو کی طرف اشارہ کیا تھا

اس وقت کوئی بچوں کا پروگرام چل رہا تھا

اس مدرزڈے پہ ہمارے ایک ساتھی کے خوبصورت خیالات.... ماں"

"کے نام... ہالار حباب کی آواز میں

یہ پہلا تعارف تھا مہرماہ کا اس سے

ماں سوچوں تو ایک عظیم جذبہ.... محسوس کروں تو ٹھنڈی ہوا کا "

جھونکا.... بولوں تو شہد سے بھی میٹھا.... ایسا ہے ماں کا رشتہ... ماں ایسا احساس
"جو گھر میں نہ ہو تو زندگی کا احساس ہی نہیں کوئی

اور مہرماہ اس کی اس بات پہ ایمان لے آئی تھی

ماں ہوتی ہے تو یوں لگتا ہے دنیا میں ہی جنت ہے.... ماں ایک عظیم ہستی "

ہمارے دکھ درد کی ساتھیوں.... مگر میرے ساتھیوں یہ بھی ایک

حقیقت ہے کہ ماں کی محبت ازل سے ابد تک قائم اور دائم رہتی ہے وہ اس دنیا

میں نہ بھی ہو مگر اپنی بیش بہا محبت اور احساسات ہمارے پاس چھوڑ

جاتی ہے.... تو اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ آپکی ماں نہیں تو آپکے پاس کچھ

نہیں... تو ایسا کبھی نہ سوچیں ماں تو وہ عظیم ہستی ہے جو ہمیشہ آپکے ساتھ ہے

آپکے پاس ہے... بس انہیں محسوس کرنے کی ضرورت ہے وہ آپکے ساتھ ہی تو

"ہیں آپ سے الگ ہو ہی نہیں سکتیں

اور مہرماہ کے زخموں پہ مسیجائی کے پھائے پہلی بار کسی نے یوں رکھے تھے کہ
 اس کی تاثیر اسکی روح کی گہرائیوں میں اتر گئی تھی
 ہالار حباب سے اس دن جو تعارف ہو وہ ایک مانوس اجنبی رشتے میں
 ڈھل گیا تھا

مہرماہ کی تو پھر جیسے روٹین ہی بن گئی تھی وہ پروگرام ہر روز شام میں نشر ہوتا تھا
 مگر وہ انکے پڑھنے کا وقت تھا سو مہرماہ نے اپنے پڑھنے کے اوقات بدل دیئے
 تھے اب وہ جس وقت مامی انس اور نیہا کو اور اسے سلاتیں تھیں تب پڑھتی تھی
 اور جو سمجھ نہیں آتا وہ عالیہ سے پوچھ لیتی تھی یوں یہ مہرماہ کی کچی عمر
 میں اپنی دوپہر کی کچی نیند کی پہلی تر بانی تھی
 انس کو اعتراض ہوتا تھا کہ وہ انکے ساتھ

کیوں نہیں پڑھتی

جواب میں مہرماہ خاموشی سے اپنی سیاہ آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھتی تو
 انس خود بخود ہی ڈھیلا ہو جاتا تھا

مہرماہ نے اپنی ایک نئی دنیا بنالی تھی جس میں میں وہ مطمئن تھی جہاں

ستارے تھے تھے پھول تھے.... اور ہالار حباب کی روشن روشن باتیں

وہ مہرماہ کی نو عمری کا پہلا خواب تھا

پہلی بارش کی خواہش کی طرح تھا

کسی بن مانگی عقیدت بھری دعا کی طرح تھا

وقت کے ہتال میں سالوں کے سکے مزید کچھ گرے تھے نہا اور مہرماہ

دونوں میٹرک کے ایگزام دے کے فارغ ہوئیں تھی انس اسیر فورس کالج

میں تھا

گھر میں اب صرف وہ دونوں ہوتیں تھیں اور عالیہ اور سفیر صاحب

عالیہ کی نگرانی میں مہرماہ اور نہانے گھر کے سارے کام سیکھ لئے تھے

مگر سلائی کڑھائی سے نہانے کی جان باتی تھی.... مہرماہ نے بہت دل لگا کے

سلائی سیکھی تھی کیوں کہ یہ عالیہ کو پسند تھا اور اس کی زندگی میں کتنے کم

لوگ تھے نالائے وہ انہیں خوش دیکھنا چاہتی تھی

عالیہ نے کتنی بار برملا کہا تھا کہ نہانے سے زیادہ مہرماہ میری سستی ہے

..... میری پیاری بیٹی... عالیہ ایک نفیس مزاج کی خاتون تھیں وہ

مہرماہ سے کبھی روتابت کا شکار نہیں ہوئیں تھیں

جبکہ نہانے اسی انسٹیوٹ میں اسکیپنگ اور ڈیزائن میپنگ کی کلاسز لیں تھی

اسے انس کو دیکھتے ہوئے انجینئر بننے کا جنون ہوتا

اس دن بھی جب وہ پیلے سورج کی جس بھری دھوپ میں واپس گھر لوٹیں تھی جب ایک اور مصیبت ان پہ نازل ہوئیں تھیں عالیہ بہت بری طرح سے سیڑھیوں سے گریں تھیں گھر میں کوئی بھی نہ ہوتا مہرماہ اور نہ ابوکھلا گئیں تھیں.... نہانے بھاگ کے سفیر صاحب کو کالج کے نمبر پر رنگ کیا ہوتا اور بلایا ہوتا سفیر صاحب ایسبونس لے کے پہنچے تھے

بہت دیر ہو چکی تھی خون کافی بہہ چکا ہوتا اور چوٹیں شدید تھیں وہ بچ تو گئیں تھیں مگر چلنے پھرنے سے فی الحال معذور تھیں ڈاکٹر نے کہا ہوتا ایک سائز اور میڈیسن سے وہ ریکور کر لیں گی

وہ سب اپنی جگہ پریشان تھے عالیہ گھر کا ایک اہم ستون تھیں اب وہ ایک جگہ کی ہو کے رہ گئیں تھیں سو صورت حال خاصی ابتر تھی

انس بھی گھر آگیا تھا مگر کب تک اس نے واپس جانا تھا اسی غم میں انکے میٹرک میں پاس ہونے کی خوشی بھی پھسکی پڑ گئی تھی

نیہا اور مہرماہ اپنی جگہ چپ تھے کہ اب کیا کریں کیوں کہ اگر وہ اب کالج باتیں تو عالیہ اور گھر کو کون دیکھتا بھلے سے ملازم کے سر پہ بھی تو کوئی ہونا چاہیے تھے نا

گھر کا نظام ہی ہل گیا تھا ایسے میں ہلچل نیہا کی حوالہ کی آمد نے مچائی تھی سفیر بھائی اتنا پریشان کیوں ہوتے ہیں.... نیہا ہے نا اب بچی تو رہی نہیں ہے " خیر سے میٹرک کر چکی ہے اب سنبھالے سب.... باقی تو پر یاد دہن ہیں

اشارہ مہرماہ کی طرف تھا عالیہ لاکھ لاکھ کے ساتھ اچھی تھیں مگر عالیہ کے میکے والے اسکے ساتھ ایسے کبھی نہیں رہے تھے جیسے نیہا اور انس کے ساتھ تھے

نیہا کا منہ تو کھل ہی گیا تھا یہ باتیں سن کے مطلب اسکے خواب گئے بھاڑ میں

نیہا نے کچن میں آ کے پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر دیا تھا.... مہرماہ جو

سو پ بنارہی تھی گھبرا گئی تھی

"کیا ہوا ہے یہاں.... کیوں رو رہی ہو... مامی ٹھیک ہیں نا "

سب ٹھیک ہے.... بس میری قسمت ہی خراب ہے سب گیا "

".... بھاڑ میں.... میرے خواب میری خواہشیں

نہا کارونا ہی بند نہیں ہو رہا تھا

".... مجھے بتاؤ یہاں.... ہوا کیا ہے "

حالا نے کہا ہے کہ ابا کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے.... کیونکہ میں "

".... اب پڑھائی چھوڑ کے گھر سنبھالوں گی.... میں یہاں... اف خدایا

مہرماہ اسکی بات سن کے کچھ سونے لگی تھی

یہاں کتنی جذباتی تھی.... مہرماہ جانتی تھی

تم کچھ نہیں چھوڑو گی یہاں.... تم پڑھو گی... سارے خواب پورے ہوں گے "

"تمہارے

مہرماہ نے آنسو صاف کئے تھے اکے

".... مگر کیسے"

میں ہوں گھر میں ویسے بھی میں پرائیوٹ پڑھوں گی تو میں میسج کر لوں "

"... گی"

مہرماہ کے اندر کچھ زور سے ٹوٹا تھا.... اس کے بھی تو کچھ خواب تھے

کچھ خواہشیں تھیں.... مگر مہرماہ نے اندر ہی اپنی ساری خواہشوں کا قبرستان بنا

لیا تھا

مگر تم.... نے کبھی بتایا نہیں "نہا حیران ہوئی تھی "

وہ میں نے سوچا تھا زلزلے آنے کے بعد بتاؤں گی.... تم فنکر نہ کرو "

"میں بات کرتی ہوں ماموں سے

مہرماہ اسے تسلی دے کے باہر نکل گئی تھی

".... ماموں.... نہا کے ایڈمیشن کیلئے آپ نے کس کالج کا "

نہا پرائیوٹ پڑھ لے گی "سفیر صاحب نے ٹی وی سے نظریں اٹھا کے "

اسے دیکھا تھا

آپ جانتے ہیں وہ انجینئرنگ کرنا چاہتی ہے.... آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں.... پرائیوٹ تو میں پڑھنا چاہتی ہوں... اور اگر آپ گھر اور مامی کیلئے پریشان ہے تو میں مسیج کر لوں گی۔

"لیکن یہاں کو مت روکیں.. پلیز...."

تم ایسا اس لئے کہہ رہی ہونا تا کہ یہاں کالج باسکے.... مہرماہ وہ اسکی ماں "ہے زیادہ حق اسکا ہے"

مطلب میرا کوئی حق نہیں.... کوئی فرض نہیں... وہ میری سگی ماں نہیں ".... ہیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ میں کچھ نہیں کر سکتی

مہرماہ کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں

سفیر صاحب گھبرا گئے تھے

نہیں مہری.... میرا یہ مطلب نہیں تھا.... کیا تم دل سے چاہتی ہو جو ".... کہہ رہی ہو

".... جی ماموں "

دل میں جو قیامت کا عالم تھا اسے دبا کے اس نے کہا تھا

یوں مہرماہ نے گھر کے ابتر نظام کو سدھارنے کے ساتھ ساتھ وہ پڑھنے
 بھی لگی تھی عالیہ کی کسیر کرنا.... عالیہ کے دل میں اسکا مقام کچھ اور بڑھ
 گیا تھا

مہرماہ کی ساری زندگی ان لوگوں کو خوش کرنے میں ہی گزری تھی
 بس

ایک ہالار حبابزب تھا.... جس کو سننے پہ اسے دل نہیں مارنا پڑتا تھا
 مگر وہ خوش تھی.... اپنی اس چھوٹی دنیا میں

ہالار.... تم اور اس وقت... "مونا سے دیکھ کے حیران ہوئیں تھیں "

.... وہ کبھی بھی اس طرح بننا بتائے نہیں آتا تھا

دادا کہاں ہیں.... "ہالار نے انکا سوال نظر انداز کرتے ہوئے کہا تھا "

".... وہ تو یہاں نہیں ہیں "

".... پھر "

وہ ہمدان کے ساتھ لندن گئے ہیں چیک اپ کیلئے.... دس پندرہ دن تو "

" لگ ہی جائیں گے

مونانے تفصیل سے بتا رہا تھا

".....اف"

ہالار پہ کوفت کا شدید دورہ پڑا تھا

وہ جس کام کو جتنا جلدی کرنا چاہ رہا تھا وہ اتنا ہی لیٹ ہو رہا تھا

وہ انکا دیا ہوا کام کر چکا تھا اسکی تلاش ختم ہو گئی تھی

مگر یہ میر برفت بیٹھے بٹھائے لندن پہنچ گئے تھے

"ہالار.... اب تم آگئے ہو تو سبین سے مل کے جانا... اب تم شادی کر لو "

".... اماں پلیز.... مجھے کسی سبین سے شادی نہیں کرنی "

ہالار کوفت سے بولا تھا

تو پھر کس سے کرن ہے.... "مونانے کے تیور تھیکے ہوئے تھے"

".... وہ میں دادا کو ہی بتاؤں گا"

ہالار کا لہجہ ٹھوس تھا

ہاں ایک تمہارا باپ اور دوسرا اس کا باپ وہی تمہارے گے " ہیں.... میرا تو کوئی حق ہی نہیں تم پہ.... " مونا غصے سے بولیں تھیں اور واک آؤٹ کر گئیں تھیں

ہالار حبا نتا تھا کہ اس وقت ان سے کچھ بھی کہنا بے کار ہے وہ سنیں گی ہی نہیں سبین کو وہ حبا نتا تھا اس سے شادی کا مطلب اس گھر میں ایک اور..... مونا کا اضافہ

.... ابھی تو وہ اپنے باپ کے ناکردہ حبرم کی تلافی کرنا چاہتا تھا اسے آگاہی تب ہوئی تھی جب وہ انٹر کے بعد گھر آیا تھا میرا برفت حسب معمول میرا حبا ذ کو سنار ہے تھے ہالار جوان سے ملنے آ رہا تھا اسے بہت برا لگا تھا

اگر تم نے سمیہ کا ہمیں بتا دیا ہوتا تو ہم کون اس کے ساتھ کچھ غلط ہونے دیتے "

آپ لوگوں کے ہوتے ہوئے جو سلوک اس کے ساتھ ہوا اس کا گواہ ہوں " میں

حباب نے ناگواری سے کہا تھا

"کم از کم ہماری بچی... ہماری پوتی تو ہماری نگاہوں کے سامنے رہتی نا "

اودہ تو اصل منکر پوتی صاحب کی ہے.... آپکو اسکی ماں کا کوئی احساس نہیں جو "

.... آپکی بہو بھی تھی

میر حباب کی بات پہ میر برفت کا بی پی ہائی ہو گیا تھا

ہالار نے آگے بڑھ کے انہیں سنبھالا تھا

" دادا... مجھے بتائیں آپ کس پوتی کی بات کر رہے تھے "

".... تم بھی آخر اپنے باپ کی اولاد ہو.... ہمارا کسی کو کیا احساس "

میر برفت نے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا

تمہارے باپ نے جو کیا میں اسکو کبھی معاف نہیں کروں گا.... اسکی "

"اس غلطی کیلئے تو کبھی نہیں

"کیسی غلطی... کچھ بتائیں تو سہی "

ہالار الجھ گیا تھا

"...سمعیہ یاد ہے تمہیں "

"...سیال چپا کی بیوی "

ہالار کو وہ شفیق سے لڑکی یاد تھی بالکل ٹھنڈی چھاؤں جیسی

ہاں... سیال نے اسے چھوڑ دیا تھا.... اس سے ہماری ایک پوتی ہے... ہمارے "

حسان کی اکلوتی لڑکی.... جسے تمہارے باپ کی مدد سے سمعیہ نے دنیا کی بھیڑ

"میں غائب کر دیا ہے

میر برفت نے اسے سب بتا دیا تھا

آپ بابا کو اب سے کچھ نہیں کہیں گے.... میں میر ہالار حباب وعدہ "

کرتا ہوں

"کہ آپکی پوتی آپکو واپس لا کے دوں گا... یہ ایک میر کا وعدہ ہے..

ہالار سے باپ کی بے عزتی برداشت نہیں ہوئی تھی وہ باپ سے بہت اٹیچ تھا

اس لئے وعدہ کر بیٹھا تھا

.... جس میں آج سرخسرو ہوا تھا

مگر

اب اسے کچھ دن اور انتظار کرنا تھا

صبح ناشتے کی میز پر مونا نے ایک بار پھر ہالار کو قائل کرنے کی کوشش کی
تھی مگر اس نے ایک بار پھر انکار کر دیا تھا

جب دل میں کوئی اور ہو اور وہ حاصل بھی ہو سکے تو پھر کیوں ایک ناپسندیدہ
.....!!!! ہستی کے ساتھ زندگی گزاری جائے

یہ ہالار نے سوچا تھا

تم اس گھر کے بڑے بیٹے ہو تمہاری وجہ سے باقی سب بھی یوں ہی پھر رہے ہیں
..... عدیل بھی اچھی خاصی عمر کا ہونے والا ہے

اماں حبان.... میری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے مجھے جب کرنی ہوگی
میں کر لوں گا... آپ اگر عدیل کی کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں.... مجھے دادا کا انتظار ہے
...."

ہالار نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے کہا تھا

نا معلوم کونسی گیدڑ سنگھی لئے بیٹھے ہو اپنے دادا کیلئے اس عمر میں.... "مونا"

نخوت سے بولیں تھیں

.. ہالار حنا موشی سے ناشتہ کرنے لگتا

سفیر ہاؤس میں بھی ناشتے کی میز سجی ہوئی تھی یہاں آج میتھی کے پرائے
کھانے کی فرمائش کی تھی اور اسی پہ وہ عالیہ سے باتیں سن رہی تھی
"..... کبھی خود بھی ہاتھ پیر ہلا لیا کرو ہر وقت ماہ کی جان مشکل میں ڈال دیتی ہو "
"..... ہیں..... ماہ سچ بتاؤ میری وجہ سے کیا تمہیں مشکل ہوتی ہے "

یہاں ماہ سے پوچھا

ارے نہیں.... اور مامی ویسے بھی نہیں صرف اتوار کو تو ہی ڈھنگ سے ناشتہ کرتی "
"..... ہے اور مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے.... ویسے بھی ماوی لوگوں کیلئے اہتمام تو کرنا ہوتا ہی

مہر ماہ نے انکو چائے کا کپ دیتے ہوئے کہا تھا

ماوی.... ابھی تک سو رہی ہے اور حنا لو بھی.... "نہا سیدھے ہوتے ہوئے بولی تھی "

ماوی نہا کی حنا لہ زاد کزن تھی اور اسلام آباد سے کراچی آئی تھی پڑھنے.... اسکے ابا سے
یہاں چھوڑنے آئے تھے

اٹکل تو ماموں کے ساتھ واک پ نکلے تھے اور ہاں.... ماوی ابھی تک سو رہی "

"...ہے

مہر ماہ نے بتایا تو نیہا سر ہلانے لگی تھی

ویسے بھی حنالی پیٹ اسکا دماغ زرا کم چلتا تھا

"..... مابدولت جاگئے "

ماوی نے پیچھے سے آ کے دونوں بازو مہر ماہ کے گرد لپیٹ دیئے تھے

مہر ماہ بے چاری گھبرا کے رہ گئی تھی

ماوی کسی آندھی کی طرح آئی تھی

اف کزن.... کیسی ہو.... "نیہا جوش سے اس سے ملی تھی "

انکا ملنا بہت کم ہوتا تھا اسلام آباد تو کتنا عرصہ ہوا وہ لوگ گئے ہی نہیں

تھے نا وہاں سے یہاں کوئی آیا تھا

سچ میں نیہا.... پتہ ہے اتنا مس کرتی تھی میں سب کو حنا لہ... تمہیں "

"... مہری... اور انس کو.... ویسے یہ انس ہیں کہاں

ماوی نے یاد آنے پہ پوچھا تھا

"وہ ایسا ہے کہ تم بیٹھ کے ناشتہ کر لو پھر باقی باتیں کرتے ہیں "

مہر ماہ بوجھل لہجے میں بولی تھی اسکی وحب سے تو ہی وہ شہر بدر ہوا تھا

انس بھائی اجکل دوسرے شہر ہوتے ہیں.... کسی کورس کے سلسلے "

...میں

نہانے بتایا تھا

ہاں بھئی یہ فوجیوں کے پیر میں بڑے چکر ہوتے ہیں.... "ماوی نے نیہا "

کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تھا

"کتنے فوجیوں کا پتہ ہے تمہیں.... کتنوں پہ پی ایچ ڈی ہیں محترمہ "

نیہا کو برا لگا تھا

میں تو صرف ایک فوجی کا پتہ رکھنا چاہتی ہوں.... اور اس پہ پی ایچ ڈی تو "

....کیا ڈی لٹ بھی

ماوی نے مزے سے کہا

"!!!!ہیں..... کیا "

نہا ہونق ہوئی تھی پل میں

"کچھ نہیں یار.... مہری جی ناشتہ ملے گا کچھ سچ بہت بھوک لگی ہے "

ماوی نے بات پلٹ دی تھی

لارہی ہوں.... "مہرماہ نے کچن سے آواز لگائی تھی کچھ دیر میں سفیر اور ماوی کے ابو " بھی آگئے تھے

عالیہ کو انس شدت سے یاد آیا تھا

"....سب جمع ہیں ناشتہ پہ بس ایک میرا پر دیسی بیٹا نہیں ہے "

عالیہ نے کہا تو مہرماہ چپ سی ہو گئی تھی ماحول ایک دم بو جھل ہو گیا تھا

بھائی آجائیں گے اماں.... پانچ چھ دن میں میری کل ہی بات ہوئی ہے "نہا " نے انہیں تسلی دی تھی

آئی وہ آجائیں گے.... اور ہم ہیں نا آپکی ادا سی دور کرنے کیلئے... آپ فکرنہ " کریں

ماوی نے لاڈ سے کہا تھا

وہ ویسے بھی خوش مزاج سی لڑکی تھی

".... ویسے تمہارے سڑو بھائی کو کوئی لڑکی ملی ابھی تک کہ نہیں "

ماوی نیہا کے کان میں گھس کے بولی تھی

کیا.... سڑو اور میرا بھائی.... ویسے تمہیں میرے بھائی کی اتنی فکریوں "

ہے... ہاں "نیہا نے اسے گھورا تھا

لو ایویں.... یار لاسٹ ٹائم وہ اسلام آباد آئے تھے.... مجھے گھر آنے میں دیر ہو گئی "

تھی اتنا سنایا کہ میرے کان لال ٹماٹر ہو گئے تھے اور جب میں نے کہا یہ

اسلام آباد ہے یہاں ایسا ہی ہوتا ہے تو انکا منہ سڑے کر یلے جیسا ہو گیا تھا "

ماوی نے کہا

وہ دونوں سرگوشی میں باتیں کر رہی تھیں

اچھا میرا بھائی کر یلا اور محترمہ ٹماٹر.... بیٹا تمہاری تو ایسی چٹنی بناؤں "

"گی کہ یاد کرو گی.... ٹماٹر کی بھی ایسی چٹنی نہیں بنتی ہو گی

نیہا نے اسے گھورا تھا

مہرماہ جی..... آپ تو بڑی مشہور ہو رہی ہیں آپ کی آواز کی دھوم تو ہمارے اسلام آباد " ...تک ہے

ماوی نے ایک بار پھر مہرماہ کو مخاطب کیا تھا
تو بے واقعی میں ماوی بہت بولتی تھی کان کھاتی تھی..... نہانے سوچا
" ارے یہ تو بس.... نہا کی وجہ سے "

ماہ نے کہا

اگر آپ کو نہانے کہا تھا اس فیلڈ کا تو بہت اچھا کیا یہ فیلڈ آپ کو سوٹ کرتی
ہے میں نے دو چار مرتبہ آپ کا ایوننگ ڈرائیو ٹائم سنا ہے.... اٹ واز
"اوسم

انگل نے بھی تو صیفی لہجے میں کہا تھا

مہرماہ انکساری سے مسکرا دی تھی

شکر ہے نہا بی بی نے بھی کسی کو ڈھنگ کا مشورہ دیا.... ورنہ اس سے پہلے تو "
سب کی لٹیا ہی ڈبوئی ہے "ماوی نے نہا کو چپڑایا

نہا منہ میں نوالہ ہونے کی وجہ سے اسے صرف گھور کے رہ گئی تھی

مہرماہ.... "پی ایم نے اسے پکارا "

....یس میم "

"دو گھنٹے کا مزید شوکر سکتی ہو "

ابھی.... "مہرماہ نے وقت دیکھنا نیلا آسمان اندھیرے کے باعث "

اب سیاہ پڑ رہا تھا

"ابھی نہیں نوبے... قریب ایک گھنٹے بعد "

پی ایم نے کہا تو مہرماہ چونک پڑی تھی

"یہ تو ہالار حباب کے شو کی ٹائمنگ ہیں نا "

یہ تو مہرماہ کو زبانی یاد تھا

"ہاں.... بٹ وہ شہر میں نہیں ہے اپنے گھر مری گیا ہے "

پی ایم نے بتایا

"اوہ.... تو ہالار کا تعلق مری سے ہے "

مہرماہ کو ایک نئی بات پتہ چلی تھی

"او کے.... میں گھر انفارم کرتی ہوں "

اصل میں تمہارا انداز ہالار حباب کی طرح بڑی بڑی باتیں چھوٹے اور "
خوبصورت لہجے میں کہنے کا جو فن تمہارے اور اس کے پاس ہے.... وہ کسی اور
" کے پاس کہاں

پی ایم نے اس کی تعریف کی تھی

"تو اب آپ کی محبت اب میرے لفظوں اور سوچوں سے بھی جھلکنے لگی ہے "

مہرماہ نے نگاہیں جھکا کے سوچا تھا

ہالار حباب کی جگہ اسے شو کرتے ہوئے چار دن ہوئے تھے آج بھی وہ کنسول
آپریٹ کرتے ہوئے اس کی جگہ بیٹھی تھی.... ہالار کو سننے والوں کی ایک بڑی
تعداد تھی... اور وہ سب اس کی بے وقت غیر حاضری کا سبب بننا چاہ
رہے تھے.... اپنے سترہ سالہ کیریئر میں اس نے کبھی ایسا نہیں کیا

... ہٹانا

آپ لوگوں کی محبت اور عنایت کا بہت شکریہ لسنرز..... اور آج جب " میں آپ سب کی توجہ اور محبت ہالار سر کیلئے دیکھ رہی ہوں تو مجھے آج اس بات کا مفہوم پوری طرح سمجھ آ گیا ہے... ریڈیو ایک حادو ایک طلسمی دنیا.... فیسینٹ مگر یہ چارم ریڈیو کا نہیں ہوتا صرف بلکہ

..

Radio is powerful not because of the microphones, but the one who sits behind the microphones "

واقعی یہ سحر تو اس مائیک کا حق ادا کرنے والے شخص کا ہے.... جس میں ہم سب جکڑے جکڑے بہت دور نکل جاتے ہیں.... لیکن وہ اپنی جگہ پہ ہی قائم رہتے ہیں

مہر ماہ کھویے کھویے لہجے میں بولی رہی تھی

میر ہالار لفظوں کا ساحر تھا اور مہر ماہ اتنے برسوں سے اس کی محبت میں جکڑی ہوئی تھی

مہرماہ نے بات پوری کرنے کے بعد سونگ پلے کیا ہٹا اور مائیک آف کر کے نظر اٹھائی تھی تو ساکت رہ گئی تھی

میر ہالار دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا

مہرماہ کو لگا کائنات جیسے ساکت رہ گئی ہے

کیا واقعی.... مہرماہ اتنی تاثیر ہوتی ہے کسی کے لفظوں میں کہ ہم اسکے بے دام "عسلام بن حبائیں

ہالار دونوں ہاتھوں کا دباؤ میز پر ڈالتے ہوئے اس سے بولا ہٹا

"یہ عسلامی نہیں عقیدت مندی ہوتی ہے... بے عرض محبت "

مہرماہ نے بامشکل کہا ہٹا

اور پھر کہیں یہ محبت اس زمانے کی بھیڑ میں یوں گم ہو جاتی ہے کہ "مل ہی نہیں پاتی

ہالار یک دم تلخ ہوا ہٹا

جی..... "مہرماہ چونک کے بولی تھی "

".... میں سمجھی نہیں "

آپ سمجھ بھی جائیں گی اور جان بھی جائیں گی.... " ہالار نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا

مہرماہ گھر لوٹی تھی سفیر کے ساتھ تو لاؤنج میں ہی انس مل گیا تھا
"انس.... آپ آگئے "

مہرماہ کو اسے دیکھ کے خوشی ہوئی تھی
".... واپس چلا جاؤں "

انس کا لہجہ سرد تھا

"میں نے یہ تو نہیں کہا انس پلیز.... آپ ایسا مت کریں "

مہرماہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

یہ اس کا وہ انس تو نہ تھا جس کو وہ جانتی تھی جو اسے دکھ دینے کا سوچ بھی نہیں
سکتا تھا

"کیا کر رہا ہوں.... تم نے کہا چھوڑ دو.... تو چھوڑ دیا تمہیں.... اب اور کیا کروں "

انس نے تلخی سے کہا

انس پلینز.... آپ یوں گھر سے دور مت ہوں ماما کو ماموں کو ضرورت ہے " آپکی

مہر ماہ یہاں اگر میں رہا نہ تو پتہ ہے تم سکون سے نہیں رہ پاؤ گی.... نہ " جانے کب مجھ پر رتابت غالب ہو جائے اور تم بے سکون ہو جاؤ ایسا میں ہر گز نہیں چاہا.... ہم جن سے محبت کرتے ہیں نا اچھی لڑکی اسے خوش " رکھتے ہیں چاہے خود ہی بے سکون کیوں نہ ہو جائیں

انس گھمبیر لہجے میں بولتا ہوا اسکے پاس سے دور ہٹ گیا تھا مہر ماہ بے جان سی صوفے پہ بیٹھ گئی تھی

اس عورت کے کرب کا اندازہ آپ کبھی نہیں لگا سکتے..... جسے ان دو " مردوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہو ایک وہ جسے وہ چاہتی ہے اور ".... دو سرا وہ جو اسے چاہتا ہو

خلیل جبران نے واقعی کتنا درست کہا تھا

"... دادا!.... آپ "

ہالار میر برفت کو اپنے گھر دیکھ کے چونک اٹھا تھا

".... ہاں ہم.... ہم نے سوچا میر ہالار کے گھر بھی ہو آئیں "

".... اچھا ہوا آپ آگئے مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے "

ہالار انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تھا

کیا بتانا ہے بیٹا.... "میر برفت نے غور سے اسکی شکل دیکھی تھی "

مجھے آپ سے ایک وعدہ چاہیئے.... میں جو بات آپ کو بتانے لگا ہوں وہ "

میری ترجیحات میں حائل نہیں ہوگی کیونکہ اس کا تعلق آپ سے ہے مجھ

سے نہیں

"ہالار.... کیا پہلیاں بوجھو رہے ہو.... صاف بات بتاؤ "

میر برفت الجھے

".... میں نے انہیں ڈھنڈلیا دادا.... میں نے آپکی پوتی ڈھونڈ لی "

ہالار حباب نے دھیرے سے انکے پورے بدن سے کوئی سوئی نکالی تھی جو اتنے برس

ایک پھانس کی صورت انہیں چھپتی رہی تھی

"...کیا... سچ "

میر برفت مندرط جذبات سے کھڑے ہو گئے تھے

کہاں ہے میری بچی.. مجھے اس سے ملنا ہے.... اور سمیہ وہ کہاں ہے.. "

"کہیں اس نے دوسری شادی تو نہیں کر لی

میر برفت کو ایک نئی منکر لاحق ہوئی تھی

وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے.... آپکی پوتی یہیں اسی شہر میں اپنے "

"...ماموں کے ساتھ رہتی ہے

ہالار نے ہولے سے بتانا شروع کیا

اوہ... نہیں.... سمیہ بھی چلی گئی... اور اسکا ماموں مطلب سفیر "

یوسف.... دیکھا ہالار تم نے اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی میری پوتی یتیموں کی طرح

"رہتی رہی... / تمہارے باپ کی وجہ سے

میر برفت اب بھی نہیں چوکے تھے

پلیز دادا!.... بابا نے جو کیا وہ اس وقت سب سے بہتر تھا پرانی باتیں بھول "

جائیں اور آپکی پوتی کوئی یتیموں کی طرح نہیں رہتی اسکے ماموں نے اسکی اچھی

".... تربیت کی ہے اور وہ اچھے ماحول میں رہی ہے

ہالار کو اس دن کا منظر یاد آیا تھا جب وہ مہرماہ کو چھوڑنے کے گھر گیا تھا

".... تمہیں اتنا یقین کیسے ہے... جیسے تم واقف ہو ان سے "

میر حباب نے جانے کب کمرے میں آئے تھے

"... جن سے تعلق رکھنا ہوا نئے بارے میں سب خبریں رکھنی ہی ہوتی ہیں... بابا "

ہالار کا لہجہ معنی خیز تھا

اس بات سے کیا مراد ہے تمہاری اور تم اس کے ماموں کی اتنی طرفداری "

"کیوں کر رہے ہو

میر برفت نے کہا وہ پوتے کے رنگ ڈھنگ دیکھ رہے تھے

میں نے آپ سے جو کمٹ منٹ کی تھی وہ پوری ہو گئی کل میں آپ کو وہاں لے "

" . جاؤں گی.... پھر آپ کی مرضی... جو چاہیں

ہالار نے انکی بات پلٹی تھی

"... میر ہالار.... تمہاری کچھ کہہ رہی تھی "

میر حباب کو یاد آیا تو پوچھ بیٹھے

"...کیا"

ہالار نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

تم اپنی شادی کے بارے میں ایسی کیا بات ہے جو مجھ سے اور ابا سے کرنا چاہتے "

"ہو اور ماں سے نہیں

میر حباب نے پوچھا

اماں کیلئے میرے دل میں بہت عزت ہے بابا.... لیکن یہ بھی "

ایک حقیقت ہے کہ انکے مزاج سے ہم سب واقف ہیں اس لئے میں ایسی

کوئی بات انہیں نہیں بتانا چاہتا جو انکے مزاج کے خلاف ہو.... لیکن

یہ بات میرے لئے بہت اہم اور ٹرس رکھتی ہے... اس لئے آپ دونوں سے

" کہنا ضروری ہے

"... ہالار صاف لفظوں میں کہو "

میر برفت الجھے تھے

سفیر صاحب کو جانتے ہیں آپ.... مہر ماہ کے ماموں.... ان سے "

"متعلق ہے یہ بات

کیا مطلب.....؟؟؟؟" میرحبازب چونکے "

".....مطلب یہ کہ میں انکی بیٹی نہیں سفیر سے شادی کرنا چاہتا ہوں "

ہالار نے دھماکہ کیا ہت کمرے میں موجود دونوں نفوس سن بیٹھے رہ گئے تھے

"...یہ کیا کہہ گیا ہتا....ہالار "

سورج معرب سے نکلتا تو ان دونوں نفوس کو تب بھی اتنی حیرت نہیں ہوتی

...جتنی ہالار حبازب کی بات سن کے ہوئی تھی

وہ واقعی شا کڈ رہ گئے تھے

اتنے برس کے بعد اگر کوئی لڑکی ملی بھی ہمارے پوتے کو..... تو پوری دنیا کی لڑکیوں کو "

".....چھوڑ کے صرف سفیر یوسف کی بیٹی

میربرفت تلخی سے بولے تھے

اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے دادا..... مجھے وہ اچھی لگی ہر "

".... لحاظ سے پرفیکٹ..... وہ انجینئر بن رہی ہے

ہالار اپنی بات کو پرسکون لہجے میں کہہ رہا تھا

مگر اس کا لہجہ اٹل تھا

".....ہمارے گھر کے سردوں کو کیا وہی گھر ملا ہے شادی کیلئے "

میر برفیت تنفس سے بولے

دادا!..... آپ مجھے سیال چپا کے ساتھ کمپیئر مت کریں.... میں بیچ راہ "

"..... میں سے چھوڑ کے جانے والوں میں سے نہیں

ہالار نے یہ بات کہہ کے ثابت کر دیا تھا وہ واقعی اکڑپن میں اسی خاندان
پہ گیا تھا.... اس وقت وہ میر حباب کو میر سیال کا ہی پر تو لگ

رہا تھا

.... ضری

اکھڑ

اور ہی

.... خاندانی اکڑ

میر ہالار اسی گھر میں ہماری پوتی بھی تو تھی.... تم اسے بھی تو پسند کر سکتے تھے نا... یا "

"تمہاری قریب کی نظر کمزور ہو گئی ہے

میر برف نے شکوہ کیا

دادا.... نہیں میرے معیار پہ پورا اترتی ہے... وہ جتنی محبت آپکی پوتی سے کرتی "

ہے شاید ہی کسی سے کرتی ہو.... شی از پر فیکٹ... آپ لوگ انکے گھر رشتہ لے

" کے جائیں گے

ہالار نے پوچھا تھا

تم پوچھ رہے ہو یا حکم دے رہے ہو.... ہم اس خاندان سے مزید کوئی رشتہ "

نہیں جوڑنا چاہتے ہالار یہ خیال دل سے نکال دو... ہاں اگر تمہارا انتخاب ہماری

".... پوتی ہوتی تو ہم اسی وقت تمہارا رشتہ وہاں لے جاتے

میر برف کی بات پہ ہالار کا دل چاہا پوتی صاحبہ کو ہی شوٹ کر ڈالے میر

برف زبردستی اسکے ساتھ اسکا ناتا جوڑنا چاہ رہے تھے

میں آپ سے کہہ رہا ہوں دادا "

میری جو کمنٹ آپکے ساتھ تھی وہ میں نے پوری کر دی میرا کام آپکی پوتی کو...

ڈھونڈنا تھا نا کہ اس سے شادی کرنا.... شادی تو میں نہا سے ہی کروں گا.... یہ
 "... آپ لوگ سن لیں

ہالار نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا

تم نے یہ فیصلہ اچھی طریقے سے سوچ سمجھ کے کیا ہے یا جذباتی ہو رہے ہو "
 تم

میر حباب بہت دیر بعد بولے تھے

بابا.... میں کوئی ٹین ایجر نہیں ہوں... ایک میچیور انسان ہو جو تیس سال کی "
 عمر کو پہنچنے والا ہے.... یہ فیصلہ میں نے بہت سوچ سمجھ کے کیا
 ہے.... نہا ہی میری پسند ہے.... آپ جانتے ہیں جس فیلڈ میں
 میں ہوں... اگر مجھے جذباتی فیصلے کرنے ہوتے تو بہت موقع تھے ایسے.... بڑ
 آپ مجھے جانتے ہیں

ہالار باپ کو ہی دیکھ کے بول رہا تھا

ٹھیک ہے.... وہ سفیر کی بیٹی ہے... اور سب سے بڑھ کے تمہاری پسند... ہم "
 "تمہارا رشتہ لے جائیں گے

میر حباب کی بات سن کے میر برفت غصے میں آگئے تھے

ہر گز نہیں.... اس سفیر کی وجہ سے ہماری پوتی ہماری بچی ہم سے اتنے سال دور رہی... اسے سزا دینے کے بجائے ہم اس کی بیٹی کی مانگ میں افشاں بھر ".... قطعاً بھی نہیں

بابا... پلیز... آپ کیوں ایک بار پھر سیال والی کہانی دہرانا چاہتے ہیں... " میں اپنے بیٹے کا دل نہیں توڑ سکتا.... اتنے سال کے بعد اگر اسے کوئی لڑکی ملی ہے تو وہ یقیناً ہمارے معیار کی ہی ہوگی.... اور بابا زرا مہر ماہ کا بھی تو سوچیں.... ہم جب اس سے ملیں تو اس کیلئے اجنبی ہی ہوں گے وہ ان سے زیادہ قریب ہے.... اسے خوشی ہوگی ".... اگر ہم ان لوگوں سے رشتہ جوڑیں گے... اس طرح وہ ہم سے بھی قریب ہوگی

میر حباب نے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہتا

تو وہ دور بھی تمہاری وجہ سے ہوئی تھی.... کس نے کہا تھا کہ اسے ہماری نظر " سے دور کرو

میر برفت نے انہیں سنایا تھا

دادا... پلیز... بابا نے جو کیا وہ ٹھیک تھا.... وہ کیسے ایک ماں سے اس کا "

بچہ چھین سکتے تھے... آپ بابا کو برا بھلا کہنا بند کر دیں.... آپکو آپکی پوتی
".... مبارک ہو

ہالار ناگواری سے بولا ہتا ہالار تم حباؤ.... میں تھوڑی دیر تک خود تمہارے پاس آتا
".... ہوں

میر حباذب نے بھاپن لیا ہتا کہ ابھی ہالار آؤٹ اف کنٹرول ہو حباے
گا

اسلئے اسے کنٹرول کرنا چاہتا

بابا.... نیہا میری محبت ہے.... میری پسند ہے.. اور وہی میری زندگی کی "
".... ساتھی بنے گی

ہالار نے صاف اقرار کیا ہتا

نہ جانے میر حباذب کو اسکی بات سن کے دکھ کیوں ہوا ہتا.... شاید
اس لئے کہ اندر ہی اندر وہ بھی مہرماہ اور ہالار کو ساتھ دیکھنا چاہتا

اور

اسی شہر میں ہی کہیں دور... اس دیوانی مہرماہ کے ہاتھ سے پھول چنتے یوں ہی

گرے تھے.... مہرماہ کے ہاتھ بالکل حنالی ہو گئے تھے اسکے دل کی طرح
 بابا.... مان جائیں.... اس طرح مہرماہ بھی ہمارے گھراؤ جیسٹ ہو جائے گی "
 "جب اسکے ساتھ اسکے بچپن کی ساتھی ہوگی

میر حباب باپ کو منانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے
 ہوں.... تم جباؤ.... صبح بات کریں گے.... "میر برفتنے انہیں جانے "
 کا اشارہ کیا تھا

میر حباب اٹھ کھڑے ہوئے تھے جانے تھے باپ کا یہ انداز پتھر کو
 جو نکل تو لگی تھی

سفیر یوسف..... تمہاری وجہ سے تیس سال ہم اپنی بچی کی شکل دیکھنے کو "
 ترسے ہیں.... اب تمہاری باری ہے.... قدرت نے ہمیں موقع دے دیا ہے بدلے
 کا.... اب تمہاری باری ہے.... تم ترسو گے اپنی لاڈلی بیٹی کیلئے.... اس کی آواز کیلئے
 بھی

میر برفتنے لاٹھی گھماتے ہوئے تہیج
 کیا تھا

"....سفیر"

عالیہ نے انہیں پکارا

"جی بیگم صاحبہ..... ہماری یاد کیسے آگئی آپکو.... یقیناً کوئی کام ہوگا "

سفیر صاحبہ اخبار رکھتے ہوئے بولے تھے

"کام کچھ بھی نہیں ہے... سفیر... مجھے کچھ کہنا ہے... انفیکٹ ڈسکس کرنا ہے "

عالیہ سنجیدہ تھیں

کہو.... "سفیر صاحبہ بھی سنجیدہ ہوئے تھے "

انس کے بارے میں.... آپ نے دیکھا اسے کتنے کتنے دن گھر نہیں " آتا... میں چاہتی ہوں اسکی شادی کر دوں گھر میں بیوی ہوگی تو وہ سے گھر کی ".... بھی یاد آئے گی

عالیہ کی بات پہ سفیر صاحبہ سوچ میں پڑ گئے تھے

واقعی انس کی اب شادی کی عمر بھی ہو چلی ہے.... اور اسکی حباب بھی " ... بہت ٹف ہے... تو کوئی ہے تمہاری نظر میں

سفیر صاحب نے پوچھا

ارے اس میں ڈھونڈنے والی کیا بات ہے..... اپنی مہر ماہ... ہے نا... مجھے تو "

"وہ بہت پسند ہے انس کے لئے ہمیشہ سے

عالیہ بیگم جو شس سے بولیں تھیں

"... نہیں عالیہ مہر ماہ نہیں.... اس سے نہیں ہو سکتی اس کی شادی "

سفیر صاحب نے انکار کیا تھا

"ارے کیوں.... کیا کمی ہے ہمارے بچے میں... آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں "

عالیہ حیران ہوئیں تھیں

"....انس نے منع کیا ہے "

سفیر صاحب نے بتایا

مگر کیوں.... وہ تو اس کا اتنا خیال رکھتا ہے... مجھے تو لگا تھا کہ وہ اسے پسند کرتا "

ہے...."عالیہ بیگم نے الجھے لہجے میں کہا

لگتا تو مجھے بھی یہی تھا.... اس لئے میں نے اس سے پوچھا تھا... مگر "

عالیہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گئیں تھیں.... نخبانے
مہرماہ کے نصیب میں کیا ہوتا

"... مہری جی.... آپ شادی کب کر رہی ہیں "

ماوی نے چپس کھاتے ہوئے بے تکلفی سے کہا تھا جیسے صدیوں پرانی حبان
پہچان ہو

کیا..... "مہرماہ ننگے چھوڑ کے اس کا منہ دیکھنے لگی تھی "

انس نے ناگواری سے اپنی اس کزن کو دیکھا تھا جس نے بک-بک میں
ڈگری لے رکھی تھی

".... ماہ کو تو چھوڑو تم بتاؤ.... تم کیوں ہر پرپوزل ریجیکٹ کرتی ہو "

نہانے اسے آڑے ہاتھوں لے کے مہرماہ کی مشکل آسان کی تھی

کچھ خاص نہیں..... چھوڑو اسے.... ایک لطیفہ سناؤں..... انس آپ "

"سنیں گے... سچ بہت مزے کا ہے

ماوی نے کہنے کے ساتھ چٹخارہ لیا تھا

انس اسے نظر انداز کر کے ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گیا تھا

اچھا زارا سننا.... مس لطیفہ.... "نہانے کہا "

ایک مرغی کو بہت غصہ تھا... وہ مرغی کے پاس گیا اور اس سے " کہنے لگا... تم نے میرا رشتہ چھوڑ کے کوئے میاں کیلئے کیوں ہاں کی.... مرغی نے اسے دیکھا اور شرماتے ہوئے بولی.... وہ اماں ابا کی خواہش تھی کہ دلہا ائیر فورس میں ہو "

ماوی نے کن اکھیوں سے انس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو بے نیاز سے بھی سیدھا دل کی دھڑکنیں دھڑکا رہا تھا

انس نے اس کے لطیفے پہ اسے دیکھا تھا

ماوی کو پہلی بار لگا کچھ غلط ہوا ہے.... انس کی کرنچی آنکھوں سے جیسے سیدھا شرارے نکل رہے تھے

مہرماہ اور نہیا ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں.... یہ تو سیدھا انس پہ ہی اٹیک تھا

انس اسے گھورتے ہوئے اٹھ گیا تھا لاؤنج میں مکمل خاموشی ہو گئی تھی

میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا... "ماوی حیرانگی سے بولی "

اوہ زمانے بھر کی بوئگی... میرا بھائی کو اہے یا تم سرخی ہو... کیا ضرورت تھی "

"یہ بکواس لطیفہ سنانے کی

نہانے اسکی کلاس لی تھی

"..... میں نے انس کو تو کچھ نہیں کہا "

ماوی نے انخبان بن کے کہا

"..... کہنا بھی مت.... اور تم بھی کچھ مجھے سمجھ میں آرہی ہو "

نہانے کمر پہ ہاتھ رکھ کے کہا تھا

ایویں خواہ مخواہ.... ایسے بھی کونسے سرحباب کے پر لگے ہیں تمہارے بھائی "

میں.... اگر ہنسنا نہیں ہے تو باتیں بھی تو مت سناؤ... "ماوی چپڑ گئی تھی

پچھلے جنم میں تم یقیناً شاہی مسخری رہی ہوگی.... "نہانے اس سے بدلہ

لیا تھا

واٹ.... میں مسخری... "ماوی کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا"

اوہو.... چپ کرو تم دونوں... کیا بچوں کی طرح لڑ رہی ہو... ماوی جاؤ صبح کیلئے "

"تیار کرو یونی کی.... پھر صبح تم نے ایک بار پھر رولا ڈالنا ہے

مہر ماہ کو شور بالکل پسند نہیں ہوتا.... وہ ہنگاموں سے دور بھاگنے والی لڑکی تھی

یہ جانے بغیر کہ آئندہ اس کی زندگی میں کتنے ہنگامے کھڑے ہونے والے

تھے

وہ کچن میں پانی پینے آئی تھی پی کے واپس نکل ہی رہی تھی جب انس اپنے کمرے

سے باہر نکلا ہوتا

ماوی اسے دیکھ کے رک گئی تھی... انس دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں ڈالتا

ہوا اس کی طرف آیا ہوتا آرام سے ماوی ساکت سی اسے دیکھتی رہی تھی اس پل

نجانے اس کی عقل کہاں سو گئی تھی

انس اس کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا ہوتا نظریں اب تک اس پہ

جمی ہی ہوئیں تھیں ماوی پزل ہونے لگی تھی انس بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہا

ہوتا.... سیدھا دل میں اترنے والی نظر

لک... کچھ چاہیئے آپکو.... "ماوی بکھرے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی "

.....

ایسا کیوں لگ رہا ہے مجھے کہ.... تمہیں کچھ چاہیئے.... کچھ لینے آئی ہو تم "

..... یہاں

انس اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا ہتا

مسم.... میں... مجھے بھلا کیا چاہیئے.... "ماوی نے سوکھے لبوں پہ زبان "

پھیری

ابھی تو اس نے پانی پیاتھا لیکن انس کی رعب بھری شخصیت دیکھ کے اسکا

حلق خشک ہو رہا تھا

کم ان.... مجھ سے مت چھپاؤ.... مجھ سے بھی چھپاؤ گی.... ہاں... بتاؤ کیا چاہیئے "

.... تمہیں

انس نے اسکی کلائی ہتاتے ہوئے کہا تھا

ماوی کو ایک دم ہی معاملے کی سنگینی محسوس ہوئی تھی

.... انس کو کیا ہوا تھا

آپ یہ کیا کر رہے ہیں.... انس.... مجھے کچھ نہیں چاہیئے.... میں تو " بس... " ماوی کی طراری نہ جانے کہاں گم ہو گئی تھی

کیا میں تو بس.... چلو ماوی ڈسیر میں تمہیں بتاتا ہوں.... تمہیں "کیا چاہیئے

انس نے اس کی لابی انگلیوں والا محسوس ہاتھ ہتھمتے ہوئے اس کی نازک ہتھیلی اپنی چوڑی ہتھیلی پہ پھیلائی تھی

انس.... کیا ہو گیا ہے.... یہ کیا کر رہے ہیں... " ماوی رو پڑی تھی "

تمہیں جو چاہیئے نا.... ماوی.... جس کے پیچھے پاگل ہونا تم.... جس کیلئے تم اپنا " شہر چھوڑ کے یہاں تک آئی ہو وہ تمہیں کہیں نہیں ملے گا کبھی بھی نہیں.... تم ناشاد رہو گی.... ہمیشہ غمزدہ رہو گی.... تمہارا دل ہمیشہ حالی رہے گا.... بالکل " میری طرح

انس نے آخری جملہ سرگوشی میں کہا تھا ماوی سن ہی نہ پائی تھی انس وہ انس تو لگ ہی نہیں رہا تھا جو وہ تھا یہ تو کوئی اور ہی انس تھا جس میں کسی کو کھودینے والی کیفیت عروج پہ تھی.... کسی کو کھودینے کے بعد والی

وحشت انس میں جھلک رہی تھی

!!!!.... اور کوئی کیا جانے

!!!!.... بھلا انس نے کیا کھویا تھا

!!!!.... اور دکھ تو اس بات کا تھا

!!!! انس اپنی محبت کا ماتم حنا موش رہ کے ہی کر رہا تھا

کہ کسی کا بھرم مقصود تھا

مگر اس وقت لیٹے میں ماوی آگئی تھی.... زبان کے جوہر کچھ نہ کچھ تو اثر دکھاتے
ہی ہیں

انس نے ماوی کا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑ دیا تھا ماوی یک دم لڑکھڑائی تھی پھر وہاں سے
فورا بھاگی تھی

یہ انس کا کونا انداز تھا.... میرے مالک.... "وہ نرم خوان انس کہاں رہ"
گیا تھا

ماوی کے جانے کے بعد انس نے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلا کے سامنے کی

تھی..... شاید مہرماہ کو اپنے ہاتھ کی لکیروں میں ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی

محبت مرگ کی صورت "

اتر رہی ہے لمحہ لمحہ

"میرے وجود کے اندر

نیہا دروازہ بج رہا کب سے کھول بھی چکو...." مہرماہ نے کچن سے آواز لگائی تھی "

ایک تو یہ چوکیدار ہر کسی کو اندر گھسالتا ہے.... اور پھر وہ آ کے دروازہ بجاتے "

"رہتے ہیں

نیہا بڑبڑاتے ہوئے دروازہ کھولنے اٹھی تھی

اتنا اچھا سین آ رہا تھا

اور دروازہ کھل کے نیہا کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے

ہالار حباب دو اجنبی صورتیں لئے ساتھ دروازے پہ موجود تھا

آپ.... اور یہاں..." نیہا نے فوراً دوپٹہ سر پہ ٹکایا تھا "

جی میں.... کیا احبازت ہے "ہالار نے مستبسم لہجے میں کہا "

جی آئیں نا... "نیہانے الجھ کے کہا "

ہالار کی ایسے آنے کی کیا تک تھی

ماہ... ماہ... وہ ہالار حباب آئیں ہیں.... اپنے گھر والوں کے ساتھ "نیہانے "
اسے فوراً مطلع کیا تھا

کیا... مگر کیوں... "ماہ حیران ہوئی تھی "

مجھے لگتا ہے ماہ... تمہاری خاموش محبت کو زبان مل گئی ہے وہ تمہارا "
"رشتہ لینے آئیں ہیں.... انکے ملازم بڑے بڑے ٹوکرے اتار رہے تھے

نیہانے تکالگیا تھا

مہر ماہ یک دم ساکت ہوئی تھی.... کیا اسکا نصیب اتنا زور آور تھا کہ اسے
.... میر ہالار حباب کی ہم سفری ملے

میں اماں... بابا کو بلاتی ہوں ابھی "نیہا باہر بھاگی تھی "

سفر صاحب یک دم سن ہو کے رہ گئے تھے اپنی طرف سے جواب انہوں

نے آج سے تئیں برس پہلے بند کیا تھا وہ آج پھر کھل گیا تھا
ماضی زندہ ہو گیا تھا

وہ وقت آگیا تھا جس کے ڈر سے سفیر صاحب نے اپنا شہر چھوڑا تھا
پہچان تو لیا ہو گا نا ہمیں.... "میر برفت کا لہجہ سپاٹ سا تھا "
جی.... تشریف رکھیں..." سفیر صاحب ایک ٹھنڈی سانس "
بھر کے رہ گئے تھے

..... یہ تو ہونا ہی تھا.... اب جو بھی ہو

ٹھیک رہے اتنے برس سفیر.... "میر برفت کا لہجہ نارمل تھا "
جی.... آپکی طرف سب خیریت ہے "سفیر صاحب کو سب سے "
زیادہ حیرت ہو رہی تھی انکے نارمل ہونے پر
".... ہمیں سمیہ کا پتہ چلا بہت افسوس ہوا سفیر "

میر حباب نے بات اعدہ گفتگو شروع کی
بس اللہ کی مرضی "سفیر صاحب بھی ادا اس ہوئے "

مہرماہ ٹھیک ہے.... "میرحباذ نے پوچھا "

اسے بلاؤ.... ہم ملنا چاہتے ہیں "میربرفت نے بے صبری سے کہا "

وہ ٹھیک ہے.... مگر اسے ایک دم کیسے.... مطلب یہ سب اس کیلئے "

بہت اچانک ہوگا.... وہ نہیں جانتی اس سب کے بارے میں "سفیر

صاحب الجھے عالیہ بھی شاکڈ تھیں ان لوگوں کو دیکھ کے

"..... تم نے کبھی ہمارا تذکرہ نہیں کیا سفیر "

میربرفت ناگواری سے بولے

"اسکی ماں یہ نہیں چاہتی تھی کہ ماضی کی کوئی بات بھی دہرائی جائے "

عالیہ نے کہا

کوئی بات نہیں.... مہرماہ اب بچی نہیں ہے اچھی خاصی سمجھدار ہے وہ "

ہینڈل کر لے گی آپ اسے بلائیں.... "میرحباذ نے کہا

ظاہر ہے تئیس برس کی لڑکی تھی وہ تین برس کی نہیں

مہرماہ.... ڈرائنگ روم میں آؤ.... "عالیہ اسکے پاس آ کے سنجیدگی "

سے بولیں تھیں

میں.... "مہرماہ نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا "

ہاں... زرا جلدی.... "عالیہ کہہ کے پلٹ گئیں تھیں "

اوہ اب تو پکا وہ تمہارا رشتہ لینے آئیں ہیں.... اب تمہارا بردکھوا ہے ماہ بی بی "

"جائیے جائیے.... آپکی سسرال سے لوگ آئیں ہیں

نہانے اسے تنگ کیا تھا

بد تمیز.... "ماہ نے اسے ایک دھپ لگائی تھی "

مہرماہ کے دل کی دھڑکنوں کا کیا پوچھنا تھا بھلا

مہرماہ سرائٹھائے پلکیں جھکائے اندر داخل ہوئی تھی

السلام علیکم..... "مہرماہ نے دھیمے سروں میں سلام کیا "

وعلیکم السلام... آؤ یہاں آؤ بیٹی ہمارے پاس "میر برفتنے اسے اپنے پاس "

بلایا

انکی لہجے کی بے قراری نے ماہ کو چونکا دیا تھا

وہ سفیر صاحب کی طرف دیکھنے لگی تھی

حباؤ مہری.... وہ تمہارے دادا اور یہ تمہارے تایا.... اور یہ تمہارے کزن "
".... میرا لار حباؤ ہیں

کیا.... مہر ماہ کو لگا وہ پاگل ہو گئی ہے اس نے جھٹکے سے سراٹھا کے باری باری
سب کو دیکھا تھا

".... پر آپ نے تو "

ہاں وہ اس وقت کاقتاضہ تھا.... لیکن اب وقت کاقتاضہ یہ "
".... ہے.... مہر ماہ حباؤ دادا کا پیار لو

سفیر صاحب نے کہا تو ماہ چپ چاپ انکی طرف بڑھی تھی
"!!!!!!.... اس کا بھی کوئی تھا "

کتنا خوش کن تھا یہ احساس

میر برفت نے کتنی دیر اسے پیار کیا تھا اتنے سال وہ ان سے دور رہی تھی جیسے

برسوں کا پیار اسے دینے کو وہ بے تاب تھے

میرحباب میں اسے اپنے بابا کا عکس دکھاتا..... اگر اس کے بابا ہوتے تو
 شاید اس سے اتنا ہی پیار کرتے مہرماہ کو اپنا وجود آج کسی شہزادی کی
 طرح لگا ہوتا جسے اسے کھویا ہو اسب مل گیا ہو..... اسے یہ سب محبت
 بہت اچھی لگ رہی تھی

میرے خیال سے اب کچھ باتیں اور بھی ہو جائیں..... "میرحباب گلا"
 کھنکھار کے بولے تھے تو نیہا چونک گئی تھی

وہ بے چاری کب سے دروازے کے پاس کھڑی حیران ہو ہو کے سر رہی تھی

"....لو یہ تو ماہ کا کزن ہے..... مطلب منزل آسان ہو گئی ماہ تمہاری"

نیہا نے ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں میں وزن منتقل کیا

کھڑے کھڑے تھک گئی تھی

میرحباب نے ہالار کے اشارے پہ بات کرنی شروع کی تھی

یہ یقیناً.... اب ماہ کو مانگیں گے ہالار کیلئے.... واؤ.... "نیہا نے خوشی سے"

آنکھیں میچیں

آپکی احبازت سے بابا..... "میر حباب بابا کو دیکھ کے بولے"

میر برفت نے سر ہلادیا تھا

سفیر.... اسے تقدیر کا چکر سمجھو یا رضا مگر سچ تو یہ ہے کہ تقدیر خود بھی "

".... یہی چاہتی ہے کہ ہمارے درمیان رشتے قائم رہیں

میر حباب نے تمہید باندھی

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں حباب بھائی.... کھل کے کہیں..." سفیر "

صاحب نے انہیں اطمینان سے بات کرنے کو کہا

سفیر بھائی.... ہم مکمل رضا مندی اور انتہائی احترام سے آپکی بیٹی نہا کا ہاتھ "

"اپنے بیٹے ہالار کیلئے مانگتے ہیں

میر حباب نے دھماکہ کیا تھا

باہر کھڑی نہا کو لگا جیسے پورے سفیر ہاؤس کی چھت اسکے سر پہ گری ہو

..... وہ اپنی جگہ سے ہل کے رہ گئی.. #بن_کہے_سنو_او_یارا

؟؟؟ آسمان سر پہ ٹوٹا کیسے ہے

??? زمین پیروں تلے سے نکلتی کیسی ہے

??? کیسے روح یک لخت کانپ اٹھتی ہے

نہا سفیر کو آج ادراک ہوا تھا.... اسے یوں لگ رہا تھا کہ اسے کسی نے اونچپائی سے اٹھا کے نیچے پٹخا ہے.... نہ جانے کتنے پل وہ بولنے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھی تھی

ہالار حباب کارشتہ آیا تھا

مہرماہ کیلئے نہیں..... نہا سفیر کیلئے آیا تھا

میر ہالار کو محبت ہوئی

مہرماہ سے نہیں.... نہا سفیر سے

شاید اسے ہی نصیب کہتے ہیں

وہ بیوقوف سارا وقت ان دونوں کو ملانے میں لگی رہی اور تقدیر ان دونوں کو

!!!!!!... کیا مذاق تھا یہ

نہا کو لگا کہ یہ بات کر کے ہالار نے نہا کو ہمیشہ کیلئے مہرماہ کی نظروں

میں گرا دیا ہے

!!!.... بھلا وہ اور ہالار کیسے ہو سکتے ہیں

..... وہ تو گواہ تھی نا

مہر ماہ کی دیوانگی کی

اسکی محبت کی

اسکی چاہت کی

پھر بھلا وہ کیسے اسکے حق پہ ڈاکا ڈال سکتی تھی

یہ نہیں ہو سکتا.... کبھی نہیں.... پاگل ہو گیا ہے یہ میر ہالار.... اور یہ اماں "

پاپا کو کیا ہوا؟؟؟ یہ دونوں انکامنہ کیوں نہیں بند کرتے.... اس سے پہلے کہ بابا

کچھ کہیں میں جاکے صاف انکار کر دیتی ہوں "نہانے جلد ہی اپنی کیفیت

پہتا بو پالیا ہتا

اماں....!!!! "نہانے اندر آتے ہوئے عالیہ کو پکارا "

عالیہ نے اسکے تیور دیکھے.... نہانے کے تیور بالکل اچھے نہ تھے وہ یقیناً یہاں کوئی

تماشہ لگانے آئی تھی

عالیہ اسے جانتی تھیں انہوں نے سفیر صاحب کو اشارہ کیا تو سفیر
صاحب نیہا سے بولے

نیہا.... یہاں آؤ.... یہ میرا لار کی فیملی ہے.... اپنی باتیں ہم بعد میں "
کرتے ہیں پہلے مہمانوں سے ملیں....!!!!!!" سفیر صاحب نے نیہا کو بغور دیکھتے
ہوئے کہا تھا

انکی باتوں اور انکے انداز میں چھپا پیغام نیہا کو صاف محسوس ہوا تھا
مطلب اسے انتظار کرنا تھا

نیہا کچھ دیر بیٹھ کے اٹھ گئی تھی

مہرماہ کی لٹھے کی مانند سفید رنگت اسے اتنے فاصلے سے بھی محسوس ہوئی تھی

نیہا مجرم نہ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مجرم سمجھ رہی تھی

اور جس نے یہ سارا کارنامہ کیا تھا وہ انتہائی اطمینان سے سفیر
صاحب سے محو گفتگو تھا

لوگ اتنے ظالم بھی ہوتے ہیں کہ پل میں اپکو ساری دنیا دان کر آپ کو ملکہ بنا دیں اور دوسرے ہی پل آپ کا وجود کوڑیوں کے مول کر کے پاتال کی گہرائیوں میں اتار دیں

ابھی یہ وہی لوگ تھے ناجو مہرماہ کو سر پہ بٹھا رہے تھے اور اب انہی لوگوں نے انجبانے میں ہی سہی اس چھوٹی لڑکی ساری کائنات زلزلے کی نظر کردی تھی

مہرماہ کو لگا کہ آج اس کے جسم سے جان ہی نکلی تھی

اذیت کے مارے اسکی آنکھوں میں لہو کی سرخی ٹھہر گئی تھی

اس نے اٹھنا چاہا کہ کوئی گوشہ عافیت ہی مل جائے جہاں وہ اس قیامت کا سامنا کر کے

اپنی بربادی کا ماتم کر سکے

کیا نصیب تھا اس کا میر ہالار کے سامنے تھا مگر اس کے ہاتھ میں نہیں

وہ اس کا نہیں نہیہا کا طالب تھا

وہ نہیہا جس نے مہرماہ کی سترہ سالہ محبت کو تعبیر کا رخ دینے کی کوشش کی

تھی

اسکی آنکھوں میں بہت چاہت سے میرا ہالار کی ہم سفری کے خواب
سجائے تھے

اسکی عقیدت بھری محبت کو چاہ کی راہ سمجھائی تھی
اور اب اسی نیہا کی وجہ سے مہرماہ کے سارے خواب ٹوٹ گئے تھے
بکھر گئے تھے

اور مہرماہ کی لہو کرچی کرچی ہو گئی تھی

اسکا وجود زخم زخم ہوتا

پور پور لہو لہاں ہوتا

مہرماہ نے اسے شخص کو آنکھ اٹھا کے دیکھا

جواسکے ہاتھوں میں تو ہوتا

مگر لکیروں میں نہیں

ہم نیہا کو بہت خوش رکھیں گے.... ہالار کو آپ پہلے سے ہی جانتے "

"ہیں.... بس اب اتر دیجئے

میر برفت نے کہا تھا

"یقیناً.... بس ہمیں کچھ وقت دیجئے.... مجھے یقین ہے کچھ اچھا ہی ہوگا "

سفیر صاحب کے انداز مثبت تھا

!!!!.... ایک اور انی مہرماہ کے وجود میں گڑی تھی

اسکی حبان کنی کی کیفیت کسی کو بھی نظر نہیں آئی تھی

!!!!.... میر ہالار حباب کو بھی نہیں

فطر درد سے میں نے انگلیوں کی پوروں پر

.. آنسو جب سمیٹے تھے آپ بھی تو بیٹھے تھے

واہ.... واہ... کیا کہنے ہیں تمہارے میر ہالار حباب کے..... کتنا گھناؤنا کلا "

یہ شخص نظریں کسی اور پہ اور دل کسی اور پہ..... ایسا بھی کوئی کرتا ہے کیا

????"

نیہا بھڑک کے بولی تھی

".....وہ میرا نہیں نہا "

مہرماہ کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی چھن تھی

میرا دل کر رہا ہے جاؤں اور جا کے اسکا منہ توڑ کے ہاتھ میں دے دوں "

جس منہ سے اسنے میرا رشتہ مانگا.... "نہانے اپنی مٹھیاں بھینچیں تھیں

تو کیا ہوا.... محبت کرتے ہیں وہ تم سے.... پہلی خواہش ہو تم انکی..." مہرماہ "

نے رشک سے کہا تھا

!!!!...دل میں اٹھتی ٹیسوں کا کیا پوچھنا تھا بھلا

مہرماہ.... تم انسان ہو.... کوئی ماورائی مخلوق نہیں.... تمہیں درد نہیں ہوتا یہاں "

نہانے دل کی طرف اشارہ کیا تھا

کیا شور مچا رکھا ہے نہا.... "عالیہ اندر آتے ہوئے بولیں تھیں"

اماں.... میں آپ سے صاف کہہ رہی ہوں آپ ان لوگوں کو منع کر دیں مجھے "

"کوئی شادی نہیں کرنی.... میرا لار جاؤں سے تو قطعاً نہیں

نہانے صاف کہا تھا

تم مجھے دوسری انس نہ بنو.... وہ تو چلو لڑکا ہے.... اسے کچھ نہیں فخر پڑتا "

.... مگر تم جسے ڈھنگ سے چلنا نہیں آتا نہ بولنا.... اس کے لئے اگر میرا ہالار

جیسے لڑکے کا رشتہ غنیمت ہے.... "عالیہ بیگم نیم رضا مند تھیں

!!!!!!..... ویسے بھی میرا بازب نے تو ان کے حق میں ہمیشہ اچھا کیا تھا

".... اماں "

نہا کو صدمہ ہوا تھا

آپ بھول گئیں انہوں نے سمعیہ پھوپھو کے ساتھ کیا کیا تھا....؟؟؟ "نہا "

نے یاد دلایا

وہ میرا بازب نے نہیں.... کیا تھا... وہ تو سمعیہ کیلئے ہمیشہ رحمت کا "

" فخر شہ ثابت ہوا تھا.... اور انہی کی وجہ سے مہرماہ ہمیں ملی تھی

عالیہ نے اس کا اعتراض چٹکیوں میں میں اڑایا تھا

جو بھی ہو.... مجھے صاف انکار ہے.... "نہا پیر پٹختے ہوئے چلی گئی تھی "

"!!!!.... مسئلہ کیا ہے "

عالیہ نے مہرماہ کو دیکھا

؟؟؟ اب مہرماہ کیا بتاتی کہ مسئلہ کیا تھا

نہ جی پائیں نہ سہہ پائیں

!!!!.... قیامت ہی قیامت ہے

".... مہرماہ.... تمہیں سفیر بلا رہے ہیں "

مہرماہ کو عالیہ نے پکارا جو جھولے پہ ساکت سی بیٹھی تھی آج جھولا بھی

اسکے وجود کی مانند ساکت تھا

وہ فی الحال یہیں تھیں..... میر برفت تو ساتھ لے جانا چاہتے تھے مگر

سب نے کہا تھا کہ مہرماہ کو کچھ وقت دیں..... اسکے لئے یہ جھٹکا بہت بڑا

ہے

اور جھٹکا تو واقعی بہت بڑا تھا

جی ماموں.... "مہرماہ نے انکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا"

مہری.... میں نے تمہیں کبھی ان لوگوں کے بارے میں نہیں بتایا "

".... اس لئے یہ سب بہت اچانک ہے پر وہ وقت کی ضرورت تھی بچے

سفیر صاحب اس کا چہرہ دیکھ کے سمجھے تھے کہ اسے کوئی شکایت ہے ان سے

".... نہیں ماموں.... آپ نے جو کیا درست کیا "

مہرماہ د لگرفنتی سے بولی

".... ہالار کو تم پہلے سے ہی جانتیں تھیں نا "

"ہاں ایک انہی کو تو میں جانتی تھی "

مہرماہ کے دل نے دہائی دی

مجھے ہالار پسند ہے.... بیٹی.... پر نہیں انکار کر رہی ہے.... بچے یہ رشتہ نصیب والوں "

کو ملتا ہے.... تم اسے سمجھاؤ اسے راضی کرو.... تم یہ کر سکتی ہو

".... مہرماہ.... پلیز

سفیر صاحب نہیں جانتے تھے کہ انکے یہ الفاظ مہرماہ کو بے حبان

کر چکے ہیں

ماموں....."مہرماہ کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا "

"....کیا ہوا"

وہ..وہ....."مہرماہ نے کچھ بولنا چاہا "

".....کہونا بیٹا"

نہیں میں کچھ نہیں کہہ سکتی.....ان لوگوں کو کیسے انکار کروں جو میرے محسن
.....ہیں"

مہرماہ آج بھی غلط تھی

بھلا.....انتہا پہ جا کے انسان کیسے خوش رہ سکتا ہے

!!!!.....چاہے وہ انتہا اچھائی کی کیوں نہ ہو

"....میں کر لوں گی "

..مہرماہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو قبر میں اتارا تھا

میں جب صبح گئی تھی سو سب صبح تھا....مگر شام میں تو جیسے سب "

سڑا ہوا کر یا بنے ہوئے ہیں"ماوی آتے ساتھ ہی نان اسٹاپ شروع ہوئی تھی

مجھ سے کچھ نہ پوچھو.... میرا بہت موڈ خراب ہے.... "نیہا منہ پھلا " کے بولی تھی

چلو سڑی رہو..... انس آپ کو پتہ ہے کچھ "ماوی نے اس سے پوچھا جو " اس کے پیچھے پیچھے گھر میں آیا تھا

"انس بھائی اپنے کان اپنے ساتھ لے کے جاتیں ہیں " نیہا نے کہا

کیا.... یہ کیا بے تکلی بات ہے "انس الجھا "

آج سب ہی بے تکا ہے.... انس بھائی اور تم میری بات رہنے ہی دو آج کی تازہ " خبر سنو.... ہماری مہر ماہ کے ددھیال والے تشریف لائے تھے "نیہا نے کہا

کیا.... مہر جی کے ددھیال والے.... اتنے عرصے بعد.... "ماوی حیران " ہوئی تھی

منخوس ہیں ناہم سب کی زندگی میں زہر گھولنے کیلئے ہر پندرہ بیس سال " بعد منہ اٹھا کے آجاتے ہیں.... "نیہا کا لہجہ زہر بھرا تھا

یہ تو خوشی کی بات ہے.... تم کیوں کر یلے چبا رہی ہو.... "ماوی نے اس سے "

پوچھا

ارے جہنم میں گئی.... ایسی خوشی.... اوپر سے انہوں نے میرا رشتہ مانگ "..... لیا اپنے پوتے کیلئے"

نہانے اصل وجہ بتائی

تم سچ میں پاگل ہو..... نہیا... اس میں حنا رکھانے والی کیا بات " ہے..... "ماوی نے اسے ڈپٹا

تم چپ رہو..... ماوی..... جاؤ یہاں سے نہیا یہاں بیٹھو اور ساری بات بتاؤ" انس نے ماوی کو جانے کا اشارہ کیا

ماوی کیلئے انس کی ایک گھوری ہی کافی ہوتی تھی ویسے بھی اس دن کے بعد سے وہ بہت محتاط ہو گئی تھی

بھائی کچھ..... کروماہ تو پرانی ہو گئی میں بھی چلی جاؤں گی.... مجھے نہیں کرنی " ... شادی

نہانے کہا

پرانی تو وہ کب سے ہو گئی ہے نہیا..... مہرماہ تو میرے ہاتھ کی لکیروں کبھی تھی "

"....ہی نہیں

انس نے سوچا

.. میں دیکھتا ہوں...." انس اسے تسلی دیتا اٹھ گیا تھا "

میرے ساتھ ایسا ہی کیوں ہوتا ہے.... کہ ہر خواب میری آنکھ میں ٹوٹا ہوا تارا

بن جاتا ہے.... مجھے نہ رشتے اس ہیں اور نہ محبتیں

مہرماہ بالکونی کے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھی ہوئی تھی

پیلا ڈوبتا آئینہ تاریخوں کا چاند بھی مہرماہ کے وجود کی طرح گھٹ رہا تھا

کاسنی پھولوں والی بیل بھی چپ اپنے پھولوں کیلئے سر نیہواڑے جھکی ہوئی تھی

میں نے آپ سے بہت محبت کی.... ہالار حباب.... اتنی کہ پھر "

میں میں نے نہیں رہی آپ ہو گئی.... میری باتیں میری روح.... میری

محبت سب آپ کے نام ہیں.... مہرماہ نے تب بھی آپ سے بہت محبت کی

تھی جب آپ کو دیکھا نہیں تھا آپ میری نو عمری کا وہ خواب ہیں جس

کی میں نے کبھی تعبیر نہیں چاہی تھی.... لوگ حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیسی

محبت ہے یہ مہرماہ کی محبت ہے اور مہرماہ یہ محبت آئینہ

"انس تک نبھائی گی

مہرماہ کے چاندی جیسے چہرے پہ سیاہ ہیروں کی طرح چمکتی آنکھوں
سے موتی جیسے آنسو پھیل رہے تھے

"اس گھر کا مجھ پہ بہت فرض ہے.... جو مجھے اتارنا ہے "

مہرماہ سوچ چکی تھی

پردل کا کیا کرتی

!!!!!!.... سترہ سال کی محبت تھی اسکی

!!!!!! اذیت سے وہ پتھر کی ہو رہی تھی

ک

خواب ٹوٹ جائیں تو یونہی چہ چہ کے پتھر کر دیتے ہیں

وہ پھولوں حبسی لڑکی

اس رات شیشوں جیسا ٹوٹی تھی

.. اس چھوٹی لڑکی سے اسکی کل کائنات چھن چکی تھی

"کیا سوچا ہے نہیہا تم نے.... ماموں ہاں کر رہے ہیں "

مہرماہ نے ضبط سے کہا تھا

تم پاگل ہو کیا وہ تمہارا ہے.... تم نے محبت کی ہے اس سے.... ایسے کیسے کہہ
سکتی ہو تم.... "نہیہا چٹنی

مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ تم سے محبت کرتے ہیں... مجھ سے نہیں..." مہرماہ
نے تلخی سے کہا

میں ابھی آتی ہوں پاپا سے بات کر کے "نہیہا جلدی سے نیچے بھاگی تھی "

بابا.... مجھے اس رشتے سے انکار ہے.... "اس نے دھڑلے سے کہا تھا "

سفیر صاحب نے اپنا چشمہ اتار کے اسے بغور دیکھا تھا

" کوئی ایک سولڈرزن دونہا.... انکار کی "

اور یہیں آ کے نہیہا کی زبان کو تالے لگ جاتے تھے

وہ کیا کہتی کہ انکار کی وجہ کیا ہے.... کہ مہرماہ کی نو عمری کی چاہت ہے

" میرا لار

"....بس مجھے پسند نہیں "

تو تمہیں کیوں لگا کہ میں تمہاری پسند کا انتظار کروں گا....نہا شادی تمہاری " ہماری پسند سے ہوگی....کچھ اور کہنا ہے تو کہو نہیں تو حبا سکتی ہوں....انس کو بھی رشتہ پسند ہے اور سب سے بڑھ کے میر حبا ذب کا ہم پہ بہت احسان ہے....."

تو اس احسان کے بدلے آپ اپنی بیٹی اسکی مرضی کے خلاف دے ".....دیں

نہا....زبان بند کرو اور حباؤ یہاں سے...."سفیر صاحب ناگواری سے " بولے

نہا پیر پٹختے ہوئے باہر آئی تھی

نہا....پلینز شادی کر لو ہالار سے "مہر ماہ کی بات پہ نہا کو ایک اور " کرنٹ لگاھتا

.تم انسان ہو او تار نہیں....."نہا نے یاد دلایا "

"....حبانتی ہوں "

"...پھر کیوں کر رہی ہو ایسا.... مرحباؤگی"

"کوئی نہیں سرتانہا.... جب ان سترہ برسوں میں نہیں مری تو اب کیسے مروں گی..... تم فکر نہ کرو...." مہرماہ نے آنسو صاف کیے

".... اتنا بڑا ظلم میں نہیں کر سکتی"

"یہ ظلم نہیں ہے.... نہا"

".... ہر گز نہیں ماہ"

".... میرے لئے بھی نہیں"

قطعاً نہیں.... تمہارے لئے ہی تو نہیں کر رہی تم مرحباؤگی.... جو ابھی انس نہیں لے پا رہی اس تصور سے کہ میرا ہالار نے میری ہم سفری کی خواہش کی ہے.... وہ جب اسے میرے ساتھ دیکھے گی تو مری جائے گی

"... نہیں ماہ.... میں خود عرض نہیں ہوں

نہا جذباتی ہوئی تھی

پوری دنیا کو چھوڑ کے ہالار کو ملی بھی تو کون نہا بی....!!!! حسد ہی ہو گئی تھی

"....مر تو میں ویسے بھی جاؤں گی "

مہرماہ کا لہجہ بہت عجیب تھا

کیا مطلب... "نہیا الجھی "

"اگر تم نے اس رشتے سے انکار کیا تو میں خودکشی کر لوں گی "

.... مہرماہ نے آج پہلی بار ثابت کیا تھا کہ وہ میر سیال کی اولاد ہے

"ماہ پاگل ہوئی ہو.... تم ایسا کیسے کر سکتی ہو "

ہاں پاگل ہو گئی ہوں.... یاد رکھنا میر ہالار میری طرح ناشاد نہیں رہے گا اسے "

'اس کا پیار ملے گا.... نہیں تو میں ہر حد پار کر جاؤں گی

نہیا کو وہ باؤلی لگی تھی.... وہ اسے دیکھتی رہی

پیلے چاند کی روشنی میں وہ محبت کی صلیب پہ چپڑھی کوئی قیدی ہی

لگ رہی تھی

تو ٹھیک ہے مہرماہ.... تمہارا حوصلہ آزماتے ہیں.... تیار ہوں میں اس "

"شادی کیلئے بتا دو بابا کو

نہا کے دماغ میں جھانکنا مشکل تھا

"نہا..... آپ اور یہاں "

ہالار حیران ہوا تھا

ابھی کل ہی تو وہ ان سے مل کے آیا تھا

"آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں..... کیوں "

نہا کا لہجہ سپاٹ تھا

نہا آئی وانٹ یو بی مائی لائف اینڈ بی مائی وانٹ..... "ہالار ایک جذب "

سے بولا تھا

"تو ٹھیک ہے ہالار صاحب..... کچھ میری پسند کا بھی تو ہو "

".....یقیناً کہئے "

حق مہر..... حق مہر میری مرضی کا ہو گا... جو میں مانگوں گی آپ دیں "

گے

نہانے کہا

"...او کے... کیا ڈیمانڈ ہے آپ کی "

آج نہیں عقد کے دن میرا ہالار..... وعدہ کریں "نہا نے اس سے اترار " مانگا

او کے..... جو آپ مانگیں گی وہ آپ کو ملے گا.... یہ ایک میر کا آپ سے وعدہ " ہے..... میرا ہالار حباب کا

ہالار نے اسے اترار کی نوید دی تھی

چلتی ہوں اب میں..... "نہا اٹھ کھڑی ہوئی تھی "

بابا انا نس کو پتہ چل جاتا کہ وہ یوں منہ اٹھا کہ ہالار کے گھر گئی ہے تو یقیناً وہ اسے شوٹ کر دیتے

آپ ایسے یوں اکیلی.... یہ خاصا نامناسب ہے نہا "ہالار نے دبے " لفظوں میں کہا

میں ایسی ہی ہوں ہالار صاحب..... پابند رہنا مجھے پسند نہیں.... "نہا تڑ " سے بولی

ہوں... انہیں بھی تو پتہ چلے کیا انجام ہوتا ہے یوں اندھوں کی طرح فیصلے "

"کرنے کا

آپ ایڈ جسٹ کر جائیں گی ڈونٹ وری....." ہالار نے اطمینان سے کہا "

نہا ہن کر کے رہ گئی تھی

کیا سوچ کے آپ مجھے اپنا رہے ہیں.... مجھے تو ڈھنگ سے انڈہ ابالنا بھی نہیں "

" آتا... مجھ سے تو اچھی مہر ماہ ہے... ہر شے میں پرفیکٹ

نہانے یوں ہی کچھ کھوجنا چاہتا

مجھے اپنے لئے بیوی چاہیئے میڈ نہیں.... اور جوابات آپ میں ہے وہ کسی "

میں نہیں " ہالار کچھ چپڑ کے بولا تھا

".... یہ کزن تو حبان کو ہی آگئی تھی۔"

نہا مزید کچھ بولے بنا پلٹ گئی تھی میر ہالار حباب لفظوں کا حسرت

اس میں کوئی شک نہیں تھا

میر ہاؤس میں آج بن موسم طوفان آیا تھا اور مونا کی گھن گرج بنا بادل کے

حباری تھی انہوں نے میر حباب کو بے بساؤ کی سنائی تھیں

غضب خدا کا اکیلے اکیلے لڑکی پسند کی اور پھر اس کا رشتہ بھی لے کے پہنچ گئے " اور لڑکی بھی کون اس سمعیہ چپڑیل کی جو نہ اپنا گھر بڑا سکی اور نہ میرے بسنے دے سکی.... اوپر سے آپ لوگوں نے اسکی بیٹی بھی دریافت کر لی.... واہ اتنی "پھرتیاں.... میرا جذب کمال کے انسان واقع ہوئے ہیں آپ

بہو.... اپنی حد میں رہو تم اچھی طرح جانتی ہو کہ رشتے سرد طے کیا کرتے ہیں اور رہ گئی مہر ماہ تو وہ ہمارا خون ہے ہماری پوتی.... وہ اب یہیں رہے گی ہمارے ساتھ

میر برفت نے بہو کی کلاس لی تھی

میں ماں ہوں ہالار کی.... میری مرضی جانے بغیر آپ کیسے اس کا " .. رشتہ کر سکتے ہیں.... اور بہت جلدی یاد آگئی آپ کو اپنی پوتی.... ہنس مونا طنز سے بولیں تھیں

تمہارا بیٹا تم سے اچھی طرح واقف ہے مونا بیگم.... تم رشتہ بگاڑنے والی " عورت ہو سنوارنے والی نہیں.... اور اگر اب وہ اتنے برس بعد شادی کیلئے "رضامند ہوا ہے تو تم اپنی چونچ بند رکھو

میر حباب بمشکل ضبط کرتے ہوئے بولے تھے

" اس ہالار کی تو میں خبر لیتی ہوں.... اس نے اچھا نہیں کیا "

مونا قہر بھری نگاہوں سے انہیں گھورتے ہوئے چلی گئیں تھیں

" اگلے ہفتے نکاح کا ارادہ ہے بابا.... تب تک ٹھیک ہو جائے گا سب "

میر حباب نے بابا کو تسلی دی تھی

" ہوں.... مہر ماہ کیلئے بھی کوئی بردیکھتے ہیں.... ویسے ہم نے ہالار کا سوچا تھا "

بابا اسکی پسند نہیں ہے.... اور پھر شمر اور عدیل ہیں نا.... سب بہتر ہوگا "

"

میر حباب کی بات پہ میر برفت کچھ سوچنے لگے تھے

شام کو رات کے تاریک سائے نکل رہے تھے جیسے مہر ماہ کو محبت کا فراق

دھیرے دھیرے نکل رہا تھا

دودن میں کھلتے گلاب جیسی رنگت کیسری رنگت میں بدل گئی تھی سیاہ

آنکھوں میں جیسے نمی ٹھہر گئی تھی..... یہ محبت میں کیسی آزمائش تھی کیا
وقت آن پڑا تھا

محبت طبعاً مشکل پسند ہوتی ہے..... مہرماہ کو یاد تھا یہ بھی ہالار حباب نے
کہا تھا

اور ہالار حباب کی کہی ہوئی ساری باتیں سچ ہوتیں تھیں
محبت دھیرے دھیرے مہرماہ کو نگل رہی تھی وہ ساکت سی سر جھکائے
کب سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھی
مہرماہ..... "عالیہ نے اسے پکارا "

"جی جی..... ماما "

مہرماہ نے سر اٹھا کے انہیں دیکھا

" اتنا وقت ہو گیا ہے یہ نہ اب تک نہیں لوٹی "

عالیہ نے پریشانی سے کہا

" آج بائے گی..... یونی میں کوئی پروجیکٹ ہوگا "

مہرماہ نے انہیں تسلی دی

".... نمبر بھی بند کر کے بیٹھی ہے "

آپ فنکر نہ کریں..... آجائے گی "مہرماہ نے کہا "

تمہارے ماموں نے ہاں کر دی ہے وہ لوگ نکاح کا کہہ رہے ہیں.... اتنے کام ہیں اور "

اس لڑکی کا کچھ پتا نہیں "عالیہ بیگم نے کہا

آپ فنکر نہ کریں سب ہو جائے گا میں ہوں نا "مہرماہ نے گردن موڑتے "

ہوئے کہا کہ مبادا اسکے آنسو کوئی نہ دیکھ لے

!!!!!!..... یہ وقت بھی آنا تھا اس پہ

شدت ضبط سے اسکی آواز بھاری ہو گئی تھی

ہاں تم ہو تو فنکر کیسی..... اچھا معرب ہونے والی ہے اندر آجائے "عالیہ خود "

بھی اٹھتے ہوئے بولیں تھیں

مہرماہ سر ہلا کے رہ گئی تھی وہ اندر نہیں جانا چاہتی تھی دوبارہ سے لان کی گھاس

پہ بیٹھ گئی تھی معرب کی نماز بھی وہیں ایک کونے میں ادا کر کے ف نارغ

ہوئی تھی جب نیہا کی آمد ہوئی تھی

کہاں تھیں تم....."ماہ نے پوچھا "

کہیں نہیں....."نہا نے تھکے تھکے لہجے میں کہا "

".....نہا.....کہاں سے آرہی ہو تم "

ماہ نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا

جہنم سے آرہی ہوں.....چلنا ہے تم نے "نہا چڑی تھی"

"کیا ہو گیا ہے نہا.....کیوں ری ایکٹ کر رہی ہو ایسے "

ماہ نے اچنبھے سے کہا

تم ماہ تم....کیسے لوگ ہیں ہمارے ماں باپ اولاد کو ہر طرح کا فیصلہ کرنے کی "

آزادی دیں گے مگر جب بات شادی کی ہو تو ان سے زیادہ کٹھور اور سنگ دل کوئی

نہیں.....کیوں ان لوگوں کو تمہاری نم آنکھیں اور زرد رنگت نظر نہیں آتی....بولو

....کیسے بے حس لوگ ہیں یہ....شرم آتی ہے مجھے اپنے آپ سے

...نفسرت ہوتی ہے اپنے اس چہرے سے جس سے ہالارحبا ذب نے

محبت کی ہے "نہا پھٹ پڑی تھی

نہا.....پلیز انہیں کچھ نہیں پتا....اور پتا چلنا بھی نہیں چاہیے انہیں "

"لگتا ہے کہ میں اس وجہ سے پریشان ہوں کہ ان سے دور چلی جاؤں گی

ماہ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کے نیچے بٹھایا تھا

اپنے آپ کو تسلیاں دینا بند کرو.... ماہ یہ تمہاری دنیا نہیں تمہارے " لوگ نہیں.... تم ان خود عنصر لوگوں کو ڈیزرو نہیں کرتیں

نہانے کے کندھے پر سر رکھا تھا

نہا.... مت کرو ایسے... تم مجھے کل بھی عزیز تھیں اور آج بھی.... اور میرا ہالار " کے حوالے سے تو اور بھی

مہر ماہ نے ہمیشہ اس کے لئے اپنا دل مارا تھا آج بھی اسے بہلایا تھا خود اپنا دل توڑ کے

تمہیں تو مجھ سے نفرت کرنی چاہیے تھی ناماہ.... میں نے تم سے تمہاری " سترہ سال کی محبت چھین لی

نہا سکی

چھوڑو نہا.... تم بھی کس کا غم کرتی ہو.... جو کبھی میرا تھا ہی نہیں وہ چھن کیسے " سکتا ہے

مہرماہ نے اپنے آپ کو جیسے یہ بات یاد کروائی تھی

!!! ذرا ٹھہرو

مجھے محسوس کرنے دو

تمہارے بعد کا منظر

دل برباد کا منظر

جہاں پر آرزوؤں کے جوان لاشوں پہ

کوئی رو رہا ہوگا

جہاں قسمت محبت کی کہانی میں

جدائی لکھ رہی ہوگی

مجھے ان سرد لمحوں میں سکتے

درد کی گہرائی کو محسوس کرنے دو

رات ادھی سے زیادہ ڈھل چکی تھی مہرماہ سے تو نیند یوں روٹھی تھی کہ آکے ہی

نہ دیتی تھی بالکونی میں جھولے پہ بیٹھے بیٹھے نہ جانے کتنا سمیت جاتا
تھا اور سویرا نکل آتا تھا

نہا نہ جانے آج کل کن چکروں میں تھی یونی سے آنے کے بعد وہ ماوی کی امی
کے ساتھ بازار کو نکل جاتی تھی مہرماہ حنا لہ کے آنے کے بعد خود ہی سائیڈ
پہ ہو گئی تھی ماوی اسے زبردستی گھسیٹتی تو اسکی ماں کے آنکھوں کا سرد سا تاثر
مہرماہ کو الگ ہونے پہ مجبور کر دیتا تھا

وہ نصرت اور سرد مزاجی سہہ ہی نہیں پاتی تھی مہرماہ کا خمیر ایسی مٹی سے
اٹھا ہی نہ تھا

مونا دو دن پہلے انکے گھر آئیں تھیں تھیکے تیور اور تنے ہوئے ابرو وہ کسی کو بھی پسند نہیں
آئیں تھیں دو گھنٹے کی اس ملاقات میں انکی ایکرا کرتیں نگاہیں مہرماہ پہ
ہی مرکوز تھیں

میر برفت کی وجہ سے وہ دبی ہوئیں تھیں مہرماہ کو انکی شفقت سے عجیب سی
گھٹن محسوس ہوئی تھی

".... چلو بیٹی ہمارے ساتھ "

انہوں نے پیار سے کہا تھا

ابھی نہیں..... کچھ دن بعد یہاں کام ہے.... "مہرماہ نے انکار کیا تھا "

وہ سب ہالار کے گھر پہ تھے اور مہرماہ اس شخص کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتی تھی

ہاں بھائی اسے عادت کہاں ہوگی یوں نارغ بیٹھنے کی..... نہیہا ہمیں اپنا "

"....ناپ دے دو

مونانے تحکم سے کہا تھا

وہ خود بھی نہیں چاہتی تھیں کہ مہرماہ انکے ساتھ چلے انکی راجدھانی میں
شرارت ہو اس کی موت کے بعد ہر سیاہ اور سفید کی مالک وہیں
تھیں ہمدان کی بیوی بھی ان سے حنا صابنی تھیں

مہرماہ کو انکا وہ عجیب سا تحقیر بھر انداز تکلیف دے رہا تھا

یا اللہ ایک محبت کرنے پہ اتنی اذیت "

شدت غم سے وہ رو پڑی تھی ویسے بھی اس اندھیرے میں کون ".....

اسکے آنسو دیکھتا

".... روتی کیوں ہو..... اچھی لڑکی"

مگر وہ یہ بھول گئی تھی کہ اس کے آنسو ایک شخص نہیں دیکھ سکتا تھا
!!!!!! وہ تھا انس سفیر

انس..... آپ اور اس وقت..... "مہر ماہ نے جھٹکے سے سراٹھایا تھا"

تم بھی تو ہو یہاں تو میں کیوں نہیں..... یہ اور بات کہ ہم مل نہیں سکتے "
مگر ساتھ بیٹھ اور چل تو سکتے ہیں نا" انس اس کے ساتھ جھولے پہ ہی بیٹھ
گیا تھا

انس.... ایسا مت کہیں کیوں اپنے آپ کو اذیت دیتے ہیں.... مجھے تکلیف "
"... ہوتی ہے"

ماہ تڑپ کے بولی تھی

اس کا دل بھی تو انس کی طرح ٹوٹا تھا

نہیں ماہ..... تم کیوں روتی ہو..... میں تمہیں کبھی بے چین نہیں دیکھ سکتا.... بتاؤ "
کیا بات ہے...." انس نے پوچھا

بس وہ نیہا کی جدائی کے خیال سے..... "مہرماہ سر جھکا کے بولی "

".....ماہ مجھ سے تو مت چھپاؤ "

نہیں انس یہی بات ہے "ماہ نے سر جھکا کے کہا "

مہرماہ.....مجھے کیوں لگتا ہے تمہارا دل ٹوٹا ہے.... جس کی کرچیاں تمہاری "

"آنکھوں میں نظر آتیں ہیں

انس کی بات پہ مہرماہ ساکت رہ گئی تھی وہ اسے آج سے نہیں بچپن سے

حبانتا تھا اس سے محبت کرتا تھا..... تو کیسے وہ حبان نہیں پاتا

ایک وہی تو تھا جو بن کہے اسکی سن لیتا تھا

انس.....بس یہ سب بہت عجیب سا لگ رہا ہے کچھ انوکھا "

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا

مہرماہ رو پڑی تھی

".....ماہ رونا نہیں.....سب ٹھیک ہو جائے گا "

کچھ ٹھیک نہیں ہوگا انس.....کچھ نہیں مہرماہ یوں ہی ساری زندگی ناشاد "

رہے گی "مہر ماہ نے دکھ سے سوچا ہوتا

انس....." اس نے پکارا "

"ہاں.... کہو "

"..... انس بہت تکلیف ہوتی ناجب خواب ٹوٹیں "

"..... ہاں ماہ بہت درد ہوتا ہے "

انس گم صم سا بولا

انس ہو کے تو مجھے معاف کر دیجئیے گا..... میں نے آپ کا دل دکھایا.... "ماہ بولی "

تھی

"..... نہیں ماہ تمہیں حق تھا "

انس..... آپ کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کر لیں جو آپ کے سارے دکھ "

"بانٹ لیں

ماہ نے التجبا کی تھی

میری اچھی لڑکی تو تم تھیں نا.... مہر ماہ.... اب دوسری تو کوئی ہو نہیں "

"سکتی

انس دھیرے سے ہنسا

ہو سکتی ہے.... انس.... میں نے آپ لوگوں سے بہت محبت کی ہے "
 میں آپ کو یوں نہیں دیکھ سکتی.... آپ پلیز کسی اچھی لڑکی کو اپنا
 ".... لیں.... میرے جانے کے بعد ماما تہا ہو جائیں گی یہاں بھی نہیں ہوگی

"تم چلی جاؤ گی.... ماہ "

انس نے حیرانگی سے کہا

میرا جانا تو ازل سے طے تھا انس.... مجھے سیراب سمجھ کے بھول "
 "جائیں

اور مہر ماہ اسے نصیحت کرتے ہوئے بھول گئی تھی کہ کیا وہ سترہ برس سے
 سیراب کے پیچھے نہیں بھاگ رہی تھی

".... اماں جان بس کر دیں غصہ تھوک بھی دیں "

ہالار نے لاڈ سے کہا

نہیں میر ہالار تم نے جو کیا ہے نامیں اتنی آسانی سے نہیں بھولوں "

".....گی..... میں ماں ہوں تمہاری دشمن نہیں

آئی نو..... مگر اماں مجھے لگا کہ آپ نہیں مانیں گی....." ہالار نے اپنا خدشہ بیان کیا

ساری زندگی تو ان لوگوں کی برائی ہی سنی تھی ہالار نے مونا کے منہ سے

یہاں تک تو تم نے اپنی مرضی کر لی مگر آگے تمہاری بیوی کو کیسے ٹریٹ کرنا "

ہے اس کا فیصلہ میں کروں گی....." مونا نے تنفر سے کہا تھا

سوری ماما..... مگر میں ایک اور سمعیہ نہیں بننا چاہوں گا..... اور نہ ہی "

"..... یہ چاہوں گا کہ آپ مجھے سیال چپا بنائیں

ہالار ہمیشہ دو ٹوک بات کرتا تھا چاہے وہ کسی کو پسند آئے یا نہیں

ہالار....." مونا نے کچھ کہنا چاہا "

جب میر ثمر کی آمد ہوئی تھی

اوتے ہوئے فائنلی.... میروں کے ہاں بھی شادیاں نہ بجیں گے.... مبارک ہو "

"تائی حبان

".....خیر مبارک"

اور میر ہالار بڑے فارم ہو جھٹ لڑکی پسند کی اور پٹ شادی کی "

تیاری.... نیویارک کا تو اثر نہیں آگیا "میر ثمر اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

"..... محاورے کی دھجیاں بکھیر دیں میر ثمر حد ہے ویسے "

لو انکو محاوروں کی پڑی ہے..... یہاں جناب کی آزادی ختم ہونے والی "

"ہے.... مجھے تو لگتا تھا جناب سدا بہار کنوارے رہیں گے

میر ثمر شوخی سے بولا ہتا

تم سے میں نے کہا تھا نامیر ثمر.... جس دن مجھے اپنے معیار کی لڑکی ملی "

میں دو دن نہیں لگاؤں گا اسے اپنانے میں..... اور میر ہالار جو کہتا ہے وہ کرتا بھی

"ہے

میر ہالار نے اسے یاد دلایا

مونا کو غصہ آگیا تھا اس بات پہ.... میر ہالار آنے دوزرا بہو بیگم کو پھر

دیکھوں گی تمہارے تیور

اور یہ تو ازل سے طے تھا کہ مونا جیسے کینہ پرور لوگ کبھی خوش نہیں رہ سکتے

”

ساری تیاری ہو گئی... ”میر برفت نے پوچھا ”

جی بابا جان کارڈز بھی تقسیم ہو گئے ہیں.... وہ آپ سے پوچھنا تھا میڈیا کو انوالو کرنا ”
” ہے یا نہیں

میر حباب نے پوچھا تھا

پلیز بابا قطعاً نہیں..... ”ہالار نے صاف انکار کیا تھا ”

نہیں ہالار... حباب میڈیا والوں کو تو بلانا ہی پڑے گا.... آخر ہمارا ایک نام ہے ”
”..... پہچان ہے ہماری

میر برفت نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا

سفیر بھائی سے بات ہوئی تھی.... انہوں نے پوچھا ہے کہ کل ہم کب تک ”
”.... پہنچیں گے

میر حباب نے پوچھا

نکاح کا وقت ہے.... جتنی جلدی پہنچیں وہ بہتر رہے گا.... بہو کی ساری چیزیں
"پہنچا دیں تھیں"

میر برفت نے خیال آنے پہ پوچھا تھا

"...جی.... آپ فنکرن کریں"

مونانے مستعدی سے کہا تھا

مہرماہ کہاں ہے ماوی.... اسے بلاؤ.... "نیہانے فل اسپڈ سے گانے گاتی ماوی"
سے کہا

مہرماہ جی.... "ماوی نے اسے پکارا جو سفید نیٹ کے فرائڈ کے
سات رنگوں کی دھنک کا دوپٹہ پہنے سیاہ بال جوڑے میں لپیٹے اور ہونٹوں پہ
حزن بھری مسکان لئے تیار تھی

"ہاں کیا ہوا"

آپکو.... نہیسا بلارہی ہے جلدی آئیں.... "ماوی جس تیزی سے آئی تھی "

اسی تیزی سے بھاگی تھی اور اسی بھاگ دوڑ میں وہ بڑے زور سے انس سے ٹکرائی تھی

اف..... "ماوی نے سر پکڑ لیا "

دیکھ کے نہیں چل سکتیں.... "انس نے اسے گھورا "

کرنجی آنکھیں شعلے برسا رہیں تھیں

تو آپ کونسا دیکھ کے چل رہے ہیں.... "ماوی جھل کے بولی "

واٹ..... میں دیکھ کے چل رہا تھا احمق لڑکی تم ہی ہوا کے گھوڑے سر پہ "

سوار تھیں "انس نے چپڑ کے کہا

اور آپ..... آپ جیسے ایف سولہ میں سوار ہو کے اڑ رہے تھے.... مٹرانس "

سفیر آپکو بتاتے چلیں.... کہ یہ گھر ہے ائیر بیس نہیں جہاں آپ

".... تھنڈر طیارے اڑاتے پھریں

ماوی نے پچھلا حساب سارا بے باق کیا تھا

تم.... انتہا سے زیادہ بد تمیز لڑکی ہو " انس نے مٹھیاں بھینجیں "

ہوں خود کیا ہیں.... ائیر فورس میں ہیں اس لئے زمین پر رہنے کے "
 بجائے ہر وقت دماغ اور خود بھی ہواؤں میں رہتے ہیں.... برائے مہربانی واپس
 تشریف لے آئیں سینڈنگ کا وقت ہو گیا ہے..... " ماوی نے کسی فضا ئی
 میزبان کی طرح کہا تھا

"... ماوی..... تم کیا سمجھتی ہو اپنے آپ کو "

انس کو شدید غصہ آیا تھا.... ورنہ وہ بہت ٹھنڈے سزاج کا بندہ تھا
 آپ سمجھنے کی کوشش کریں آجباؤں گی سمجھ..... پر نہ جی ہر وقت تو شعلے "
 "کے ٹھا کر بنے رہتے ہیں

ماوی نے منر مائش کی تھی

مجھے قطعاً بھی کوئی شوق نہیں تم سے معز ماری کرنے کا..... سر کا درد ہوا تم اور "
 "بس

انس نے جمل کے کہا تھا

یہاں آپکو کڑکیشن کی ضرورت ہے انس صاحب..... میں ٹوٹے دلوں کا "

سکون بھی ہوں..... آپ کو مجھ سے زیادہ کوئی نہیں سمجھ سکتا.... زندگی بہت طویل ہے اور ہر موڑ پہ ایک نیا ہم سفر.... اپنے خول سے باہر آجائیں.... زندگی آپکو ویکم کہنے کو تیار ہے.... "ماوی نے دھیرے سے نگاہیں جھکا کے کہا تھا اور فوراً کھسک لی تھی

انس کا کچھ بھروسہ نہ تھا اسے ہی اٹھا کے گھر سے باہر پھینک دیتا
انس ماوی کی بات پہ حیران رہ گیا تھا.... ماوی نے کتنی گہری بات کی تھی
جس کی اس کم عقل لڑکی سے توقع بھی نہ تھی اسے
آج ہالار اور نیہا کی مہندی کے ساتھ نکاح کا فنکشن بھی تھا
یہ تجویز میر حباب کی تھی تاکہ بارات کا دن سکون سے گزرے نکاح ہونے سے
آدھا بوجھ کم ہو جائے گا

رخصتی کیلئے ہوٹل کی بکنگ تھی مگر مہندی کا اینجنٹ کالونی میں بنے پارک
میں ہی کیا گیا تھا جہاں سب فنکشن ہوتے تھے کالونی کے
تم نے بلایا نیہا.... "مہر ماہ بولی "

" ہاں.... وہ میں کہہ رہی تھی ہالار کے گھر والے آگئے "

نہانے پوچھا

"پتہ نہیں میں انس سے پوچھتی ہوں"

مہرماہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو مہندی کے پیلے جوڑے میں کچھ ابھی ابھی تھی

رہنے دو میں ہالار کو کال کر کے پوچھ لیتی ہوں تم حباؤ اپنا کام کرو.... اور زرا "

ڈھنگ سے تیار ہو.... مگر نہیں ہے کسی کی "نہانے اسے ڈپٹا ہتا

مہرماہ نے اسے رشک سے دیکھا ہتا جتنا اعتماد نہیں میں ہتا اگر دس

فیصد بھی اس میں ہوتا تو آج وہ نہا کی جگہ ہوتی

..... مگر مہرماہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ نہیں نہا اس کی جگہ پہ آئی تھی

ہالار لوگ پہنچ چکے تھے انس اور ہالار باتوں میں مصروف تھے جب ہالار کا سیل

بجا

وہ ایک سیوز کرتا ہوا سائیڈ پہ آیا ہتا

"....نہا کالنگ"

ہالار نے کال ریسیو کی

"...نیہا خیریت.... آپ نے کال کی اس وقت "

آپ بھول گئے..... میں نے کہا تھا نکاح پہ حق مہر میری مرضی کا "

"ہوگا"

نیہا نے یاد دلایا تھا

اف کورس.... فرمایے..." ہالار خوش دلی سے بولا "

. آپ گھر پہ آئیے.... "نیہا نے کہا "

"....نیہا... اُس امپا سبل آپ اُس کو بتا دیجئے "

ہالار نے کہا

" نووے..... جس نے حق مہر دینا ہے وہی سنے بھی "

نیہا ہٹ دھرمی سے بولی تھی

".... یہ بہت اووڈ لگے گا نیہا "

" کوئی اووڈ نہیں.... بھائی اور بابا بھی یہاں ہونگے انکے سامنے ہی بتاؤں گی "

نیہا نے کہا

او کے.... میں انس کے ساتھ آتا ہوں " ہالار نے گہری سانس لیتے ہوئے " کہا

" پر اتنا سسپنس کیوں پھیلا رہی ہو نہیں..... ایسا بھی کیا چاہیے تمہیں "

" آپ آئیں تو سہی..... اور بے فکر رہیے آپ دے سکتے ہیں "

نہانے کہہ کے رابطہ ختم کر دیا تھا

" ہالار..... بابا بلار ہے ہیں گھر چلنا ہے "

"..... ہاں شیور "

نہا انہیں ڈرائنگ روم میں ہی مل گئی تھی..... گھر میں موجود مہمان یا تو تیار ہو رہے تھے یا وینو پہنچ چکے تھے اس لئے نہانے یہ وقت منتخب کیا تھا

نہا اب بتا بھی چکو..... کیا ڈیمانڈ ہے تمہاری.... " سفیر صاحب " بولے

جو باری باری سب کو دیکھ رہی تھی

مجھ سے محبت کا کتنا دعوا ہے اچھو.... "نہانے ہالار سے پوچھا "

یہ کیا سوال ہے نہا.... "ہالار کو یہ لڑکی پریشان کر رہی تھی اب "

مجھے آپ سے محبت ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں آپ سے نکاح
"کر رہا ہوں"

"..... ٹھیک ہے میں حق مہر کی ڈیمانڈ کر سکتی ہوں پھر "

".... کرو "

اگر میرا ہالار حباب کو مجھ سے محبت ہے.... اور نکاح کی خواہش ہے تو انہیں
"مہر ماہ سے نکاح کرنا ہوگا"

نہانے بلی تھیلے سے نکال ہی دی تھی

پاگل ہو گئی ہو نہا یہ کیا بکواس ہے.... "سفیر صاحب غصے سے بولے "

پاپا.... پلیز.... یہی میری ڈیمانڈ ہے.... اور میرا ہالار آپ وعدہ کر چکے "

ہیں... "نہانے یاد دلایا

نہا.... آپ مجھ سے چاند کی فرمائش کر سکتیں ہیں میں یہ سوچ سکتا "

ہٹا.... پر اس قسم کی بات نووے.... آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے.... یہ
".... پاسبل نہیں ہے

ہالار کا دماغ گھوما ہٹا

کیوں ممکن نہیں چار شادیوں کی اجازت ہے مرد کو.... اور ویسے بھی "
".... آپ تو کر سکتے ہیں

" میں آپکی یہ بات نہیں مان سکتا "

".... تو ٹھیک ہے میں بھی اس شادی سے انکار کرتی ہوں "

نہا.... تمہاری اتنی حیرات کیسے ہوئی.... اتنی بڑی بات.... کرنے کی حیرانتی ہو "
کہ کتنی بدنامی ہوگی.... سارا اسٹاف اور خاندان جمع ہے میرا "سفیر صاحب
پیشانی پسینے سے تر ہو گئی تھی سوچ سوچ کے

بدنامی تو تب بھی ہوگی پایا.... جب لوگ یہ سنیں گے کہ دلہن نے نکاح کے "
وقت خود کشی کر لی ہے.... اور پھر مہر مہر ماہ کو بھی کوئی نہیں پوچھے گا.... ہالار صاحب
نے آپ نے وعدہ کیا ہٹا.... کونسے میر ہیں آپ کیا میر جعفر کی
"طرح آپکو بھی عسرداری کی عادت ہے عین وقت پہ

نہانے ان سب کو ٹھیک الجھایا تھا

انف از انف..... نہا..... آپ بہت بول چکیں اس طرح آپ ہمارا تماشا " نہیں لگا سکتی..... " ہالار غصے سے بولا تھا

تماشا تو لگے گا.... اور آپ کا تو اور زیادہ لگے گا کیونکہ باہر میڈیا بھی ہوگا.... سوچیں میر " ہالار کیا ہوگا جب میڈیا کو پتہ چلے گا کہ آپ کی ہونے والی دلہن نکاح سے پہلے..... خود کشی کر چکی ہے

نہا اسے مسلسل اکار ہی تھی اور مرد کو جب غصہ دلایا جائے تو پھر وہ ہر شے سے ماورا ہو جاتا ہے

چپ.... میر ہالار محبت کے میدان میں اتنا بودا نکلا.... ایک " آزمائش بھی نہ سہہ پایا

نہانے طنز سے کہا

اوکے.... نہا.... اسٹاپ اٹ یہی ڈیمانڈ ہے نا تمہاری.... تو ٹھیک ہے " میں مہر ماہ سیال کو اپنانے کو تیار ہوں

ہالار کا ضبط جواب دے چکا تھا وہ مسلسل اسکی محبت کو نشانہ بنائے ہوئے تھی

نہا... کیا کر رہی ہو یہ...." انس نے اسے جھنجھوڑا "

" بھائی.... تم چپ رہو... فی الحال... میری بات مانو "

نہانے اسکا ہاتھ ہٹایا تھا

تو ٹھیک ہے ابھی آپکا اور مہرماہ کا نکاح ہوگا آج ہی...." نہانے کہا تھا "

اور اندر آتی مہرماہ کے ہاتھ سے مہندی کا ہتال چھوٹا تھا

!!!!!!..... یہ کیا کہہ رہی تھی نہا

.. مہرماہ سن ہو گئی تھی

انس برگ جب پگھلتے ہیں نا تو اس پاس کی زندگیوں کو ہمیشہ کیلئے نکل لیتے

ہیں.... اس سے پہلے نہ جانے کتنی صدیوں تک یوں ہی موسم کی شدتوں

سے بظاہر بے پروا اپنی جگہ کھڑے رہتے ہیں مگر حقیقت یہی ہوتی کہ اندر ہی

اندروہ گھل رہے ہوتے ہیں اور وقت آنے پہ سب ختم کر ڈالتے ہیں

مہرماہ سیال جسے نہا ساری زندگی انس برگ کی مانند سمجھتی آئی تھی جس

پہ بقول اسکے کچھ اثر نہیں ہوتا تھا آج وہ انس برگ پگھل گیا تھا

!!!!!!..... اور سیلاب بس آیا ہی چاہتا تھا

مہرماہ کیلئے یہ بالکل غیر متوقع صورتحال تھی اور میر ہالار جن نظروں سے
اسے دیکھتا ہوا باہر نکلا تھا

مہرماہ جیتے جی سرگئی تھی

!!!!... کتنی حقارت تھی اس کے دیکھنے میں

آج سے پہلے اگر ان آنکھوں میں اس کیلئے محبت نہ تھی تو کم از کم حقارت
بھی تو نہ ہوتی تھی

!!!!... نہانے یہ کیا کیا تھا

!!!!... کیوں تقدیر کو ہاتھ میں لیا تھا

کتنے پل وہ یوں ہی کھڑی رہی تھی

??? یہ کیا ہو رہا تھا

??? ہمیشہ وہی کیوں

!!!! وہ مہرماہ تھی

!!!!.....ایک انسان

کیوں اسے بھیڑ بکریوں کی طرح ٹریٹ کیا جاتا تھا
وہ جیتی جاگتی سانس لیتی مخلوق تھی اسکے بھی تو کچھ خواب تھے
کچھ امان تھے

!!!!!! جو ہمیشہ اس نے ان لوگوں کیلئے قربان کئے تھے

آج تک انہوں نے جو کہا اس نے کیا تھا

انکی خوشنودی کیلئے

انکی رضا کیلئے

وہ جھلی یہ نہیں جانتی تھی

!!!!!!..... بھلا انسان بھی کبھی جی بھر کے خوش ہوئے ہیں

اور

یہ جواب نہانے کہا تھا اسکی برداشت ختم ہو گئی تھی

"!!!!!!.....کیا میں اتنی گزری ہوں "

مہرماہ نے ایک جھٹکے سے نیچے گرے ہٹال کو پیچھے کیا ہٹا
اور نیہا کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی جو انس کے ساتھ الجھی تھی
"....تم نے ابھی کیا کہا ہے نیہا "

مہرماہ اب بھی بے یقین تھی
تم سن چکی ہو.... اور نہیں سنا تو اب سن لو تمہارا اور میرا لار کا نکاح "
ہے"

نیہا نے جوش سے کہا
"نیہا.... تم یہ نہیں کر سکتیں..... تمہیں کس نے حق دیا ہے میری توہین کا "
مہرماہ غصے سے بولی تھی

انس نے آگے بڑھ کے کچھ کہنا چاہا تھا وہ پہلے ہی نیہا کی باتوں پہ الجھ رہا تھا
!!!!!!.... اور اب مہرماہ کا یہ انداز

انس.... آپ پلینڈو رہیں.... جہاں یہاں سے... مجھے نیہا سے بات کرنی "
ہے...."

مہرماہ اسکی طرف بغیر دیکھے بولی تھی

"...ماہ "

انس نے کہا

"...پلیز...انس ف نار گاڈ سیک "

مہرماہ کی رگیں ابھر آئیں تھیں

انس اسکی کیفیت سمجھ رہا تھا یہ بات جتنی ان کے لئے حیران کن تھی اتنی
ہی مہرماہ کیلئے بھی

بولو نیہا....کیوں کیا تم نے ایسا؟؟؟" مہرماہ کی اونچی آواز آج پہلی بار اس
گھر کی دیواروں نے سنیں تھیں

مہرماہ....کرنے دو مجھے جو کچھ کر رہیں ہوں میں یہی ایک راستہ ہے تم دونوں کو
ملانے....میں نے اس دن کا انتظار بڑی شدت سے کیا ہے....تمہیں
"!!!!....تمہاری سترہ برس کی محبت ملنے جا رہی ہے

نیہا نے اسکے ہاتھ پکڑے

".....سترہ برس کی محبت "

اندر آتا ہالارپل بھر کو ٹھراہتا

ہنہ محبت.....نیہا...تمہیں کس نے حق دیا ہے یہ....بولو تم کیا سمجھتی ہو "

"...تم جو کہو گی میں وہی کروں گی....نہیں نیہا ایسا نہیں ہو سکتا

مہرماہ نے قطعیت سے انکار کیا

!!!!محبت اپنی جگہ

مگر

!!!!...عزت نفس سے زیادہ نہیں

کچھ بھی نہیں...کبھی بھی نہیں

بھیک ملے کے تو قبول ہو سکتے ہیں....مگر محبت نہیں

نہیں مہرماہ....نہیں....تم سے آج تک جو کہا ہے جو کچھ منوایا ہے وہ سب "

بہترین تھا....اور یہ بھی....میر ہالار کا اور تمہارا نکاح ہو گا....یہ طے

ہے....تمہاری محبتوں کا مرض ایسے ہی اتار سکتے ہیں....بدلے میں تمہاری

".... محبت تمہیں دے کے

نیہا نے خلوص سے کہا تھا

".... میرا ترض.... میرا بدلہ "

مہرماہ نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا

ہاں ماہ.... تم نے جس طرح میرا ہالار کو میرے لئے چھوڑا.... اپنا درد سب "

".... سے چھپایا.... تم ہی ڈیزرو کرتی ہو یہ سب

نیہا اپنی بات پہ زور دے کے بولی تھی

مہرماہ نے آنسو صاف کئے اپنے

اب بات حاب کی جو آگئی تھی

تو صرف اس ایک فتر بانی کے بدلے.... تم میرا ہالار سے میرا نکاح کر رہی "

".... ہو

".... آف کورس "

تو نیہا سفیر.... تمہیں لگتا ہے کہ تم میری فتر بانیوں کا صلہ دے سکتی "

"....ہو.... تو چلو شروع سے حاب کرتے ہیں... دے سکتی ہو نہیں سفیر تو دو

مہر ماہ پھٹ پڑی تھی

ایسا تازیانہ لگا تھا اسکی عزت نفس پہ کہ وہ سہہ ہی نہیں پائی تھی

نہیں ٹھٹکی تھی.... یہ مہر ماہ کے توانداز نہ تھے

".... کہنا کیا چاہتی ہو ماہ "

سن سکتی ہو.... تو سنو.... تمہیں بہت شوق ہے نار پور ڈینے کا.... احسان کا بدلہ "

".... دینے کا.... دے سکتی ہو دو بالکل شروع

مہر ماہ دیوانگی سے بولی تھی

آؤ نہیں.... بچپن سے حاب کرتے ہیں... اس وقت سے جب جب اپنے "

حصے کی چیزیں تمہیں دیں... نو عمری میں اپنے خوابوں کی تعبیر تمہیں

دی.... کیا میرے خواب نہ تھے.... اگر تم انجینئر بننا چاہتی تھی تو کیا

میں کچھ نہیں بن سکتی تھی.... بن سکتی تھی کتنا بڑا خواب تھا میرا کہ میں

ڈاکٹر بنوں.... اے ون گریڈ تھا میرا.... سفید گاؤن والے ڈاکٹر مجھے کتنا

اٹریکٹ کرتے تھے.... مگر میں نے یہ شوق بھی چھوڑ دیا تاکہ تم پڑھ

کو.... تمہاری محبت میں اس گھر کی خوشی اور آرام کیلئے سب
 کیا.... آدھی آدھی رات تک بیٹھ کے تمہاری فرمائش پہ کبھی سوٹ
 کیا تو کبھی کوئی ڈش بنائی.... بولو نہیادے سکتی ہو میرے ٹوٹے خوابوں کا
 ".... حاب.... میرے بہائے گئے آنسو کا کفارا

نہا چپ کی چپ رہ گئی تھی

اور باہر کھڑے اس ساحر کی ساری حباد و گری جیسے ہوا میں تحلیل ہو گئی
 تھی

ماہ.... اسی لئے تو میں چاہتی ہوں کہ تمہاری اور میرا ہلال کی شادی "
 ہو جائے.... اسکا ساتھ تمہارے سارے درد ختم کر دے گا.... سارے غم
 ".... ختم ہو جائیں گے.... میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتی

نہانے آگے بڑھ کے اسے تسلی دینے کی کوشش کی تھی

دیکھا کوئی جواب نہیں.... کوئی بدلہ نہیں تو پھر یہ کیوں.... میں ہی کیوں "
 وتر بانی کا بکرا بستی ہو.... اور تم کہتی ہو کہ میرا ہلال کا ساتھ میرے سارے درد
 مٹا دے گا... نہیاسفیر.... ایک بار اگر اسکی آنکھوں میں جھانک کے دیکھ

لیتیں ناتم تو تمہیں پتہ چل جاتا میرا مقام اس کی زندگی میں.... اتنی
 حقارت... کیا تعین ہوگا اس کا میری زندگی... ایک بوجھ ایک ان چاہا
 ".... وجود

مہرماہ تڑپی تھی

سب ٹھیک ہو جائے گا.... کچھ وقت لگے گا... سترہ برس اس شخص سے تم "
 نے محبت کی ہے.... اس کی ایک بات تمہیں آج تک یاد ہے.... ماہ
 "یہ بھی تو دیکھو

نہانے کہا تھا

میں اتنا چاہا گیا ہوں.... باہر کھڑا ہالار شاڈھتا

کیا دن ہوتا ہے

نہیں نہیں نہیں.... تم مجھے مجبور نہیں کر سکتیں.... ہالار سے محبت اپنی جگہ "
 اور جن سے محبت کی جاتی ہے انہیں اپنے ساتھ باندھا نہیں جاتا.... میرا ہالار
 ".... تمہارا نصیب ہے تمہیں ہی مبارک ہو

مہرماہ نے سختی سے کہا تھا

نہیں ماہ نہیں... یہ نکاح تو تمہیں کرنا ہوگا.... میں شادی افورڈ ہی نہیں " کر سکتی... اس مقام پہ اور اس شخص سے تو بالکل نہیں جس کے خواب تم ".... نے دیکھے ہیں

نہانے انکار کیا تھا

یہ تمہارا مسئلہ ہے نہا.... مگر اب میں نہیں اور نہیں.... تم ماموں اور " ہالار کو اس نکاح کیلئے جیسے تیار کر سکتی ہو ویسے انکار بھی کر سکتی ہو.... تم نہا سفیر ".... ہو جو سب کر سکتی ہے

مہر ماہ کبیدگی سے بولی تھی

مہر ماہ میں اپنی جان پہ کھیل جاؤں گی.... "نہانے دھمکی دی "

"... شٹ اپ نہا.... اتنا اوور ریکٹ مت کرو "

"تم بھول رہی ہو.. کہ تم نے بھی مجھے اسی طرح منایا تھا "

نہانے یاد دلایا تھا

میری زندگی کسی کام کی نہیں نہا سفیر.... اگر اس زندگی کے بدلے میرا ہالار کو " اسکے دل کی خوشی ملتی ہے تو ایسی دس زندگیاں فتر بان اس پہ

مہرماہ نے یاسیت سے کہا تھا

واٹ..... شٹ اپ.... مہرماہ... بلکہ آپ دونوں.... آپ دونوں نے آج " ثابت کیا ہے کہ تم عورتیں ہوتی ہی بے وقوف ہیں.... مجھے سینڈوچ بنا کے رکھ دیا " ہے آپ دونوں نے

ہالار کا ضبط ختم ہوا تھا اندر آتے ہوئے وہ بولا تھا

آپ....!!!!!! "مہرماہ ٹھٹک کے رکی تھی "

!!!!!!.... تو کیا ہالار سن چکا ہے سب

یہ فیصلہ آپ کا اپنا تھا ہالار صاحب میں نے نہیں کہا تھا کہ آ کے مجھ " سے شادی کریں.... آپ کو اچھی خاصی مہرماہ نظر نہیں آئی تھی

نہانے جھٹ سے کہا تھا

میں یہاں سب باتوں کی ایک بات ہے.... ہمیں جب اپنا آئیڈیل ملتا ہے تو " اس کے آگے کچھ نظر نہیں آتا.... میں مہرماہ کے جذبات کی قدر تو کر سکتا ہوں مگر انکی پذیرائی نہیں.... اس دل نے صرف آپ سے محبت کی ہے اور آپ نے میرے جذبات کی نفرت کی ہے صرف اور بس....!!!!!! " ہالار

نے تلخی سے کہا تھا

آپ فنکر نہ کریں.... ہالار صاحب میں آپکے اور نیہا کے بیچ میں نہیں "

".... آؤں گی

مہرماہ نے اسے تسلی دی تھی

بیچ میں تو آپ آہی چکی ہیں مہرماہ.... انسان کو اتنا بھی کسی پہ انحصار "

نہیں کرنا چاہیے کہ

".... وہ آپکی زندگی کا ہر فیصلہ خود کرنے لگے

ہالار نے اسکی غلطی بتائی تھی

" میں نے ان لوگوں سے بہت محبت کی.... انکا احسان تھا مجھ پہ "

کیا احسان تھا.... آپکو پالنا.... تو ایسا کیا انوکھا تھا... ایسا تو سب "

"کر سکتے ہیں

ہالار بے نیازی سے بولا تھا

مگر اس میں قصور آپکی ماں کا بھی تھا.... اس رات اگر سمعیہ پھوپھو کے لئے "

آپکی ماں برے الفاظ نہ نکالتیں تو مہرماہ یوں ہم سب ڈپینڈ کرنے والی نہ
 "ہوتی... جس طرح وہ آج تک کرتی رہی ہے

نہی اچک کے بولی تھی

عناط کیا جو سب پہ ڈپینڈ کیا.... بہت سے لوگ ہوتے ہیں دنیا "
 میں جن کے ماں باپ نہیں ہوتے مگر وہ اپنی زندگی کی ڈوریوں دو سروں کے ہاتھ
 "میں نہیں دیتے.... مہرماہ کو بھی اتنا ہی حق حاصل تھا جتنا باقی سب کو

ہالار نے کہا تھا

اسی پل انس اندر آیا تھا

"... ہالار "

"... کیا ہوا "

ہالار چونکا

"!!!!..... آپ زرا باہر آئیں گے "

انس نے کہا

نہانے آگے بڑھ کے اسے تسلی دینے کی کوشش کی تھی
 دیکھا کوئی جواب نہیں.... کوئی بدلہ نہیں تو پھر یہ کیوں.... میں ہی کیوں "
 فتر بانی کا بکرا بستی ہو.... اور تم کہتی ہو کہ میرا لار کا ساتھ میرے سارے درد
 مٹا دے گا... نہ اسفیر.... ایک بار اگر اسکی آنکھوں میں جھانک کے دیکھ
 لیتیں نا تم تو تمہیں پتہ چل جاتا میرا مقام اسکی زندگی میں.... اتنی
 حقارت... کیا تعین ہو گا اسکا میری زندگی... ایک بوجھ ایک ان چاہا
 ".... وجود

مہر ماہ تڑپی تھی

سب ٹھیک ہو جائے گا.... کچھ وقت لگے گا... سترہ برس اس شخص سے تم "
 نے محبت کی ہے.... اسکی ایک ایک بات تمہیں آج تک یاد ہے.... ماہ
 "یہ بھی تو دیکھو

نہانے کہا تھا

میں اتنا چاہا گیا ہوں.... باہر کھڑا لار شا کڈھتا

کیا دن ہوتا یہ

نہیں یہاں نہیں.... تم مجھے مجبور نہیں کر سکتیں.... ہالار سے محبت اپنی جگہ " اور جن سے محبت کی جاتی ہے انہیں اپنے ساتھ باندھا نہیں جاتا.... میرا ہالار ".... تمہارا نصیب ہے تمہیں ہی مبارک ہو

مہرماہ نے سختی سے کہا تھا

نہیں مہرماہ نہیں... یہ نکاح تو تمہیں کرنا ہوگا.... میں شادی افورڈ ہی نہیں " کر سکتی... اس مقام پہ اور اس شخص سے تو بالکل نہیں جس کے خواب تم ".... نے دیکھے ہیں

یہاں انکار کیا تھا

یہ تمہارا مسئلہ ہے یہاں.... مگر اب میں نہیں اور نہیں.... تم ماموں اور " ہالار کو اس نکاح کیلئے جیسے تیار کر سکتی ہو ویسے انکار بھی کر سکتی ہو.... تم یہاں سفیر ".... ہو جو سب کر سکتی ہے

مہرماہ کبیدگی سے بولی تھی

مہرماہ میں اپنی جان پہ کھیل جاؤں گی.... "یہاں نے دھمکی دی "

"...شٹ اپ نہیاء... اتنا اور ریکٹ مت کرو "

"تم بھول رہی ہو.. کہ تم نے بھی مجھے اسی طرح منایا تھا "

نہیاء نے یاد دلایا تھا

میری زندگی کسی کام کی نہیں نہیاء سفیر.... اگر اس زندگی کے بدلے میرا ہالار کو "

"اسکے دل کی خوشی ملتی ہے تو ایسی دس زندگیاں تر بان اس پ

مہرماہ نے یاسیت سے کہا تھا

واٹ..... شٹ اپ.... مہرماہ... بلکہ آپ دونوں.... آپ دونوں نے آج "

ثابت کیا ہے کہ تم عورتیں ہوتی ہی بے وقوف ہیں.... مجھے سینڈوچ بنا کے رکھ دیا

"ہے آپ دونوں نے

ہالار کا ضبط ختم ہوا تھا اندر آتے ہوئے وہ بولا تھا

آپ....!!!!!"مہرماہ ٹھٹک کے رکی تھی "

!!!!!!.... تو کیا ہالار سن چکا ہے سب

یہ فیصلہ آپ کا اپنا تھا ہالار صاحب میں نے نہیں کہا تھا کہ آ کے مجھ "

" سے شادی کریں.... آپکو اچھی خاصی مہر ماہ نظر نہیں آئی تھی

نہانے جھٹ سے کہا تھا

میں نے سو باتوں کی ایک بات ہے..... ہمیں جب اپنا آئیڈیل ملتا ہے تو " اس کے آگے کچھ نظر نہیں آتا.... میں مہر ماہ کے جذبات کی قدر تو کر سکتا ہوں مگر انکی پذیرائی نہیں.... اس دل نے صرف آپ سے محبت کی ہے اور آپ نے میرے جذبات کی نادری کی ہے صرف اور بس.....!!!!!! " ہالار نے تلخی سے کہا تھا

آپ فکر نہ کریں.... ہالار صاحب میں آپکے اور نہا کے بیچ میں نہیں " آؤں گی

مہر ماہ نے اسے تسلی دی تھی

بیچ میں تو آپ آہی چکی ہیں مہر ماہ.... انسان کو اتنا بھی کسی پہ انحصار " نہیں کرنا چاہیے کہ

".... وہ آپکی زندگی کا ہر فیصلہ خود کرنے لگے

ہالار نے اسکی غلطی بتائی تھی

" میں نے ان لوگوں سے بہت محبت کی.... انکا احسان ہتا مجھ پہ "

کیا احسان ہتا.... اپکو پالنا.... تو ایسا کیا انوکھا ہتا... ایسا تو سب
" کر سکتے ہیں

ہالار بے نیازی سے بولا ہتا

مگر اس میں قصور آپکی ماں کا بھی ہتا.... اس رات اگر سمعیہ پھوپھو کے لئے
آپکی ماں برے الفاظ نہ نکالتیں تو مہرماہ یوں ہم سب ڈپینڈ کرنے والی نہ
" ہوتی... جس طرح وہ آج تک کرتی رہی ہے

نیہا چمک کے بولی تھی

عناط کیا جو سب پہ ڈپینڈ کیا.... بہت سے لوگ ہوتے ہیں دنیا
میں جن کے ماں باپ نہیں ہوتے مگر وہ اپنی زندگی کی ڈوریوں دوسروں کے ہاتھ
" میں نہیں دیتے.... مہرماہ کو بھی اتنا ہی حق حاصل ہتا جتنا باقی سب کو

ہالار نے کہا ہتا

".... تو اتنے کام ہیں

عاشہ نے کہا

"...مثلاً.... کونسے"

ثمر نے پوچھا

ہالار اور مہرماہ کی شادی کرنا چاہتے ہیں تمہارے دادا اس چکر میں کبھی " یہاں تو کبھی وہاں مونا بھابھی نے تو تیکا بھی نہیں توڑنا..... پھر وہ بچی بھی اسپتال میں ہے...."

عائشہ نے تفصیل سے کہا

"... اور آپ نے سوچا نہیں کبھی کہ اگر وہ بچی اسپتال میں ہے تو کیوں ہے "

ثمر نے پوچھا

".... ثمر..... تم جو بات کہنا چاہتے ہو کھل کے کہو "

عائشہ نے اس کا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے کہا

".... مہر یہ شادی نہیں کرنا چاہتی "

"... تم سے خود کہا اس نے "

".... یہی سمجھ لیں "

رہنے دو ثمر.... یہاں لڑکیاں وہی کرتی ہیں جس کا انہیں حکم ملتا ہے.... اور "

".... ہالار تو ہے بھی اتنا اچھا

عائشہ نے کہا... بانتیں تھیں وہ اس خاندان کے اصول

ہوگا اچھا ہالار.... لیکن مہر ماہ کے حق میں نہیں.... وہ اس سے صرف انا "

".... میں آ کے شادی کر رہا ہے.... اور کوئی وجہ نہیں

ثمر نے ماں سے کہا

دیکھو ثمر.... اپنے دادا اور ہالار سے تم واقف ہو وہ دونوں بہت ضدی ہیں.... اور "

ہالار نے آج تک وہی کیا ہے جو اس نے چاہا.... تم نے دیکھا نہیں کیسے اس

نے نہا کو دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال پھینکا اس رشتے کا شروع

"..... ہونے کا پتہ چلا اور نہ ختم ہونے کا

عائشہ افسوس سے بولیں تھیں

یہی تو میں کہہ رہا ہوں.... جب ہالار اس کا نہیں ہو سکا تو اور کسی کا کیا "

ہوگا.... اور ہالار کی محبت تو سمندر میں اٹھتی ہوئی طوفانی موجوں کی طرح ہے

.... جس کے چھٹنے کے بعد صرف تباہی ملتی ہے.... " ثمر نے ہالار کی فطرت

کا خلاصہ کیا تھا

".... میرا شمر.... کیا چاہ رہے ہو تم "

ہالار نے حبانے کب وہاں آیا تھا

"... بات میری چاہ کی نہیں کسی اور کی ہے..... جس کی تم کبھی نہیں سنتے "

شمر نے کہا تھا

".... مطلب "

ہالار نے پوچھا

"... مہرماہ... کی "

اوہ.... تم اب اس نے تمہیں اپنا حمایتی بنا کے بھیجا ہے.... کان کھول کے "

سن لو.... ہم میرا کبار فیصلہ کرتے ہیں..... بار بار نہیں... مہرماہ کی اور

".... میری شادی طے ہے.... چاہے وہ ہنس کے کرے یا رو کے

ہالار کا انداز بے لچک تھا

".... یا چاہے مہرماہ... وہ اسی وجہ سے اسپتال پہنچی تھی "

ثمر نے کہا تھا

اتنی آسانی سے اسے مرنے نہیں دوں گا.... میرا ثمر.... شام کو تیار "

".... رہنا آفسر آل تمہیں بہت ارمان تھا میری شادی کا

ہالار نے سرد لہجے میں کہا تھا اور مڑنے لگا تھا جب ثمر کے لفظوں نے

اس کے قدموں کو جکڑا تھا

لیکن یہ تو تمہارا دوسرا فیصلہ ہے نا.... پہلے تو تم یہاں سے شادی کرنا "

چاہتے تھے نا اس وقت تمہیں یاد نہیں رہا کہ تم میرا ہو.... کیوں اس اچھی لڑکی کو

".... عذاب میں مبتلا کرتے ہو میرا ہالار

اچھی لڑکی.... ایک تم اور ایک وہ انس سفیر.... جس کیلئے اچھی لڑکی وہی "

".... ہے.... لیکن وہ صرف میری ہے

ہالار نے جیسے خود کو باور کرایا تھا

.... اور اس طرح کہنے سے کوئی بھلا کسی کا ہو جاتا ہے.... کبھی نہیں

کاش تم نے ضد اور انا کے بجائے محبت سے مہرماہ کو مانگا ہوتا تو وہ تمہیں "

".... ملتی لیکن اب نہیں

ثمر نے سوچا.... اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا

.... ثمر ساری بات میر حباب کو بتا چکا تھا

".... ہالار یہ غلط کر رہا ہے اوپر سے اسے ابا کی حمایت حاصل ہے "

میر حباب بولے

انکل ڈوسم تھنگ.... مہر ماہ کو آپ نے بیٹی کہا ہے.... "ثمر نے یاد دلایا "

حبابت اہوں مگر کیا کریں.... "میر حباب خود سے بولے "

اس مقام پہ تو مونا کی بھی نہیں چلی تھی.... ہالار کے آگے

".... میر حباب "

میر برفت نے کہا

"... جی بابا "

".... اسپتال حباب نے کو تیار ہو "

جی بس عائشہ بھابھی آجائیں.... "میر حباب نے کہا "

میں آگئی بھائی حباب.... "عائشہ بولیں تھیں "

نہیں عاٹہ آج تم نہیں.... اس کی ضرورت نہیں تم دونوں آؤ ہمارے "

.... ساتھ

میر برفت نے کہا تو وہ سب حیران رہ گئے

"... مگر کیوں بابا "

میر حباذب نے پوچھا

ہو سکتا ہے مہرماہ کو آج چھٹی مل جائے اور پھر ابھی تم چلو.... مہرماہ اور "

" ہالار کا نکاح ہے... آج

میر برفت نے حکم دیا

".... بابا.... یہ کیا بات ہوئی بھلا "

"... یہ نکاح کون اتنے چوری چھپے کرتا ہے... مذاق تھوڑی ہے "

نثر بولا

برخود دار تم سے پوچھا نہیں ہے ہم نے آنا ہے تو آؤ.... نہیں تو پھر کسی اور کو گواہ "

.... کیلئے کہیں

میر برفت تنک کے بولے

میر حباب سپاٹ چہرے کے ساتھ کھڑے تھے اچھا بدلہ نکالا ابا
..... آپ نے سمعیہ کی بیٹی سے بدلہ لینے کا

کیا ہوا..... آنا نہیں.... "میر برفت نے انہیں ساکت کھڑے دیکھ کے "
پوچھا

آ رہا ہوں.... والٹ لے لوں.... "میر حباب کہہ کے سیڑھیاں چڑھ "
گئے تھے

مہر ماہ کو بچا سکتے ہو..... تو بچا لو.... آج کی رات ہی تمہارے پاس "
.... آخری موقع ہے

یہ کہہ کے میر حباب نے فون رکھ دیا تھا

صرف ایک ہی بندہ تھا جو اس صورت حال میں انکی مدد کر سکتا تھا۔

".... عالیہ..... تم نے مجھے بتایا نہیں کہ نیہا کا رشتہ ٹوٹ گیا "

ماوی کی امی نے پوچھا

".... بس بہن.... اللہ کی جو رضا "

عالیہ نے ایک ٹھنڈی سانس لے کے بٹی کو کہا جس کے کان پہ
جونک بھی نہیں رینگتی تھی

".... پھر بھی.... وجہ کیا ہوئی "

انہوں نے اصرار کیا

معلوم.... نہیں.. "عالیہ نے کہا "

ارے اس مہرماہ کی وجہ سے.... نا مجھے پتہ ہے... "ماوی کی امی و ثوق سے "
بولیں تھیں

جی نہیں... میری وجہ سے مجھے وہ پسند نہیں ہوتا.... آپ اس طرح "
".... امی کو بھڑکا نہیں سکتیں مہرماہ کیلئے

نیہا تڑ سے بولی تھی

توبہ توبہ.... ایسا بھی کوئی خاص ہے کیا اس لڑکی میں جو تم لوگ "
سن ہی نہیں سکتے اسکے بارے میں کچھ اور نہ انس.... انس تو جیسے دیوانہ
".... ہے اسکے پیچھے

ماوی کی امی غصے سے بولیں تھیں

آٹھ ماہ نے جو کیا ہے نا اماں کیلئے وہ کوئی اور نہیں کرتا کسی کیلئے.... اپنی تعلیم. چھوڑی
".... خواب سب فتر بان کیے

نہانے کہا

اور آپ کو اب اپنے گھر کی پروا نہیں.... اماں کے وقت تو آپ نے کیسے "
کہا تھا کہ ہائے بہن میں کیسے آؤں میرا میاں بہت سخت ہے.... اب
".... کیا ہوا

نہا حد میں رہو.... "عالیہ بیگم نے اسے ڈانٹا "

ہوں.... "نہانے سر جھٹکا "

عالیہ جس دن وہ تمہاری بہو بنی نا لکھ لو وہ دن بس تمہاری بادشاہت کا "
"..... آخری ہوگا.... جب اسے اختیار ملے گا نا پھر اس کے رنگ ڈھنگ دیکھنا

ماوی کی امی نے کہا

" ایسا نہیں ہوگا.. "عالیہ نے کہا"

.... انکا دل ڈر گیا تھا.... کیا مہر ماہ ایسا کرے گی

اماں.... "انس آیا"

تم آج گئے نہیں.... "نہا چونکی "

نہیں میں ایک ماہ کی چھٹی لے چکا ہوں.... "انس نے بتایا "

خیریت.... "عالیہ نے کہا "

جی خیریت ہی ہے.... مجھے آپکی اجازت چاہیے.... اک ضروری کام "

ہے.... "انس نے کہا تھا

".... جاؤ بیٹا.... اللہ کامیاب کرے.... اسکی امان میں رہو "

عالیہ نے دعا دی

ارے پوچھ تو لیتیں... کہاں جا رہا ہے وہ.... "صبوحی نے کہا "

کسی کام سے گیا ہے آج بے گاہ.... "عالیہ نے اطمینان سے کہا تھا "

انس بچہ نہیں تھا۔ اچھا خاصا میچور تھا

".... دادا.... آپ "

مہرماہ چونکی

"....ہاں ہم"

میر برفت نے کہا وہ اکیلے نہیں تھے انکے ساتھ میر حباب، میر ہالار
شمر اور دو لوگ اور بھی تھے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں رجسٹر تھا

کون تھے وہ.... "مہرماہ نے سوچا "

"....خیریت "

ہاں.... مہرماہ تمہارا نکاح ہے.... "میر برفت اتنے اطمینان سے بولے جیسے کچھ "
ہو ابی نہیں

آپ ایسا نہیں کر سکتے... "مہرماہ نے نفی میں سر ہلایا "

اس میں ایسا بھی کیا ہے مہرماہ.... دنیا میں سب کی شادی ہوتی "
ہے...."

میر برفت نے کہا

مگر ایسے کسی کی نہیں ہوتی.... نہیں دادا آپ میرا گلا دبا دیں مگر مجھے یہ "

".... شادی کرنے کو نہ کہیں

مہر ماہ نے آگے بڑھ کے کہا تھا

مہر ماہ.... ہمارے پیار کا نابزنز فائدہ نہ اٹھاؤ.... سچھی... یہ ہمارا"

".... حکم ہے... تمہارا نکاح آج ہو گا اور ابھی

میر برفت کا لہجہ بہت سنگدل تھا

مہر ماہ نے میر حباذب کو دیکھا جو اسے باپ جیسا پیار دیتے تھے

میر ثمر جس نے بھائی ہونے کا دعویٰ کیا تھا

کوئی کچھ نہیں بول رہا تھا.... نہ کسی نے بولنا تھا

کیا کرے وہ چپ رہے اور سہ لے یا پھر آج کہہ ڈالے توڑ ڈالے زبان پہ لگے
.... قفل

میں انسان ہوں دادا.... بھیڑ بکری نہیں ہوں.... مت کریں ایسا میں "
مرحباؤں گی... نہیں کرنی مجھے ایسے شخص سے شادی جس کے آگے میں کبھی
.... سر ہی نہ اٹھا سکوں

مہرماہ نے اذیت سے ہاتھ میں لگا کنولا کھینچ کے پھینک دیا تھا
 حنا موش..... "میر برفت نے اسے کھینچ کے ایک تھپڑ مارا تھا "
 "..... ہمیں مجبور مت کرو لڑکی "

... میر برفت چیخے

دادا!.... بس کر دیں.... یہ گناہ ہے نکاح ایسے نہیں ہوتا.... مولوی صاحب "
 "??؟ آپ ہی بتائیں جب لڑکی ہی راضی نہیں تو کیا یہ نکاح ہوگا

ثمر نے کہا تھا

مجھے نہیں معلوم تھا بیٹے.... کہ یہ نکاح محترمہ کی رضامندی کے بغیر "
 ہو رہا ہے.... میں طرف سے معذرت مگر میں اس غلط کام میں
 "..... شریک نہیں ہو سکتا.... لڑکی کی رضامندی ضروری ہے

مولوی صاحب کہہ کے چلے گئے تھے

ثمر نے گہری سانس لی خطرہ کچھ دیر کیلئے ٹل گیا تھا میر حنا بآزب
 نے اشارے سے اسے شاباش دی تھی

ہالار.... جاؤ کسی دوسرے مولوی کو لے کے آؤ اور اس کا منہ پہلے ہی بند " ".... کر دینا سمجھو

میر برفت نے پیشانی پہ بل ڈالے ہالار سے کہا تھا جو مہرماہ کو سن رہا تھا.... کس نے کہا تھا یہ لڑکی بے زبان ہے یہ نکاح آج ہی ہوگا.... " ہالار کہہ کے پلٹ گیا تھا "

آپکو پتہ ہے اللہ نے آپکو بیٹی کیوں نہیں دی اس لئے کیونکہ بیٹی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے دادا.... اس کا دل نہیں توڑتے اور آپ لوگ تو دل توڑ کے ہی خوش ہوتے ہیں اس لئے اللہ نے آپکو نہ بیٹی دی نہ پوتی.... میں کم نصیب آپ کے گھر میں نہ جانے کیوں آگئی مگر سچ تو یہ ہے آپ لوگ اس قابل ہی نہیں کہ بیٹی کا حق ادا کر سکیں.... اللہ جس سے راضی ہوتا ہے اسے ہی بیٹی.... دیتا ہے آپکو نہیں دی کیوں???.... آپ نے کبھی کیوں نہیں سوچا

مہرماہ تھک کے وہی سنگی مندرش پہ بیٹھے بیٹھے کہنے لگی تھی میر برفت کا ہاتھ ایک بار پھر اٹھنے لگا تھا.... وہ ہوتی کون تھی انکو یہ سب کہنے والی.... جب کسی نے انکا ہاتھ ہٹا مانتا

"....انس سفیر"

سفیر یوسف کا بیٹا.... وہ یہاں کیسے آیا تھا

اب ایک لفظ اور نہیں بزرگوار.... مہرماہ کو آپ لوگ اکیلا سمجھتے "

"....ہیں....انس سفیر ہمیشہ اس کے ساتھ ہے

انس نے باور کرایا تھا

"ہوں.... بھول جاؤ.... ابھی کچھ دیر میں ہی ہالار کا اور اس کا نکاح ہے۔ م"

میر برفت نے کہا

".... ویل.... نکاح تو ہے مگر یہاں کچھ کرکیشن کر لیں.... میرا اور مہرماہ کا "

انس نے تصحیح کی

بکومت.... "میر برفت دھاڑے "

میں نے کہنا.... پر سکون رہیں.. ہم پوری تیاری کے ساتھ آئیں ہیں.... اچھا "

"....ہو آپ یہاں ہیں

انس نے اطمینان سے کہا تھا

"....ایسا ہرگز نہیں ہوگا.... میں قیامت اٹھا دوں گا "

میر برفت چنے

میں نے کہنا میں پوری تیاری سے آیا ہوں..... میرے ساتھ میڈیا بھی "

"..... ہے جو اسکی کوریج کریں گے.... گواہ بھی اور مولوی بھی

انس نے جیسے کہ سب کو سانپ سونگھ گیا تھا

انس سفیر نے میر برفت کو چار شانے چت کیا تھا

"..... تم "

میر برفت نے کچھ کہنا چاہا تھا

میں نے کہنا میرے ساتھ میڈیا بھی ہے.... اور مہرماہ کے گارحبین "

سفیر یوسف بھی مکمل رضامندی سے یہ نکاح ہوگا اب یہ آپ پ

ہے داداجی کہ آپ مکمل احترام کے ساتھ مہرماہ کو رخصت کرتے ہیں یا

.... میڈیا کو چٹ پٹی خبر دیتے ہیں کل کیلئے.... جو میر برفت کے خاندان کی

"..... ہوگی

انس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا تھا

میر برفت ڈھے گئے تھے.... انکے خاندان کی عزت اور آبرو انکی کمزوری تھی
میڈیا سے وہ واقف تھے یہاں کوئی تماشہ کرتے تو میڈیا کی آنکھ سے او جھل نہ
ہوتا وہ

انس نے انکی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا
باقی سارا وقت وہ خاموش تماشائی کی طرح رہے تھے
نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی
سفیر یوسف انکے ساتھ تھے
انس سفیر کو بالا خرا کی بچپن کی چاہت نصیب ہوئی تھی۔
ایک ذرہ حنا کے آفتاب کیسے ہوتا ہے
صحرا میں پھول کیسے کھلتے ہیں
ہجر کی شامیں وصل کے احوالوں میں کیسے طلوع ہوتی ہیں
کوئی انس سفیر کے دل سے پوچھتا
جس کی چاہ ابتدا سے ہو.... اور وہ انتہا میں مل جائے

پورے کا پورا.... صرف اور صرف اسکا

؟؟؟... بھلا اس سے بڑھ کر آج روئے زمین پہ خوش نصیب ہتا کوئی

چپلتی باد صبا نے جھوم کے اس اچھی لڑکے کے جھولے پہ آج یونہی کاسنی پھولوں کی
بیل کے پھول نہیں بکھیرے تھے

بلکہ آج میں ان وصل کی خوشی تھی

ملن کی مستی تھی

..... انس سفیر آج اس محاذ پہ سرخرو ٹہرا ہتا

اور مہرماہ سیال.... جس نے مہرماہ سیال سے مہرماہ انس کا سفیر
شاید تین سیکنڈ سے بھی کم کے عرصے میں کیا ہتا

ایک پل کیلئے تو اسے لگا کہ دل کے اندر جو شور اٹھا ہے آج اسے حنا موش کر دے گا

مگر مہرماہ اب سوچ چکی تھی

ٹھان چکی تھی

کہ اسے اب خوش رہنا ہے.... یہ زندگی اسکی بھی اتنی ہی تھی

مگر یہ سب اتنا بھی آسان نہ تھا

میر برفت سپاٹ سے تاثرات کے ساتھ وہاں بیٹھے تھے اس میڈیا کا
خوف نہ ہوتا تو وہ کب کانس سفیر سے نمٹ لیتے مگر کانس سفیر کوئی
دودھ پیتا بچہ نہیں تھا.... وہ جاننا تھا کہ انکی کمزوری کیا ہے

حساندانی نخبابت اور شرافت.... اور بے داغ شملے

..... اور چپا ہے بھلے سے دل میں کتنے ہی داغ کیوں نہ ہوں

بھئی سنا تو تھا.... فوجی فنانسٹ ہوتے ہیں مگر اتنے ہوں گے یہ آج پہلی بار "
*.... دیکھا ہے

ثمر نے انس س

کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا تھا

".... ثمر صاحب..... دیکھنے میں اور سننے میں بہت فرق ہوتا ہے"

انس نے مکرراتے ہوئے کہا تھا

انس کے وجہ چہرے پہ پھیلتی خوشی کی بے پایاں کرنوں نے جیسے تاروں سے

بڑھ کر اسے کر دیا ہوتا

کرنجی آنکھوں میں حبلی محبت کی قندیلیں حبگنوؤں کی طرح جگمگا رہی تھیں

کون کہتا ہے محبت صرف عورت کا روپ نکھارتی ہے

یہ تو آدم کو بھی سنوارتی ہے

اسے بھی اپنا مان دیتی ہے جو اس کا مان رکھتے ہیں

!!!!!!..... اور انس سفیران میں سے ایک ہوتا

بھئی انکی تیزی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ محترم کو اچانک ہی جانا پڑ رہا

ہے ایک کورس کیلئے تو انہوں نے سوچا اپنی کمٹمنڈ کر کے جباؤں پوری... یہ نکاح

تو طے ہوتا مگر دیکھیں وقت کا چکر انس کو جانا پڑ رہا ہے اور بھابھی جی

اسپتال پہنچ گئیں..... لیکن لیکن یہ بھی تو دیکھیں ایک فوجی کی مستقل

قدمی اسپتال کو ہی شادی کا ویسٹیو بنا دیا مبارک ہو دوست..... مبارک

".... ہو

انس کا دوست عمار بولا

مہر ماہ سرجھکا کے مسکرائی تھی

انس نے نہ جانے انہیں کیا پٹی پڑھائی تھی..... یہاں نکاح ہونے کی
اوہ تو..... تم پوری پلاننگ کر کے یہاں تشریف لائے ہو..... نکاح تو کراچیکے ہو "
..... مگر رخصتی کیسے کراؤ گے.... میں بھی دیکھتا ہوں.... اسی میڈیا کے سامنے
..... تمہیں پابند کرتا ہوں... جس کے آگے تم نے مجھے روکا

میر برفت نے تنفر سے سوچا ہوتا
اس پل انہیں مہر ماہ کے چہرے پہ جگمگاتی خوشی نظر نہیں آئی تھی وہ
مہر ماہ کو خوش بھی اپنی مرضی سے دیکھنا چاہتے تھے
..... کیسی حاکمیت پسند محبت تھی انکی

انا جتاتی ہوئی۔

"..... شربات سنو "

میر حباب نے پکارا

"..... جی تایا ابو "

شیر مودب ہوا

ہالار.... کچھ ہی دیر میں آنے والا ہوگا... اور پھر اچھا خاصا تماشہ لگ جائے گا.... انس جس طریقے سے بات سنبھالی ہے اسکی ساری محنت.... پانی پھر بجائے گا

میر حباب فکرمندی سے بولے تھے

"... ہوں.... بات تو فکرمندی ہے.... آپ ریلیکس رہیں میں کچھ کرتا ہوں "

شمر سوچتے ہوئے بولا

".... کچھ بھی کرو.... مگر ہالاریہاں نہیں آنا چاہیئے کسی طرح اسے روکو "

میر حباب بہت پریشان تھے

اپنی اولاد سے وہ بہت اچھے سے واقف تھے

آج تو آپ لوہے کی بھی دیوار بنالیں تب بھی وہ آئے گا.... مگر اسے روکنا ہے "..... کیسے.... یہ سوال ہے

کرمنالوجی کا ماہر یہی سوچ رہا تھا

اس نے ایک عرصہ حرائم پر ریسرچ کی تھی بڑی تعداد مجرم کی

اس وجہ سے ہوتی تھی کہ وہ اپنی انا اور تسکین کیلئے خون کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے

وہ میر ہالار کو مجرم بننے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا

حالانکہ وہ مجرم تھا

کسی کے دل کو توڑنے کا

اور دل توڑنے سے بڑی سزا آخر کیا ہو سکتی ہے.... کہ اس شخص کو نامراد ہی

رہنے دیا جائے

"...ہیلو....ہاں ہالار....کہاں ہو "

شمر نے پوچھا

"...بس آرہا ہوں.... راستے میں ہوں.... کیوں "

ہالار نے کہا

"....اصل میں ایک ایمر جنسی ہو گئی ہے "

شمر نے پریشانی سے کہا

"....کیا.... کہیں مہرماہ نے تو کوئی سیچو نشن کریٹ نہیں کر ڈالی "

ہالار نے پوچھا

"... نہیں "

"... پھر "

"... وہ دادا "

ثمر نے بات ادھوری چھوڑی

"....کیا ہوا دادا کو "

ہالار نے پریشانی سے پوچھا

ہالار.... تم سیدھا سٹی ہاسپٹل آؤ.... دادا کو وہیں ریفر کیا گیا ہے.... انکی "

"... طبیعت اچانک سے ہی سیریس ہو گئی ہے... بی کو نیک

ثمر نے منراٹے سے جھوٹ گھڑا تھا

واٹ....." ہالار نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی "

".... مگر کیسے "

"....پتہ نہیں.... بٹ کم سون "

ثمر نے زور دیتے ہوئے کہا

".... لیکن مولوی صاحب میرے ساتھ ہیں "

ہالار نے کہا

".... اچھا ہالار میاں سہرا باندھنے کی پڑی ہے اور یہاں جو دادا کا حال ہے "

ثمر نے طنز کیا

ارے نہیں.... اچھا میں آرہا ہوں... بٹ کچھ ٹائم لگے گا بالکل آؤٹ آف ٹاؤن "

".... ہوں"

ہالار نے کہا

".... نوپر اہلم.... بس آجاؤ "

کہہ کے ثمر نے فون ڈسکنٹ کر دیا تھا

اصل پر اہلم تو اسکے بعد شروع ہوئی تھی

".... یہ ہالار اب تک کیوں نہیں آیا "

میر برفتنے پوچھا

وہ.... ٹریفک بہت جام ہے اسے وقت لگے گا.. ویسے اب اسکے آنے کا
".... فائدہ بھی کیا

ثمر بڑبڑایا

".... تم لوگوں سے تو میں نمٹ لوں گا.... پہلے اس فوجی کو ذرا پوچھوں "

میر برفتنے بڑبڑائے

ثمر شانے اچکا کے رہ گئے تھے

"... دادا جی کافی وقت ہو گیا ہے اب ہم چلتے ہیں.... اب کل ملیں گے "

انس نے انہیں براہ راست مخاطب کیا تھا

".... ارے ارے.... اتنی بیتابی.... کیا ہو گیا ہے"

ثمر شرارت سے بولا

اصل میں ہمیں نکلنا ہے صبح جلدی.... مہرماہ کو آرام کی ضرورت "

ہے.... آپ سب کے آنے کا شکریہ ولیہ ہمارے آنے کے بعد

"....ہوگا.... اس میں بھی آپ سب لوگ شامل ہوں گے

انس نے عندیہ دیا

میر برفت چونک کے رہ گئے تھے.... یہ لڑکا بہت پھرتی دکھا رہا تھا

ابھی تو انہوں نے سوچا تھا کہ وہ مہرماہ کو رخصتی کے نام پر روک لیں گے اور "

"... پھر سفیر یوسف کے خاندان کو مزہ چکھائیں گے...." لیکن یہ لڑکا

میر برفت کڑھ کے رہ گئے

حباؤ بیٹا ضرور.... اللہ خوش رکھے دونوں کو..." میر حباؤ نے دعا دی "

تھی دل سے

ثمر نے ہاتھ سر پر رکھ کے اسے رخصت کیا تھا بھائی کی طرح

تم سے تو میں اچھی طرح ملوں گا...." میر برفت کے لہجے میں شعلوں کی "

سی لپکتی تھی

".... تو سفیر یوسف کے خاندان سے وہ ایک بار پھر ہارے تھے "

".. آؤ اچھی لڑکی.... اب ساتھ چلتے ہیں "

انس نے دھیرے سے سرگوشی کی تھی

مہرماہ کی کیسری رنگت پل میں قندھاری انار ہوئی تھی

انس اور وہ.... کبھی یوں.... اس نے سوچا بھی نہ ہتا.... اور اکثر زخموں کی دوا

اس در سے ملتی ہے جہاں نہ سوچ جاتی ہے ناظر پڑتی ہے

.. ".... پیپا.... ابھی آپ جاتے ساتھ ہی اماں کو مت بتائیے گا "

انس نے باپ سے کہا

مگر کیوں.... "سفیر صاحب حیران ہوئے"

ابھی گھر میں حنا لہ ہیں.... آپ انکے سامنے بتائیں گے تو وہ اماں کو بھی خواہ "

مخواہ بدگمان کریں گی.... آپ اکیلے میں انہیں سب تفصیل سے بتا دیجیے

".... گا

انس نے وجہ بتائی

".... یو آر رائٹ مائی سن "

سفیر صاحب فخر یہ بولے تھے انس کی دوراندیش طبیعت پہ انہیں

ہمیشہ فخر رہا تھا

".....ماموں.... آپ سب میری وجہ سے مشکل میں پڑ گئے "

مہرماہ بولی

ارے نہیں.... مہرماہ.... ایسے نہیں کہو.... تم ہماری ذمہ داری ہو.... یہ ہمارا "

".... فرض ہے

انس نے محبت پاش لہجے میں کہا تھا

ان آنکھوں میں کیا تھا

مان بھری محبت تھی

عزت تھی

جو مہرماہ کو ہمیشہ چاہیے تھے

واٹ... آرپو سیریس.... یہاں اس نام کا کوئی پیشنہ نہیں.... "ہالارنے"

کنفرم کیا

یس سر.... ہمارے ریکارڈ میں اس نام کا پیشنہ آج کی تاریخ میں کوئی نہیں "

" ہے

ر سیشنٹ ر سان سے بولی تھی

او کے تھینکس " ہالار کہہ کے پیچھے ہوا تھا "

"... یہ کیا سین ہے... آخر مسئلہ کیا ہے... کہیں ٹمر نے تو "

کچھ سوچ کے اس نے ٹمر کا نمبر ملایا جو ر سپانڈ نہیں کر رہا تھا

پھر میر حباب کا نمبر ملایا تھا

".... بابا "

".... ہاں ہالار "

"... یہ کیا مسئلہ ہے... ٹمر نے کہا تھا "

".... ہالار جہاں بھی ہو فوراً گھر آؤ.... ہری اپ پھر بات کرتے ہیں "

میر حباب اسکی بات کاٹ کے بولے تھے

".... پر بابا "

ہالار بولا

"....فورا"

میر حباب رابطہ ختم کر چکے تھے

"....کیا تمنا ہے یہ"

ہالار کا دماغ گھوما ہوتا

مہرماہ....تم...."عالیہ حیرانی سے بولیں تھیں"

"....جی"

مہرماہ نے کہا

مہرماہ کی اسپتال سے چھٹی ہو گئی تھی تو میں اسے لے آیا ہوں...."سفیر"

صاحب اندر آتے ہوئے بولے تھے

"....اچھا....کتنے دن کیلئے آئی ہو مہرماہ"

صبوحی بیگم نے پوچھا

مہرماہ انہیں دیکھ کے رہ گئی تھی

"وہ تو اب یہاں ہمیشہ کیلئے آگئی تھی....کبھی نہ جانے کیلئے"

"..... یہ گھر مہرماہ کا بھی ہے.... اور یہ یہیں رہیں گی "

انس کچھ ناگواری سے بولا ہوتا

".... صبحی نے عالیہ کو اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہوں "دیکھو.... اپنے بیٹے کے انداز

"..... نہیہا.... اسے اندر لے جاؤ... تھکی ہوئی ہے آرام کی ضرورت ہے اسے "

عالیہ بہن کو نظر انداز کرتے ہوئے بولیں تھیں

اچھا.... ہمارے کمرے میں تو اب ماوی ہے.... اور آنٹی گیسٹ روم "

"..... میں.... اوپر والے کمرے میں لے جاؤں

نہیہا نے پوچھا

".... ارے جوان جہان لڑکی اوپر کمرے میں "

صبحی بیگم نے جھٹ کہا

انس کا کمرہ بھی تو اوپر ہوتا

".... ارے میں وہاں چلی جاتیں ہوں "

انکا کچھ اور بس نہ چلا تو کہنے لگیں

نہیں نے یاد دلایا

انس نے نہیہا کو مزید بحث سے روکتے ہوئے کہا تھا

انس نے سوچا

کیا.... "ہالار کا دماغ بھک سے اڑا ہوتا"

پہلے تو وہ میسر برفت کو دیکھ کے چونکا اور پھر انہی کے منہ سے وہ سارا قصہ سن رہا تھا

آپ.... آپ ان سے کہہ دیتے کہ آپ کو معلوم بھی نہیں کہ انکا نکاح " ہے.... السٹا انہی یہ الزام آتا کہ آپ سے رشتہ داری کا شوق ہے.... میڈیا آپ کو ہی

"....پروٹکٹ کرتا

ہالار جھلائے ہوئے لہجے میں بولا ہوتا

"....میری سمجھ تو کچھ کام نہیں کر رہی تھی... تم کدھر رہ گئے تھے بھلا

میر برفتنے پوچھا

تو میر ہالار کو ثمر کی یاد آئی

اس مہرماہ سے تو میں بعد میں نمٹتا ہوں.... پہلے جا کے میں "

"....میر ثمر کی خبر لوں

میر ہالار اسکے کمرے کی طرف بڑھا ہوتا

"....تم آستین کے سانپ..... تمہیں تو میں آج نہیں چھوڑوں گا "

ہالار آپے سے باہر ہوتے ہوئے بولا ہوتا

"....کیا مسئلہ ہے.... کیوں ایسے ری ایکٹ کر رہے ہو "

ثمر بولا

میری منگیتر کا نکاح کسے اور سے کرادیا.... اور مجھ سے کہہ رہے ہو میں کیا کر رہا "

ہوں.... میرا مسئلہ کیا ہے.... "ہالار دھاڑا

پہلی بات تو یہ.... کہ وہ تمہاری منگیتز نہیں تھی.... اور دوسری بات "..... اس کا نکاح اس سفیر سے ہو چکا ہے

شمر نے جتایا

"مہر ماہ کو اس کا حساب دینا ہو گا.... لیکن چھوڑوں گا میں بھی نہیں تمہیں " ہالار اس کی طرف لپکا

بس ہالار.... بہت ہو گیا.... ہاں کس بات کی سزا دو گے تم اس معصوم کو " سترہ برس سے تم اسے سزا ہی تو دے رہے ہو

اپنی آواز کے سحر کے ٹوٹ جانا کا بہت دکھ ہو رہا ہے.... ہاں

بہت تکلیف ہو رہی ہے... کہ مہر ماہ تمہیں چھوڑ چکی

مگر تم تو پتھر تھے جان کیسے پڑ گئی تم میں.... لگتا ہے داسی کے جانے سے دیوتا انسان بن گئے

ہوں.... میرا ہالار تم ہو کیا.... ایک خود عرض انسان جسے بس اپنے آپ سے

..... محبت ہے اور اپنی پروا جو صرف اپنی خوشی اور اپنی برتری کا سوچتا ہے

میر ہالار.... میں تو حیران ہوں.... سترہ برس کیسے اس پاگل لڑکی نے

.... تمہارے پیچھے سب بھلا دیا

پہلے اپنے گریبان میں جھانکو.... میں نے تم سے کہا تھا نا ایک بار.... کہ

اپنے محدود دائرے اور ذات کے خول میں ایک دن اپنا سب سے قیمتی کچھ کھودو

گے.... تم نے محبت کھودی.... اور جسے محبت ٹھکرا دے وہ کسی در کا نہیں رہتا

"..... میر ہالار تم بھی کہیں کے نہیں رہے

میر ثمر کے جملوں نے میر ہالار کے اندر جیسے جہنم دھکا دیا تھا

میرے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے.... کہاں ہیں مجھ سے محبت کرنے والے

میر ہالار کو سب حنالی حنالی لگنے لگا تھا اک پل.... یوں جیسے اب زندہ رہنے کی

کوئی خواہش باقی نہ رہی ہو

".... کیا میں مری جاؤں "

یہ مایوسی کی کونسی انتہا تھی

وہ وجود شدید اذیت میں تھا.... اس کے اندر جیسے کسی نے شعلے دھکا دیئے تھے

".....مجھ سے محبت کے دعویدار مجھے بیچ راہ میں چھوڑ گئے "

.... ہالار نے سوچا

???? کیا واقعی مہرماہ کو اس سے محبت تھی

یا

میر شمر ٹھیک کہتا تھا..... سترہ برس سے طاری اسکی آواز کا سحر آج
ٹوٹ گیا تھا

پجبارن حبا چکی تھی

دیوتا انسان بن چکا تھا

اور انسان کی فطرت میں کینہ بھی ہے

اور

حد بھی

جو ابن آدم کو تباہ کر ڈالتا ہے

نہیں..... مہرماہ سیال.... میں اتنی آسانی سے تمہیں یہ سترہ سال "

نہیں بخشوں گا.... تم کتنی آسانی سے سب چھوڑ گئیں مگر میں نہیں چھوڑوں
 ".....گا..... تمہیں اسکی سزا ملے گی مہرماہ.... اس بیوفائی کی سزا

میر ہالار نے کٹھور پن سے سوچا تھا۔۔۔

ہم نے بھی جھیل لی آحمر

!!!!!!رات

مات کی

پی لیا حبا م

!!!!!زہر کا

ہم نے بھی

یہ رات آج سے پہلے اتنی کالی گو کبھی نہ لگی تھی

کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے انسان کا مشاہدہ اسکے اندر کے جذبات اور

کیفیات سے مشروط ہوتا ہے

تو یہی میر ہالار کے ساتھ ہوا تھا

کتنے برس ایک دیوتا کی طرح اس کی تپسیا میں کسی نے اپنے سترہ برس
راکھ کیے تھے

اور

اب اس داسی کے جانے سے جیسے دل کے اندر کچھ ہلچل ہوئی تھی

دیوتا ٹوٹ گیا تھا

انسان بن گیا تھا

ٹھکرائے جانے کی کیفیت کیسی ہوتی ہے

.... میر ہالار کو اب معلوم ہوا تھا

ایک عرصہ وہ بے خبر رہا تھا اسے معلوم ہی نہ تھا کہ کتنا درد ہوتا ہے

کسی کو نظر انداز کرنے پہ دل دکھانے میں

مہرماہ کو وہ اب میسر ہو رہا تھا

مگر

میر ہالار تمہاری چاہت کا موسم گزر چکا تھا

اور

بے موسم بارش صرف تکلیف اور بے سکونی دیتیں ہیں
!!!!!!..... سکھ نہیں

لیکن جو آگ میرے اندر لگی ہے اس کا میں کیا کروں..... کچھ اس کے "
..... شعلے وہاں تک بھی پہنچے نا جہاں سے یہ لاوا اٹھا ہے
میر ہالار اسی جگہ بیٹھا تھا جہاں مہرماہ بیٹھا کرتی تھی
چپ چاپ

وہ بھی چپ تھا بالکل مہر بے لب

مہرماہ..... ایسے کیسے جانے دوں میں تمہیں.... زندگی میں پہلی بار اس "
..... محبت کو محسوس کرنا چاہتا جس کی ایک عرصہ بات کی تھی
میر ہالار کے اندر ناامیدی اور تنفس کی تاریکی اس کالی رات سے زیادہ سیاہ اور
بھیانک تھی

".... کہاں جا رہے ہو..... میر ہالار "

گاڑی کی چابیاں اٹھاتے وہ رک کے پلٹا ہٹا

پکارنے والا کوئی اور نہیں اس کا باپ ہٹا

".... کچھ حساب کتاب باقی ہیں بابا.... وہ کرنے ہیں "

میر ہالار سر جھٹکتے ہوئے بولا

".... کیسے حساب کتاب "

انہوں نے پوچھا

آپ واقف ہیں..... مہرماہ اس طرح نہیں کر سکتی بابا.... میرے اندر "

"... ایک جہنم دکھ رہا ہے.... مجھے حبا ہے

ہالار عجیب سی کیفیت میں بولا ہٹا

اور اس جہنم میں تم مہرماہ کو جھونکنا چاہتے ہو.... ہونا میر سیال کے "

".... بھتیجے... آخر اسی پہ جاؤ گے

میر حباب طنز یہ بولے تھے

"... مجھے سیال چپا سے مت ملائیں... پاپا پلیز "

ہالار جھٹکے سے مڑ کے بولا ہتا

کیوں نہ ملاؤں جب کہ تم وہی سب کر رہے ہو جو اس نے کیا.... کیا قصور "

ہتا سمعیہ کا جب دل چاہا سر پہ بٹھالیا اور جب جی چاہا پاتال کی

".... گہرائیوں میں اتار دیا.... تم بھی تو وہی کچھ کر رہے ہو

میر حباب نے اسے آئینہ دکھایا

میں..... میں کر رہا ہوں.... آپکی بھتیجی نے کیے تھے مجھ سے محبت کے دعوے "

".... میں نے نہیں

ہالار تنفر بھرے لہجے میں بولا ہتا

"... اچھا.... کیا مہر ماہ نے تم سے خود کہا... تم نے کبھی اس کے منہ سے سنا "

میر حباب نے پوچھا

"... نہیں.... مجھے نیانے بتایا ہتا"

ہالار نے بتایا

واہ.... اور کل کو وہی نیہا آ کے یہی بولتی کہ وہ تم سے نفرت کرتی ہے کہ تم اسے چھوڑ دو "

اولاد ہو تم میری.... جاننا ہوں میں تمہیں.... کبھی ان آنکھوں کو غور سے دیکھو "

..... جو صاف کہتیں ہیں کہ وہ کسی کو دیکھنا چاہتی ہیں

میر حباب اسے بغور دیکھتے ہوئے بولے تھے

".... بابا.... آپ "

ہالار نے کچھ کہنا چاہا

میں جاننا ہوں تمہیں بھی مہرماہ سیال سے محبت ہو گئی ہے "

".... مگر اب بہت دیر ہو چکی ہے.... تم نے اپنا وقت خود کھویا ہے.....

میر حباب نے افسوس سے کہا تھا

ہالار اس انکشاف کے بعد ڈھے سا گیا تھا

مہرماہ سیال کی محبت نے کب اس کے دل میں چپکے سے اپنی حبڑیں

مضبوط کیں تھیں وہ جان ہی نہ سکا.... شاید اسی دن جب اسے اس پاگل دیوانی

کی چاہت معلوم ہوئی تھی

مگر اب وقت بدل چکا تھا

ادراک کا موسم اس پہ بڑی دیر سے اتر اھتا

اور وصل کا موسم اب گزر چکاھتا

اب تو بس ایک ہی موسم ھتا اور وہ ھتا ہجر کا موسم

تمھیں کتنا کہنا ھتا.... ہالار.... مہرماہ تمھارے لئے بہترین انتخاب *

ہے میں نے ابانے سب نے.... لیکن تم بھی سیریس ہی نہیں

" ہوئے.... یہیں سے دیکھو بیٹا کہ وہ تمھارے نصیب میں ہی نہیں تھی

اور جب.... تم نے اسے اپنا ناچا ہا.... تو صرف احسان جتاتے "

"... ہوئے.... حالانکہ رشتے احسان پہ نہیں مان اور خلوص سے بنتے ہیں

میرحباب نے سو باتوں کی ایک بات کی تھی

ہالار شکست خوردہ سا کھڑاھتا

ہاں.... میں نے مہرماہ سے محبت کی.... لیکن میری انا سے میری "

محبت کا تدبیرت چھوٹا نکلا میری انا جیت گئی.... اس نے مجھے جت لایا کہ

جب مہرماہ کو مجھ سے محبت ہے تو مجھے کیا ضرورت ہے اپنی محبت دے کے

".... اسے اپنانے کی.... میر تو وہ مجھے بھی ویسے ہی تھی

ہالار نے باپ کے سامنے اپنا دل کھولا تھا

"... لیکن تم نے انتخاب کس کا کیا... نہا کا "

میر حباب نے شاید پوچھا تھا

نہا... اچھی لڑکی ہے بابا... مجھے وہ اچھی لگی... اپنے آئیڈیل کے "

فترب... لیکن رفتہ رفتہ مجھے احساس ہوا کہ وہ دب کے رہنے والی

نہیں... اسے سمجھوتے کی عادت نہیں... میں اگر اس سے محبت لاد عویدار

تھا تو اس بات کو وہ اعزاز کی طرح وصول کرتی تھی ناکہ عام عورتوں کی طرح

"..... شکر گزاری سے

ہالار نے تجزیہ کیا

اور یہاں بھی تمہاری اس انا نے تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑا..... جن سے "

"..... محبت کی جاتی ہے نا ہالار انہیں اعزاز کی طرح ہی محبت دی جاتی ہے

مجھے نہا سے محبت نہیں تھی..... بس ومتی پسندیدگی تھی.... دل تو چپکے سے "

"..... مہرماہ کی سلطنت بن گیا تھا

ہالار نے تھک کے کہا تھا

ضروری نہیں ہر سلطنت کو حکمران بھی روبرو میسر ہو.... تاریخ شاہد ہے کہ ایسی "..... بہت سی سلطنت تھیں جن پہ سات سمندر پار سے حکومت کی گئی میر حباب نے گرہ کھولی تھی

"..... جن سے محبت کی جاتی ہے انہیں محبت اعزاز کی طرح دی جاتی ہے " ہالار کا دل اس میں ہی اٹک کے رہ گیا تھا ".... بابا "

ہاں.... ہالار میں جانتا ہوں... یہ آسان نہیں ہوگا.... مگر یہی تو تمہارا ".... امتحان ہے... اور امتحان آسان نہیں ہوتے " میر حباب اسے سوچوں میں گھرا چھوڑ کے کھڑے ہو چکے تھے۔ ".... عالیہ "

سفیر صاحب نے پکارا

".... جی.... خیریت.... انس ہے یا چلا گیا "

عالیہ نے پوچھا

انس یہیں ہیں.... اور مجھے اسکے بارے میں تم سے بات کرنی ہے.... تم "

".... مہرماہ کے بارے میں اب کیا سوچتی ہو

سفیر صاحب نے پوچھا

اب سے کیا مراد ہے آپکی.... "عالم حیرانگی سے بولیں تھیں "

".... مطلب تم اچھی طرح جانتی ہو "

سفیر صاحب بولے تو وہ چونک گئیں

اتنے عرصے کا ساتھ تھا وہ تو انکی ابرو کی ایک جنبش سے ہی ان کا اندازِ حبان

حباتیں تھیں اب بھی سمجھ گئیں

مجھے نہیں معلوم سفیر کہ آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں.... مگر مہرماہ "

".. ہمیشہ مجھے نہی کی طرح عزیز رہی ہے.... ایک بیٹی کی طرح

عالم نے کہا

"... اگر میں یہ کہوں اسے اپنی بیٹی ہی بنا لو.... ہمیشہ کیلئے "

سفیر صاحب نے کہا

سفیر.... کھل کے کہیں.... بات کیا ہے "

عالیہ کچھ کچھ تو سمجھ رہیں تھیں .."

بہن کی باتیں بھی انکے دماغ میں تھیں

"... میں انس اور مہرماہ کی بات کر رہا ہوں..... انکی شادی "

سفیر صاحب بولے

اوہ.... مجھے تو کبھی اس بات پہ کوئی اعتراض نہیں رہا.... اب جب کہ "

انس کی خوشی بھی اس میں ہے.....". عالیہ رسان سے بولیں

تم کھلے دل سے کہہ رہی ہو....". سفیر صاحب کچھ بے یقین سے تھے "

مجھے لگتا ہے.... آپ ایسا اس لئے سوچ رہے ہیں کہ میں آپا کی باتوں میں "

آکے.... مہرماہ کیلئے دل تنگ کروں گی.... نہیں... میں مہرماہ کو اچھے سے

"... حبا نتیں ہوں سفیر وہ ایسی نہیں ہے

عالیہ بیگم بولیں

".... تمہیں ایک بات بتانی تھی "

سفیر صاحب بولے.... اصل کہانی تو اب بتانی تھی

".... کہئیے "

"... آج میں اور انس.... اسپتال گئے تھے "

".... ہاں تو "

".... وہاں.... مہرماہ اور انس کا نکاح کرادیا میں نے "

سفیر صاحب نے اچانک سے جیسے دھماکہ کیا

اندر بیٹھیں عالیہ بھلے سے اسکی ذمہ میں نہ آئیں ہوں مگر باہر سے کمرے

میں عالیہ کی دوائی لاتی ماوی ضرور اس دھماکے کی ذمہ میں آئی تھی

".... انس.... اور مہرماہ کا نکاح "

ماوی کے سوال کو عالیہ نے زبان دی تھی

جواب میں سفیر صاحب نے انہیں پوری صورت حال بتادی تھی

انس.... تم سے اسی کی اجازت مانگ رہا تھا.... صبحی کے سامنے وہ کھل "

".... کے نہ کہہ پایا

سفیر صاحب نے جب بتائی تھی

"...مجھے انس پہ بھروسہ ہے.... اس نے یقیناً اچھا کام کیا "

تم ناراض تو نہیں ہونا....". سفیر صاحب نے پوچھا "

نہیں.... میں تو مہرماہ کے ددھیال کا سوچ رہی ہوں کیسے سنگ دل لوگ " ہیں... ہماری بچی کو اسپتال پہنچا دیا.... اور پھر زبردستی نکاح بھی کر رہے تھے اچھا ہوا "..... کہ نہیہا کا رشتہ خود ہی ٹوٹ گیا

عالیہ نے شکر ادا کیا

تو ب.... کیسے ضدی لوگ تھے.... اپنی خوشی میں خوش اور بھلے اس خوشی کیلئے کتنے ہی دل کیوں نہ ٹوٹیں

".... میں مہرماہ کے پاس جاتی ہوں "

عالیہ بیگم بولیں

"... ارے نہیں.... صبح مل لینا.... ابھی تو وہ آرام کر رہی ہوگی "

ہاں کہتے تو آپ ٹھیک ہیں.... اب مہرماہ نے جانا کہاں ہے.... سچ سفیر "

"...مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے کہ مہرماہ اب ہمارے پاس رہے گی

عالیہ بیگم نے بتایا

اچھا.... ورنہ مجھے تو لگتا تھا کہ آپ اپنی بہن کی باتوں میں آکے بدل نہ
...." حنائیں

سفیر صاحب نے اپنا خدشہ بتایا

حد ہے.... آپا کو تو عادت ہے اور میری اپنی سوچ ہے اور آنکھیں بھی میں " اچھے سے حنائیں ہوں سب.... یوں دوسروں کی باتوں میں آکے میں کیوں
"اپنا گھر خراب کروں.... اتنا بھی نہیں جانتے مجھے

عالیہ نے شکوہ کیا

میں تو ایک خبر نل بات کر رہا تھا بیگم.... بس.." سفیر صاحب " نے صفائی دی تھی

اور عالیہ کی بات سو فیصد درست تھی وہ جانتے تھے

اور اگر یہ بات سب آزمالیں تو نہ جانے کتنے گھر ٹوٹنے سے بچ جائیں۔

یہ میں کرنے حبارہا تھا.... کیا میں ایک اور میر سیال بن "
 حباتا.... "ہالار نے میر حباب کے دکھائے ہوئے آئینے میں اپنا
 تجزیہ کیا تھا

ہر محبت کے نصیب میں وصل کی بارش نہیں ہوتی.... اصل میں اسے "
 اسکی ضرورت ہی نہیں ہوتی... محبت تو خود روپودے کی مانند اگتی چلی جاتی
 ہے.... اور میں اس محبت کو انا کے پردے میں چھپا رہا تھا.... حالانکہ لاکھ
 حباتا تھا... محبت ہر پردے سے باہر نکل ہی آتی ہے.... میں محبت کو اسکا
 اصل رنگ لوٹاؤں گا.... اور محبت تو اس ہی اچھی لگتی ہے نا... ایک زمانے
 ".... میں یہی میر ہالار نے کہا تھا

آپ مہرماہ کو واپس لے آئیں.... بابا اسی شان کے ساتھ ہم اسے رخصت "
 ".... کریں گے جو بیٹیوں کا حق ہوتا ہے

ہالار کی بھوری آنکھوں میں ضبط کی سرخی اب سمندر بننے لگی تھی
 کتاب پڑھتے باپ کو اس نے مخاطب کیا تھا حالانکہ آسان نہیں ہوتا
 دل مارنا

اور اس کیلئے تو بالکل بھی نہیں جس نے کبھی اپنے دل کو روکا ہو۔ اس پہ جبر کیا

ہو

مگر محبت سب سکھا دیتی ہے

اور محبت فتر بانی مانگتی ہے

اور جو فتر بانی نہ دے سکے اسے محبت کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے

اور میر ہالار فتر بانی دینا چاہتا تھا

محبت کی

انا کی

بے جا خود سری کی

وہ فتر بانی سے انکار کر کے انکار محبت نہیں کرنا چاہتا تھا

..... میر ہالار کیلئے محبت اب ہجر کا موسم ٹھہری تھی

اور

بالاخر تیس برس کے اس مرد کو بھی محبت ہو ہی گئی تھی۔۔

"...ماوی.... کیا ہوا ہے کیو رورہی ہو "

صبوحی نے اسے روتے دیکھ کے پوچھا تھا جس کی آنکھیں رورو کے سرخ ہو چکیں
تھیں

".... کچھ.. نہیں.... اماں ویسے ہی "

. ماوی نے کہا

"... ارے اب بتا بھی چکے مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے "

"... اماں.... مہرماہ اب یہیں رہے گی "

ارے ایسے ہی رہے گی.... تم دیکھنا میں عالیہ کو کیسے بھڑکاتی ہوں.... دو دن "

.... میں چلتا کرے گی اسے

صبوحی نے ناز سے کہا تھا

". اماں میں بتا رہی ہوں آپ کو پوچھ نہیں رہی "

ماوی چپڑ کے بولی تھی

".... ہیں کیا اسے پر مٹ مل گیا ہے یہاں رہنے کا "

صبوحی بیگم حیران ہوئیں

پر مٹ ہی سمجھیں..... نکاح کر دیا ہے حنا لونے انکا..... "ماوی نے چسپخ کے کہا "

".... تو بے کر لڑکی کیا بک رہی ہے "

صبوحی بیگم کے دل کو دھکا لگا ہوتا

".... ٹھیک کہہ رہی ہوں اماں "

ماوی رو دی

".... تجھے کس نے بتایا "

صبوحی بیگم نے تفتیش کی

".... میں نے حنا اور حنا لہ کی باتیں سنیں تھیں "

عالیہ کو بتائے بغیر.... ہوا ہے نایہ نکاح.... میں عالیہ کو ایسی پٹی "

پڑھاؤں گی کہ کیا یاد کرے گی مہر ماہ بی بی.... اس گھر کی بہو تو ہی بنے گی لکھ لے

...."

صبحی بیگم کو اپنی صلاحیتوں پہ کچھ زیادہ ہی بھروسہ تھا
 "..... اماں.... حوالہ کو کوئی اعتراض نہیں وہ تو اسٹاؤنڈ ہورہیں تھیں "
 "..... ارے بھڑ میں بجائے اسکی خوشی.... مجھے تو اپنی بچی کی خوشی چاہیے "
 صبحی بیگم تنفس سے بولیں۔۔

زندگی.... بہت خوبصورت ہے.... اور بھی خوبصورت لگتی ہے..... جب وہ ہمارے "
 "..... ساتھ ہو جسے ہم چاہیں
 انس نے مہرماہ سے کہا تھا
 جو آج نخبانے کتنے دنوں بعد کاسنی بیل کی چھاؤں میں جھولے پہ بیٹھی تھی
 ".... آپ.... سوئے نہیں "

مہرماہ نے پوچھا
 جاگ تو تم بھی رہی ہو.... "انس نے کہا "
 ".... نیند نہیں آرہی تھی "
 مہرماہ دھیرے سے بولی

"..... میری نیند اڑا کے اب تمہیں بھی نیند نہیں آرہی "

انس شرارت سے بولا

".... میں نے اپنی نیند کیسے اڑائی بھلا "

مہرماہ حیران ہوئی

"... کیا تم بے خبر ہو "

انس نے اسے گہری نگاہ سے دیکھا

".... میں پہلے بے خبر تھی لیکن اب نہیں "

مہرماہ نے اقرار کیا

"..... اچھی لڑکی... میں نے کہتا تھا اچھے دن آئیں گے "

انس اس کے ساتھ ہی جھولے پہ بیٹھ گیا تھا

ہوا کچھ مستی میں آئی تھی اور ڈھیر سارے پھول ان دونوں پہ نچھاور کر کے

انہیں شہرِ محبت میں خوش آمدید کہا تھا

"..... ہاں..... انس اچھے دن اب آہی آگئے ہیں "

مہرماہ نے گہری سانس لے کے پھولوں کی مہک اندر اتاری تھی۔
 شبنم میں بھیگی ہوا اس پگھلتی چاندنی کی تاروں بھری رات کو اور بھی
 سحر انگیز کر رہی تھی

انس کا دل کیا اس رات کو یہیں روک لے

مٹھی میں کہیں قید کر لے

مگر ظاہر ہے بظاہر ایسا ممکن نہ ہتا

".... تم خوش ہوا چھی لڑکی "

انس نے وہ سوال پوچھا جو مہرماہ کی ذات کے حوالے سے اسے سب سے زیادہ
 مقدم ہتا

..... جسے ہم چاہتے ہیں اس کی خوشی کو بھی ہم مقدم مانگتے اور جانتے ہیں

خوشی کا پتہ نہیں.... مگر میں مطمئن ہوں... مجھے لگتا ہے میرے دل کو "

قرار آگیا ہے... ٹھہر گیا ہے... انس یہ سوال آپ مجھ سے کچھ

".... عرصے بعد پوچھیں گے تو لازمی میں آپکو آپکا من پسند جواب دوں گی

مہرماہ نے صاف گوئی سے کہا تھا

ابھی وقت لگنا تھا

پھول کھلنے میں

.... خوشبو پھیلنے میں

ابھی تو اس نے زندگی میں پہلی بار

پہلی بار اپنے لئے خود سے فیصلہ کیا تھا....

اپنی ذات کو خوشی سے ہمکنار کیا تھا

اسکی خوشی ہی بہت تھی

اور انس اسکا درست انتخاب تھا.... اسکا مان... اسکا درد گر.... اسکا ہمدرد

اور

ابھی کچھ دن لگیں گے

.... کہ وہ محبوب شوہر بھی ثابت ہوگا

مہرماہ کو یقین تھا

میری خوشی زیادہ اس میں ہے مہرماہ کہ میں تمہارے دل کی بات "
 حبان سکوں.... میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ تمہیں میرے لئے اپنا دل مارنا
 ".... پڑے

انس نے اس کا سپید ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا تھا

".... میں.... اتنی خوش نصیب ہوں"

مہرماہ کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں

".... انس.... آپ.... آپ بہت اچھے ہیں "

وہ اتنا ہی کہہ سکی

".... ایک اچھی سی لڑکی کا ہم سفر ہوں.... تو اچھا تو ہوں گا ہی "

انس نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ اپنے نام کا پہلا حرف انگلی سے کھینچا تھا

"... یہ کیا کر رہے ہیں.... انس "

مہرماہ نے ہاتھ کھینچا

"..... اپنا نام تمہارے ہاتھ کی لکڑیوں میں سجا رہا ہوں "

انس نے کہا

انس.... میں آپکے نصیب میں ہوں.... اور نصیب لکسروں سے مشروط "
 "... نہیں ہوتا.... مجھے اللہ نے آپکا ہم سفر بنایا ہے.... کیا آپکو یقین نہیں آرہا

مہرماہ نے پوچھا

خود سے بھی زیادہ یقین ہے مہرماہ.... لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم کبھی اپنے آپکو "
 "... اکیلا نہ محسوس کرو.... میرا احساس تمہیں تحفظ دے

انس نے کہا

انس.... جب آپ محرم نہیں تھے تب بھی آپ نے میری حفاظت "
 کی مجھے اپنا مان دیا.... اب تو آپ میرے محرم ہیں.... میری حفاظت تو
 "... اب آپ ہمیشہ کریں گے

مہرماہ نے پراعتقاد لہجے میں کہا تھا

خدا کرے تیرے حسن کو زوال نہ ہو "

میں چاہتا ہوں تجھے یونہی عمر بھر دیکھوں

کوئی طلب نہ ہو دل میں تیری طلب کے سوا

"یہی بہت ہے دعا کا یہی اثر دیکھوں

انس کے ان لفظوں میں نہ جانے کیا کیا ہوتا

..... ایک دعا

..... ایک امید

.... ایک چاہ

کیا آج مہرماہ سیال.... سے زیادہ روئے زمین پہ اور کوئی خوش نصیب ہوتا

???... بھلا

"..... لوجی.... سارے شہر کو آگ لگا کے یہ پنچھی یہاں چھپے بیٹھے ہیں "

نہانے اچانک ہی چھاپ مارا ہوتا مہرماہ فوراً سیدھی ہوئی تھی جبکہ انس

ریکس سا بیٹھا ہوتا

"... کیوں بھی قیامت آگئی نہیابی بی "

انس نے استفسار کیا

نہا نے تھکے لہجے میں کہا

"...تم اس وقت کیا کر رہی ہو"

انس نے یو چھا

یہ سوال تو میں بھی آپ دونوں سے کر سکتی ہوں.... یقیناً تجھ تو پڑھ نہیں
 "... رہے ہوں گے"

نہانے سے گھورا

.... بھئی ہمیں اس طرح بیٹھنے کیلئے کسی کی پرمیشن کی ضرورت نہیں ہے "

انس نے مزے سے کہا تھا

ہاں.... ہاں چھپ چھپا کے نکاح کر کے بیٹھ گئے ہو.... ذرا جو شرم ہو.... احسنر کو "

"..... لحاظ بھی کوئی چیز ہوتی ہے

نہیں کوانس کا انداز دیکھ کے غصہ آتا

"..اوہ جنگلی بلی.... تمہیں کس نے بتا دیا "

انس حیران ہوا

نہا کو معلوم ہوا تو مطلب واقعی پورے شہر کو معلوم ہوا

".... وہ آپ کی نہ ہونے والیں ساس.... صبو جی حنا نے بتایا "

نہا نے کہا

مہر ماہ چونک گئی.... اس کا کیا مطلب ہوتا

".... نہ ہونے والی ساس... مطلب "

"..... ارے... کچھ نہیں... یہ بس حنا کی خواہش تھی "

انس نے بتایا

"... اوہ... تبھی میں انہیں پسند نہ تھی "

مہر ماہ نے سوچا

"..... اچھا یہ سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ آخر ہوا کیا ہوتا کہ تم نکاح کر بیٹھے "

نہا انکے پاس ہی کین کی کرسی پہ جسم کے بیٹھ گئی تھی

.... مطلب وہ ٹلنے والی نہ تھی

انس نے گہری سانس لے کے اسے بتانا شروع کیا تھا

ساری بات سن کے نیہا پہ ہنسی کا دورا پڑ گیا تھا

وہ ہنستے ہنستے بے حال ہو گئی تھی

انس اور مہرماہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

"نیہا.... کیا ہو گیا... ہے... پاگل ہو گئی ہو "

مہرماہ نے پوچھا

اف بھائی تم نے کیا سچویشن کریٹ کی... حد ہے... اور وہ میر "

ہالار.... اف... وہ ایک بار پھر کنوارہ رہ گیا.... اوہ مائی گاڈ.... اس شخص کے

".....؟؟؟؟؟؟نصیب میں کیا شادی نہیں ہے

نیہا کی ہنسی بے فتابو ہو گئی تھی

".....نیہا "

انس نے تنبیہ کی

نہیائے افسوس کیا پھر بولی

مہر ماہ کا دل جیسے رکا.... جس بات کا اسے ڈر تھ اوہ ڈر نہیں اپنی زبان پہ لے آئی تھی

".... نوپر اہلم.... اب وہ کچھ نہیں کر سکتے.... میں ہینڈل کر لوں گا"

انس نے سنجیدگی سے کہا تھا

اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ انکی طرف سے کوئی نہ کوئی ایکشن لیا جائے گا

• • • •

"...ہاں بھائی.... تم ٹھہرے فوجی تمہیں کیا غم "

نہیہا نے سر جھٹکا

میں فوجی بعد میں ہوں اس سے پہلے ایک انسان ہوں.... اور ایک "

انسان میں اتنی اہلیت ضرور ہوتی ہے کہ وہ اپنے مفادات کیلئے اسٹینڈلے
.... کے

انس مضبوط لہجے میں بولا تھا

کیا کہنے ہیں.... اسکو اڈرن لیڈر انس سفیر کے.... وہ کیا کہتے ہیں تم ائیر "
فورس والوں کو.... یس شاہین.... پہلی بار کسی شاہین کو دیکھا ہے جو شیر کے
..... منہ سے اسکا نوالہ چھین کے لے آیا

نہانے سردھنا

"..... نہ اسوج سمجھ کے بولا کرو.... اتنی بڑی ہو گئی ہو "

انس نے خفیف سی ناگواری سے کہا تھا لیکن اسکا لہجہ نرم ہی ہوتا تھا اس
لئے نہ اسکی سن بھی لیتی تھی

کیا عجیب بات ہے کہ تم نے مہرماہ کو ایک نوالے سے تشبیہ دی.... جو "
ایک چھین کے دوسرا اپنے منہ میں ڈال لیتا ہے.... مہرماہ جیتی جاگتی
انسان جسے میں نے اسکی رضا سے اپنا ہم سفر بنایا کسی جبر
..... کے

انس نے تفکر سے کہا تھا

".... بس بہت دن ہو گئے تھے... میں یہ سب مس کر رہی تھی "

مہرماہ نے بتایا

بعد میں دیکھتی رہنا.... اب چلو جا کے آرام کرو.... یہیں ہو تم بھی اور "

"... یہ چیزیں بھی

انس نے اسے ہاتھ پکڑ کے اٹھاتے ہوئے کہا

".. انس.... آپ کہاں جا رہے ہیں "

مہرماہ کو اچانک یاد آیا اسپتال میں انس نے یہی کہا تھا

".... میں کہیں نہیں "

انس نے کہا

".... . تو پھر وہ اسپتال میں کیا کہہ رہے تھے "

مہرماہ نے استفسار کیا

".... اوہ بیوی.... چوبیس گھنٹے نہیں ہوئے تمہیں بیوی بنے ہوئے اور گفتیش شروع "

انس نے مسکراتے ہوئے کہا

".... نہیں بتانا تو مت بتائیں "

مہر ماہ روٹھنے لگی تھی

ارے تمہیں نہیں بتاؤں گا تو کسے بتاؤں گا.... بھئی تمہارے دادا اٹھرے "

زمانے بھر کے اکھڑا نہیں صرف میڈیا نام کا جن ہی کنٹرول کر سکتا اور

انہیں میں اب کیا بتاتا کہ یہ سب اچانک کیوں ہو رہا ہے اور اسپتال

"..... میں تو اسے فوجی زبان میں ہم کو راسٹوری کہتے ہیں

انس نے مزے سے کہا

"..... پر یہ تو جھوٹ ہوانا "

مہر ماہ نے یاد دلایا

وہ کیا ہے نا اچھی لڑکی.... محبت اور جنگ میں جو کچھ ہو وہ حبانز ہوتا ہے.... اور "

"..... تم حبسی اچھی لڑکی کیلئے تو ایسے سات جھوٹ معاف

انس کا اطمینان قابل دید تھا

"....حد ہے"

مہرماہ نے سر جھکا کے اپنی مسکراہٹ ضبط کی

"....شب بخیر"

مہرماہ نے کہا

"....شب بخیر.... اچھی لڑکی"

انس کی کرنچی آنکھوں میں ایک جہان آباد تھا محبت کا

صرف اور صرف اسکے لئے

.... اور انس اسے اسکی محبت ایک اعزاز کی طرح دینا چاہتا تھا

ایک مان کے ساتھ

.کیا.... تم پاگل ہو گئے ہو میرا ہالار "

میر برفت کا پارہ جھٹ آسمان کو پہنچا تھا

".... دادا.... آرام سے میری بات پہ غور کریں "

ہالار نے سنجیدگی سے کہا تھا

اس میں غور کرنے کے لائق ہے کیا.... وہ کل کا لڑکا.... ہماری ناک کے نیچے سے " " " اس لڑکی کو نکال کے لے گیا.... اور تم کہتے ہو کہ ہم اسے عزت دیں

میر برفت کو پاگل لگاھتا

دادا.... اس میں حرج ہی کیا ہے.... یہ مہر ماہ کا حق ہے.... اگر آپ کو واقعی " " " اس سے محبت ہے تو آپ کو اس کا یہ فرض ادا کرنا ہوگا

ہالار نے کہا

میر ہالار حباب.... تمہاری غیرت کہاں سر گئی ہے.... وہ تمہاری " " " سنگیتر لے اڑا اور اب تم انکا ولیمہ کھانا چاہتے ہو.... ہوا کیا ہے

میر برفت چپڑے

دادا.... کوئی رشتہ نہیں ہوتا میرا اس سے... جس رشتے میں کسی ایک " " " فریق کی مرضی نہ ہو وہ رشتہ کبھی بھی قائم نہیں ہو سکتا.... مہر ماہ راضی " " " نہیں تھی.... اور اسکی رضا کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تھا

ہالار نے انہیں بتایا تھا اک انخبانا دکھتا

آگاہی کا پچھتاوا تھا

یہ لڑکیوں کی رضا کون پوچھتا ہے.... ہماری فیملی میں کبھی ایسا نہیں ہوتا وہی " ".... ہوتا ہے جو ہم کرتے ہیں.... لڑکیاں وہی کرتی ہیں

میر برفت نے اسے یاد دلایا تھا

دادا... تجھی ہماری فیملی میں لڑکیاں نہ ہونے کے برابر ہیں.... بیٹیاں رحمت
ہوتیں ہیں دادا اور رحمتوں کامان رکھا بتا انکا مان توڑ کے ناشکری نہیں کی
جاتی.... ہو کے تو اس بارے میں سوچیے گا جو مہر ماہ نے کہا تھا کہ اگر
"؟؟؟؟.... ہمارے ہاں بیٹیاں نہیں تو کہیں خدا ہم سے ناراض تو نہیں

ہالار انہیں کہہ کے چلا گیا تھا

میر برفت اپنی جگہ سن بیٹھے رہ گئے تھے۔

"...واٹ.... تم کیا کہہ رہے ہو ہالار"

پروڈیوسر صاحب بوکھلا کے بولے تھے ہالار نے بات ہی ایسی کی تھی

"...اُس ٹائم ٹولیو..... میں ریڈیو چھوڑ رہا ہوں"

ہالار نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تھی

مگر کیوں.... تم اتنے سالوں سے اس فیلڈ میں ہے اتنے لوگ تمہیں " جانتے ہیں.... ایک نام ہے تمہارا.... کیسے برداشت کریں گے تمہارے ".... فنین

امجد صاحب بولے

وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جاتا ہے.... میں امریکہ جا رہا ہوں " فائر ایرج.... اور وہیں سیٹل رہوں گا.... ہر سفر کا ایک وقت ہوتا ہے... اس کے مکمل ہونے کا... میرا یہ سفر مکمل ہو چکا ہے اس ٹائم فائر نیو ".... ڈسٹینشن

ہالار کے چہرے پہ پھسکی سی مسکان تھی

میں واقعی نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ اچانک سے کیسے تم یہ سب چھوڑ رہے " ہو.... تمہیں اور تمہاری آواز کو میں نے یہاں پھلتے پھولتے دیکھا ہے.... صدا کاری کیلئے تمہارا جنون دیکھا ہے.... اور اب اچانک سے ریلی میں بہت ".... شا کڈ ہوں

امجد صاحب واقعی شا کڈ تھے

انکے چینل کی اچھی ریٹنگ میں ایک بڑا ہاتھ میر ہالار کی آواز کا بھی تھا
میں نے کہا نا یہ سفر مکمل ہوا آپ مجھے گڈوشز کے ساتھ گڈ بائے "
.... کریں

ہالار نے مسکرا کے کہا تھا

یہ اور بات دل بہت خالی ہو گیا تھا

اسکا اب دل ہی نہیں کرتا تھا ریڈیو کیلئے.... ایک دنیا اسکی آواز کی دیوانی تھی اور
اسکے پر اسرار انداز کی.... مگر اس دیوانی مہرماہ کے جانے کے بعد ہالار خود
کہیں کھو گیا تھا

..... نہ جانے کیا ہو گیا تھا

.... ایک چیز تو طے تھی

اسکے سحر سے بچنے کیلئے مہرماہ نے چھوڑ دیا ہوگا اسے سننا

".... آخری شو کرو گے "

"..... آف کورس میں ساری فنار میٹیز پوری کر کے جاؤں گا "

ہالار نے یقین دلایا تھا

"..... تو تم واقعی چلے جاؤ گے "

امجد صاحب نے تصدیق چاہی

"..... آف کورس مجھے ریسرچ ورک کیلئے جانا ہی ہوگا "

وہ یہاں اب نہیں رہ سکتا تھا

".... عالیہ.... تمہارے میاں نے کیا کیا "

صبوحی بیگم نے پوچھا

".... کیا کیا "

عالیہ بیگم نے الٹا ان ہی سے پوچھا

".... ارے ایسے کیسے کر دیا ان دونوں کا نکاح کیا موت آگئی تھی ایسی بھی "

صبوحی چپڑ گئیں تھیں

انہیں جو مناسب لگا انہوں نے کیا.... آپ ناشتہ کریں... ٹھنڈا ہو رہا "

ہے....". عالیہ نے کہا

ارے کیسا ناشتہ.... ادھر میری بچی کا رو رو کے برا حال ہے اور میں یہاں ".....ناشتے کروں

صبحی بیگم پھٹ پڑیں تھیں

"....کیوں....کیا ہوا ماوی کو "

عالیہ چونکیں

ارے ہونا کیا ہے.... میری بچی بے چاری وہ تو اس آس میں ماری گئی کہ " حالہ ہی اسکی ماں بنے گی پر اے گھر کی بہو کے بجائے اپنی چھایا میں رکھے گی.... مگر عالیہ تمہاری تو اپنے گھر میں نہ چلی تم کیا فیصلہ لو ".....گی

صبحی بیگم نے انہیں پمپ کرنا چاہا

آپا.... حد ہے میں نے کبھی آپ سے ایسا کچھ کہا.... اور مہر ماہ اور انس کو " ہم ہمیشہ سے سوچتے آئے ہیں.... میں نے تو آپ سے کبھی نہیں کہا کہ مجھے اسے بہو بنانا ہے.... اور ایک بات بار بار دہرانا چھوڑ دیں آپا.... میرے بیٹے اور میاں نے ".....جو بھی کیا مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ میں بھی یہی چاہتی تھی

عالیہ بیگم نے ناگواری سے بڑی بہن کو جواب دیا تھا
 اپنی بہن سے وہ اچھی طرح واقف تھیں
 اس لئے صاف صاف بات کی تھی
 ہنہ..... تمہاری مرضی.... اس مہرماہ کی تو ایسی کی تیسری وہ حال کروں گا کہ یاد"
 رکھے گی

صبحی نے کڑھتے ہوئے چائے کا گھونٹ بھرا تھا
 یہ کیا کرتے پھر رہے ہیں آپ لوگ.... مجھے بنا بتائے بغیر "
 مونا بیگم نے اچانک ہی شہر آ کے چھاپا مارا تھا
 کیا ہوا اب..... کونسی قیامت آگئی "

میر حباب نے پوچھا
 ارے قیامت ہی آنی باقی رہ گئی تھی.... کیا سمجھ رکھا ہے میرے بچے کو کبھی "
 ایک سے نکاح کرانے کا سوچتے ہیں تو کبھی اس چپڑیل کی بیٹی سے.... میرا بیٹا تو
 پس کے رہ گیا ہے

مونانے پتھر پھوڑے تھے

"یہ سب تمہارے بیٹے کی مرضی سے ہو رہا تھا.... اور تم شکر کرو کہ اسکا
..... نکاح کسی ایک سے بھی نہیں ہوا

میر حباب نے انکی غلط فہمی دور کی تھی

"... اماں حباب.... آپ کب آئیں "

ہالار اندر آیا تو انہیں دیکھ کے بولا

بس آج ہی.... میرا بچہ چلو میرے ساتھ میں اس بار کسی اچھی سی "
..... لڑکی سے تمہاری شادی کر رہی دیتی ہوں

موناجوش سے بولیں تھیں

".... اچھی لڑکی.... وہ تو بس ایک ہی تھی مہر ماہ... اس سفیر کی اچھی لڑکی "

میر ہالار کو وہ بے طرح یاد آئی تھی

اک میٹھی کسک کی صورت

میں فی الحال ریسرچ کیلئے حبابا ہوں.... میرا کوئی ارادہ نہیں اب شادی "

".....کا

ہالار نے انہیں اپنا پلان بتایا تھا

کہاں..... اور یوں احپانک....." میر حباب نے پوچھا "

احپانک نہیں کافی وقت سے سوچ رہا تھا.... ایک اچھی حباب بھی مل "

"..... رہی ہے... اور ریسرچ کا ویسٹو بھی ایفیکٹو ہے..... سواب حباب ہے

ہالار نے کنفرم کر دیا تھا

کہ اسے حباب ہے

میں چلتا ہوں بہت کام ہیں... "ہالار چل دیا تھا"

اسے روکنا مت مونا..... حباب نے دو..... یہی اس کے لئے بہتر ہے..... یہاں "

رہا تو نہ حباب نے کب اس کے اندر کاروائی سرد حباگ حباب اور سب

"..... تباہ کر دے

میر حباب نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں بولنے سے منع کیا تھا

اور اندر چل دیئے تھے

....مونا بیگم ابھی کھڑی رہ گئیں تھیں

یہ انکے پیچھے ہوا کیا تھا۔

اماں.... گھر میں ڈھولکی رکھ لیں.... "نہانے انکے کندھے سے لٹکے "

بڑے لاڈ سے پوچھا تھا

"....کیوں.... تیرے باپ کی شادی ہے "

عالیہ بیگم نے کڑے تیوروں سے پوچھا

ہیں.... اماں مطلب آپ اتنے کھلے دل کی ہیں ابا کی سیکنڈ میسر ج کی ڈھولکی رکھوائیں "

"...گی

نہانے فوراً انکی بات پکڑی تھی

ابھی کل ہی تو سفیر صاحب اور عالیہ مہر ماہ اور انس کے ولیمے کا کہہ

رہے تھے

عالیہ بیگم گڑبڑا گئیں تھیں.... یہ نہا کہاں سے پکڑتی تھی

حدہ

مہرماہ دھیرے سے ہنسی تھی

۔۔۔۔۔ "لو بی بی تم بھی ہنس لو.... بوڑھی ممانی ہے"

عالیہ بیگم کو کچھ اور نہ سوچھا تو مہرماہ پہ گرم ہو گئیں

ارے آپ تو اتنی ینگ سی ہیں... بوڑھے ہوں آپ کے دشمن.... ابھی میں آپ کو کلر"

لگاتی ہوں اور پھر لائٹ سی اسکن پالش پھر دیکھئے گا آپ کتنی منریش دکھتی

".... ہیں

اگر ہوتی وہ پرانی مہرماہ تو فوراً دبک جاتی مگر اب جب سے اسے اپنی ذات کا

شعور ہوا تھا..... وہ اعتماد سے سب باتیں سنبھالنے لگی تھی

مطلب.... مانتی ہو کہ میں بوڑھی ہو گئی ہوں.... "عالیہ تشویش سے بولیں"

تھیں

نہیہا کی ہنسی کا فوارہ فوراً چھوٹا تھا

".... اف اماں حد ہے"

".... تم تو رکوشیطان کی نانی"

عالیہ نے چپل اٹھائی تھی تب ہی ملازمہ اندر آئی تھی

"....وہ جی مہرماہ بی بی کے دادا آئیں ہیں "

ملازمہ نے بتایا

"....کیا "

عالیہ کے ہاتھ سے چپل چھوٹ کے نیچے گری تھی

"....میر برفت اور یہاں "

".... اس وقت تو گھر میں کوئی مرد بھی نہیں "

"...دادا....کیوں آئے ہیں "

وہ تینوں نفوس اپنی اپنی جگہ سن کھڑے تھے جیسے سانپ سونگھ گیا ہو

صرف پنکھا چلنے کی آواز آرہی تھی

اور باہر پسلی ذرد منخوس دھوپ کا ہتال شہر و تاندپ الٹا ہی حبار ہا ہتا۔

خلش اور خوشی کے درمیان

کیوں زندگی رکی ہے درمیان

مٹنے ہی تھے فاصلے میرے

پہنچ کے لگا ہے درمیان

!!!!!!..... کیوں زندگی رکی ہے درمیان

"???.... اب کیا ہوگا"

کہ عفریت نے مہرماہ کے وجود میں اپنے بچے گاڑ لیے تھے

میر برفت کی پہلے حنا موشی اور اب اس طرح یہ حنا موش آمد

..... مہرماہ کا دل دھک سے رہ گیا تھا

"..... میں دیکھتی ہوں "

نہانے ہی ہمت کی تھی وہ جی کڑا کے بولی تھی

نہیں تم نہیں میں دیکھتی ہوں حبا کے.... تم اپنے ابا کو فون ملاؤ اور انہیں سب "

*..... بتاؤ

عالیہ نے کہا

"..... اچھا "

نہانے سیل فون اٹھالیا تھا

"..... چلو مہرماہ تم میرے ساتھ چلو "

عالیہ سر جھٹکتے ہوئے بولیں تھیں

"..... میں "

مہرماہ حیرت سے بولی تھی

ہاں جاؤ ماہ.... اور ڈرو مت.... "نہانے اسکی ہمت بڑھائی تھی اور خود بھی آگے
بڑھ گئی تھی

"... خیر تو ہے میر صاحب.... آپ یوں اچانک "

عالیہ نے پوچھا

"..... ہماری پوتی تمہارے گھر ہے عالیہ.... اس سے ملنے آئے ہیں ہم "

میر برفت کا لہجہ سپاٹا تھا

".... آپکی پوتی اب ہماری بہو بھی ہے میر صاحب "

عالیہ نے یاد دلایا تھا

"....جانتے ہیں"

میر برفت اسی سپاٹ سے انداز میں بولے تھے

".... مہرماہ ہم تمہیں لینے آئیں ہیں..... چلو ہمارے ساتھ"

میر برفت براہ راست اس سے مخاطب ہوئے تھے

".... نہیں.... میں نہیں جاؤں گی"

مہرماہ نے نفی میں جواب دیا

مہرماہ کو آپ زبردستی نہیں لے جاسکتے یہ ایک عاقل اور بالغ "

لڑکی ہے اور شادی شدہ بھی.... آپکی ذرا سی زبردستی بالکل بھی مناسب نہیں

"..... ہوگی"

نہانے وارن کیا

تم سے کس نے کہا ہم کوئی زبردستی کرنا چاہتے ہیں..... مہرماہ کا نکاح ہوا ہے "

ابھی رخصت یہ ہمارے گھر سے ہوگی اس کیلئے اسے ہمارے ساتھ چلنا

"..... ہوگا"

میر برفت نے اطمینان سے کہا تھا
 مہرماہ نے چونک کے انکا چہرہ دیکھا تھا
 "....!!!" یہ سچ بچ میر برفت تھے "
 یہ پتھر کو چونک کیسے لگی تھی
 یا پھر کوئی نئی سازش تھی
 مہرماہ اندازہ کر ہی نہ پائی
 ایک بات تو طے تھی لوگوں کے بارے میں رائے قائم کرنے میں وہ زیر و تھی
 کوئی نئی سازش یا چالاکی.... میر صاحب... "نہانے صاف کہا "
 ہٹا بنا کسی ڈر کے
 مہرماہ یہاں آؤ تم سے کچھ بات کرنی ہے.... آپ لوگ کچھ دیر کیلئے مجھے اور "
 ".... اسے اکیلا چھوڑ دیں
 میر برفت نے نہا کی بات نظر انداز کی تھی
 عالیہ نے گھور کے اپنی ڈھیٹ اولاد کو دیکھا تھا.... اور اسے باہر آنے کا اشارہ

کر کے چل دیں تھیں

اماں..... کیا ایسے کیسے اسے اکیلا چھوڑ دوں.... پتہ نہیں وہ بڑے میاں اسے "..... کیا پٹی پڑھائیں گے

نہا چڑی تھی

۔ ".... دودھ پستی بچی نہیں ہے وہ اچھی حنا صی سمجھ دار ہے *

عالیہ نے ناگواری سے کہا

".... جی بہت سمجھ دار ہے "

نہانے کھینچ کھینچ کے لفظ کہے تھے

مہرماہ سے وہ اچھے سے واقف تھی

"... مہرماہ.... ناراض ہو "

میر برفت نے پوچھا

نہیں.... کبھی نہیں.... "ماہ نے انکار کیا "

ہو بھی تو تمہارا حق ہے یہ.... کیا اپنے دادا کو ایک موقع نہیں دوگی.... کہ وہ اپنی بچی "

".....کا حق ادا کر سکیں....خدا نے جو رحمت مجھے دی اس کا حق ادا کر سکوں

میر برفت کے لہجے میں ایسا گداز تھا کہ مہرماہ کا دل کٹ گیا تھا

اپنے دادا کو ایک موقع دو....یہ میرا تم سے وعدہ ہے کہ تمہاری مرضی "

"....کے حباب سے سب ہوگا

میر برفت نے یقین دیا تھا

_".....واقعی"

مہرماہ نے سراٹھایا

ہاں....مہرماہ میر برفت حبان چکا ہے....کہ بیٹیاں بہت حق رکھتیں ہیں "

".....ہم پہ

انکا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا

"....میں چلوں گی آپ کے ساتھ "

مہرماہ نے کہا تھا

".....تھینکس....مجھے معلوم تھا کہ تم نہ کر ہی نہیں سکتیں "

میر برفت مکرائے تھے

مہرماہ محبت تھی اور اسے صرف محبت سے ہی حاصل کیا جاسکتا تھا

واٹ..... تم پھر اپنے سو کالڈ دادا کے ساتھ جا رہی ہو.... اس بار تو وہ تمہیں "

".... قبرستان تک پہنچا ہی دیں گے

نہا کے سر پہ کھڑی ہو کے چیختی تھی

*.... آہستہ بولو.... نہا میں بہری نہیں ہوں "

مہرماہ بولی تھی

تم بہری بھی ہو اور اندھی بھی.... ایک جگہ سے دس مرتبہ ڈسی جاؤ گی "

".... مگر باز نہیں آؤ گی

نہا نے غصے سے کہا تھا

".... کچھ نہیں ہوگا سب ٹھیک ہے "

مہرماہ نے اسے تسلی دی تھی

"..... ہوں.... سب ٹھیک ہے.... بھائی کو پتہ لگانہ تو پھر دیکھنا "

نہانے دھمکی دی

"...ان سے پوچھ کے ہی حبار ہی ہوں "

مہرماہ نے اطمینان سے کہا تھا

سفیر صاحب گھر آئے تھے تو اسے بتا چکے تھے

*....اوہ تو بنو جی چلیں میکے وہ بھی سیاں جی کی احبازت پہ.....واہ بھئی واہ *

نہانے تالی بجائی

مہرماہ مسکرا کے پیکنگ کرتی گئی تھی

اچھی لڑکی کے اچھے دن آگئے تھے

کبھی نصرت ملے تو سوچیے گا ضرور....کہ اگر اللہ نے آپکو بیٹیاں نہیں دیں تو کہیں "

".....وہ آپ سے ناراض تو نہیں

سیانے کہتے ہیں لفظوں کی مار سب سے بھاری ہوتی ہے.....یہی میر برفنت کے

ساتھ ہوا تھا پہلے مہرماہ اور پھر میر حباب کے الفاظ نے انکا سارا

اکھڑپن سارا کلف کہیں دور کر دیا تھا

؟؟؟.... کیا واقعی اللہ ان سے ناراض تھا "

ہاں کیوں کہ انہوں نے فتدر نہیں کی تھی اور ضروری نہیں کہ بیٹی وہی ہو جس کی ولدیت آپکے نام ہو.... بیٹی تو بہو بھی تو ہوتی ہے نا

اور انہوں نے کیا کیا تھا

انہیں سمیعہ یاد آئی تھی جسے ایک کالی رات میں انہوں نے اپنی زندگیوں سے دور کر دیا تھا

اور پھر مہرماہ.... تقدیر نے انہیں کتنے برس دور رکھا تھا

صحیح کیا تھا

جن کی فتدر نہ ہو انکا کھونا ہی بہتر ہوتا ہے

میر برفت نے ان کھلونوں کو دیکھتے ہوئے سوچا جو انہوں نے تب سے مہرماہ کیلئے لے کے رکھے تھے جب سے انہیں اسکا پتہ چلا تھا

رنگ برنگے بینڈز

دھانی رنگوں کی چمچاتی چوڑیاں

اور انہوں نے تب کیا کیا جب وہ انہیں ملی تھی

..... مگر اب اور نہیں

میر برفت نے سوچا تھا

اتنے برس انہوں نے یہ سب کیا تھا

اب وہ کفار ادا کرنا چاہتے تھے

اوہ بہنا..... ہمیشہ خوش رہنا "

کبھی دکھ نہ سہنا

آئی.... جج تیری آئی

.... بچے کی شہنائی

ڈڈڈ... ڈڈڈ

ثمر نے مہر ماہ کو دیکھتے ہی گانا شروع کر دیا تھا

مہر ماہ ہلکا سا مسکرائی تھی ثمر جہاں بھی اسے دیکھتا گانا شروع کر دیتا تھا

"..... بس کر دیں ثمر "

"..... ارے ابھی تو ہم شروع ہوئے ہیں ابھی تو پٹاری پہ اور بھی بہت کچھ ہے "

ثمر نے کشن سنبھالتے ہوئے کہا

آئے ہو تم میری زندگی میں بہار بن کے "

میرے دل میں یو نہی رہنا.... تم

"..... پیار پیار بن کے

اف ثمر..... کیا مسئلہ ہے اتنے کام پڑے ہیں اور تمہاری مسخریاں نہیں "

ختم ہو رہیں..... چلو ان کارڈز پہ نام لکھو....." عائشہ نے اسے لتاڑا

ارے.... اماں قسم سے اتنے عنط ٹائم پہ انٹری دی.... مجھے چیک تو کرنے دیں "

".... دلہن کے تاثرات.... اور یہ کارڈ کا تکلف کیوں.... اپنے ہی تو ہیں

ثمر ان سے پین لیتے ہوئے بولا ہوتا

ہر بات پہ بحث شرط ہے.... اتنا دماغ تم لڑکی ڈھونڈنے پہ لگالو تو آدھے "

"..... مسئلے حل ہو جائیں

عائشہ تنگ آ کے بولیں تھیں

پتہ نہیں یہ لڑکے شادیاں کیوں نہیں کر رہے تھے
 ایک منٹ.... اماں لڑکی کیلئے دماغ نہیں دل لگانا پڑتا ہے.... اور ان لڑکیوں کے
 ".... آنے سے مسئلے بڑھتے ہیں کم نہیں ہوتے.... کیا سمجھیں

مہر افسوس سے بولا ہوتا

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا.... "عائشہ جھلا کے بولیں تھیں "
 "... اوپر سے ہالار بھی امریکہ جا رہا ہے.... سب چھوڑ چھاڑ کے "

مہر ماہ چونکی تھی

پھر سردوبارہ جھکالیا ہوتا ضروری نہیں جس کہانی کا ہم حصہ ہوں اس کا
 عنوان بھی ہم ہی ہوں.... وہ اس کا نہیں ہوتا تو اس کا مسئلہ بھی نہیں ہوتا
 مہر ماہ سمجھ گئی تھی

تبھی ہالار اندر داخل ہوا ہوتا

خیریت یاد کیا آپ نے.... "ہالار نے ان سے پوچھا ہوتا "
 پھر ٹھٹھک کے رک گیا ہوتا

مہرماہ سیال لوٹ آئی تھی

پھر سے جانے کیلئے

"یہاں اتنے کام پڑیں ہیں اور تم حبار ہے ہو منہ چھپا کے "

ثمر نے جھاڑا

جو مرضی کہو.... ہالار نے سر جھٹکا

کیا اسے ایسے نہیں دیکھ سکتے.... "ثمر نے سرگوشی کی تھی "

نہیں..... "ہالار نے آخری بار اس لڑکی پر نگاہ ڈالی تھی جو حنا موشی بن کہے بن "

سنے اسکے دل میں جگہ بنا چکی تھی

.... میں واقعی میں اسے کسے کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا

"..... انس "

وہ ماوی تھی

تم اتنی رات کو میرے کمرے میں.... "انس چونکا "

"..... آپکی کل شادی ہے "

ماوی نے پوچھا

".....یہی پوچھنے آئی ہو تو جواب تمہیں معلوم ہے *

انس بولا

"....انس.....مت کریں یہ شادی پلیز"

ماوی نے منت کی تھی

ماوی.... میری بات سنو.... غور سے.... یہ سب ازل سے طے تھا.... تم "

میرا نصیب نہیں ہو.... حالہ امی کی باتوں میں آ کے تم نے اپنے آپکو ڈی گریڈ کیا

"....ہے.... ورنہ تم اچھی لڑکی ہو.... یہ ایک جذباتی فیز ہے گزر جائے گا

"....انس"

ماوی نے کچھ کہنا چاہا

ماوی ہر چیز ہمارے لئے نہیں ہوتی.... لیکن ہم انہیں اپنا سمجھتے ہیں.... لیکن "

کیا ایسے وہ ہماری ہو جاتی ہیں.... کبھی نہیں.... تم کیا چاہتی ہو میں مہرماہ کو دل

میں باتے ہوئے تمہیں گھر میں بالیتے.... روح کا رشتہ مہرماہ سے

بناتا اپنی محبتوں اور وفاؤں میں اسے شریک کرتا.... اور تمہیں صرف

ایک بوجھ سمجھتا.... کیا ایسی منافقت بھری زندگی تم گزار سکتی ہو.... ایسا
تین گھنٹے کی فلم میں ہو سکتا ہے اصل زندگی کے چوبیس گھنٹے میں کبھی نہیں
".... ہو سکتا.... بی پریکٹیکل ماوی

انس نے اسے سمجھایا تھا

ماوی سمجھ بھی گئی تھی

مگر دل کو کون سمجھتا جو دیوانہ ہو رہا تھا

تو بالاخر ماوی کا دل ہمیشہ کیلئے ٹوٹ گیا تھا

آسمان کے تارے تمہاری مانگ میں سجبائے ہیں

یا گلوں کی مہک تمہیں مہکائے ہے

آنکھیں جیسے ہزار چاہت کے دیپ جلائے ہے

اور

اس محبت جیسے پھیلتا ہی جائے

انس کے قدم تھے تھے مہرماہ کے سجے سنورے وجود کو دیکھ کے

جس پہ ٹوٹ کے روپ آیا تھا

سرخ جوڑے میں اپنا پور پور سنبھالے وہ اسکے سنگ بابل کی دہلیز پار کرنے کو
تیار تھی اس شہزادوں حبیبی آن بان رکھنے والے نیک دل شخص کے ساتھ

جس کی ہم سفری باعث انعام تھی

جو سفید روایتی گھوڑوں کی بگھی پہ بیٹھ کے اسے لینے آیا تھا

اس کرنجی آنکھوں والے شہزادے کی خوشی آج دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی

ماوی نے نظریں جھکالی تھی

وہ ان دونوں کو ابھی ایک ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی

مگر کسی اور نے ان دونوں کو ساتھ دیکھا تھا

وہ میر ہالار تھا

گو کہ وہ بھی انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا مگر اس نے دیکھا تھا

"..... یہی تمہارا اصل امتحان ہے "

اسکے دماغ میں میر حباب کے الفاظ تھے

اور اتنا تو طے ہوتا کہ میر ہالار ہر امتحان میں کامیاب لازمی ہوتا تھا
جس حساب سے آپ اسٹیج کو بار بار دیکھ رہے ہیں..... یوں لگتا ہے کہ آپ کو
..... شادی کا خاصا شوق ہے

شر کی شامت ہی آئی تھی جو ماوی کو چھیڑ بیٹھا تھا
میرا تو چھوڑیں مجھے لگتا ہے آپ کو ازل سے گھورنے کی بیماری ہے جو دو سے چار
..... کر لیں آنکھیں

ماوی نے تڑ سے اسکے گلاسز پہ چوٹ کی تھی
"... ہاں اچھی چیزیں بھی تو تھیں ملتی ہیں نا "

شر نے ڈھٹائی سے کہا تھا

لیکن پتہ ہے آپ ان چیزوں کو پھر دوبارہ نہیں دیکھ سکتے..... پتہ ہے "
کیوں.... کیونکہ آپ اس قابل نہیں رہتے.... "ماوی نے چبا چبا کے کہا تھا
اور پاؤں پٹخ کے چلی گئی تھی

شر کی طبیعت صحیح صاف ہوئی تھی۔۔

مجھے لگتا تھا کہ آپ ایسا ویدم اٹھائیں گے..... مگر نہیں آپ نے ".....ایسا کچھ نہیں کیا.... یہ آپکی بڑائی ہے"

نہانے ہالار سے کہتا تھا جو الگ تھلگ سا بھی سب میں نمایاں دکھ رہا تھا

میں کیوں ایسا کچھ کرتا..... وہ تو بس ایک سحر تھا ٹوٹ گیا.... مجھے کبھی " اس سے کوئی مطلب نہیں رہا.... بس دادا ایسا چاہتے تھے.... " ہالار نے پاٹ لہجے میں کہتا تھا

اپنی محبت کا اشتہار وہ سر کے بھی نہیں لگانا چاہتا تھا.... کسی کے سامنے بھی نہیں.... اور نہ اس کے سامنے تو بالکل بھی نہیں وہ اس شخص کی بہن تھی جواب مہرماہ کے سر کا سائیں تھا..... اور میر ہالار کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

اس نے بس مہرماہ کی سترہ برس کی محبت.... سحر.... جو بھی تھا مگر وہ انکا حق ادا کرنا چاہتا تھا
"..... واقعی"

نہانے سر اٹھا کے اسے دیکھا
 جس کی آنکھیں چغلی کھا رہی تھیں اسکی بات کی
 !!!.. نہا سر جھٹک کے رہ گئی تھی
 آپ حبا رہے ہیں.... "یو نہی پوچھا تھا "
 "..... حبانا تو پڑے گا ہی "
 ہالار نے کہا
 ".... واپس لوٹیں گے "
 شاید.... "ہالار کا لہجہ مبہم سا تھا "
 فی الحال تقدیر نے سب چھپا رکھا تھا
 میروں کی بیٹی کی شادی اتنی دھوم دھام سے ہوئی تھی کہ جس نے آنکھ بھر کے
 دیکھا اس نے دوبارہ دیکھنے کی چاہ کی تھی
 مہرماہ کو انہوں نے بہت شان سے رخصت کیا تھا
 مہرماہ کا وجود سرخ زر تار جوڑ مسیں کانپ رہا تھا

"...ریلکس ہو جاؤ.... اچھی لڑکی"

انس نے اپنے مضبوط ہاتھوں کا تحفظ اسے دیا تھا

مہرماہ کو کچھ ڈھارس سی ہوئی تھی

عالیہ کی خوشی آج دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی اور سفیر صاحب بہن کے آگے
سر خنرو ٹھہرے تھے

مہرماہ کو نیہا اور دوسری لڑکیوں نے انس کے کمرے میں پہنچایا تھا

یہ وہی کمرہ تھا جہاں پاپہا.... مگر مہرماہ کی حیثیت بدل چکی تھی

مہرماہ نے گہری سانس لے کے پھولوں کی بھینی بھینی مہک اندر اتاری
تھی

انس اندر داخل ہوا

مہر کا جھکا ہوا سر مزید نیچے ہوا تھا

انس نیوی بلیو شیروانی میں جیسے کسی ریاست کا راجہ لگ رہا تھا

اور وہ راجہ ہی تو تھا جس نے محبت کی سلطنت اپنے نام کی تھی

"... اوہوں.... جیتنے والوں کے سر فخر سے اٹھتے ہیں.... اچھی لڑکی.... جھکتے نہیں "

"..... خوش آمدید..... اچھی لڑکی"

انس نے اس کا گھونگھٹ الٹتے ہوئے کہا تھا

گو کہ اب اس کا فیشن نہ تھا مگر عالیہ اور عائشہ دونوں نے مل کے

مہر ماہ پہ یہ لاگو کر دیا تھا

مہر ماہ سے پلکیں بھی نہ اٹھائیں گئیں

"..... کچھ لوگوں کے سامنے سر تو کیا دل بھی جھک جایا کرتے ہیں"

. مہر ماہ نے دھیرے سے کہا تھا

"..... سچ "

انس نے ہولے سے اس کی نم ہتھیلی چھوئی تھی جس پہ اس کے نام کی مہندی سچی تھی

"..... جی "

مہر ماہ نے اترار کیا

مہر ماہ.... مگر میں کبھی نہیں چاہوں گا یہ سر کبھی میرے آگے "

".....جھکے

انس نے اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا تھا

مہرماہ محبوب سی ہو کے دوبارہ سر جھکا گئی تھی

دیکھنے دوا چھی لڑکی.... آخر میرے لئے ہی تو اتنا سنوری ہو.... اور دلہا ہی "

"..... نہ دیکھے.... یہ تو ظلم ہوا

انس نے دوبارہ اسکا چہرہ اوپر کیا تھا

"..... انس.... پلیز "

مہرماہ نے سیاہ آنکھیں بمشکل اٹھائیں تھیں جو ہیروں کی مانند دمک رہیں
تھیں

سیاہ آنکھیں..... اور اس پہ یہ جو بن

انس نے بے اختیار اسکی پیشانی پہ ٹکاٹیکا چھو کے ماشاء اللہ کہا تھا

"..... مہرماہ "

انس نے پکارا

"....جی "

مہرماہ بولی تھی

محرم بنو تو بتائیں تم کو "

وہ محبت کی اصل شروعات

" وہ محبت کا نہ ختم ہونے والا اختتام

انس سفیر نے اس کے کان کا آویزا چھوتے ہوئے سرگوشی کی تھی

مہرماہ محبوب سی ہو گئی تھی دل شکر گزاری سے لبریز ہو گیا تھا

اللہ نے اسے سب سے بہترین ہم سفر دیا تھا

وہ شکر گزار تھی رب کی

انس سفیر ہی اب اس کا محرم تھا

اور

ہمدرد اور درد گر تو وہ صدیوں سے تھا اس کا

..... سال بعد

"....ماما.....بابا کا پلین ٹی وی پہ آرہا ہے....بابا اس پلین میں ہیں "

ننھا معاذ جھٹ مہرماہ کے پاس دوڑا آیا تھا

"....اچھا.....اپکو کیسے پتا "

مہرماہ نے اس سے پوچھا

جس کی کرنجیں آنکھیں بالکل باپ کی طرح تھیں

ایں کرنے پایا کا نام لیا تھا

"....اوکے....اب آپ جاؤ ٹی وی دیکھو دادا کے ساتھ ماما کام کر رہے ہیں "

مہرماہ نے اسے ہدایت دی تھی

"....کیا کر رہے ہیں آپ میں ہیلپ کروں "

انس کی طرح وہ بھی اس کا خیال کرنے کی پوری کوشش کرتا تھا

مہرماہ ہنس دی تھی....مدد اس نے حناک کرنی تھی اس کا کام ہی بگاڑنا تھا

".....بھئی شام میں آپکی پھپھو آئیں گی تو ڈنر کی تیاری کرنی ہے "

مہرماہ پلٹ کے بولی تھی

"...رئیلی ماما..... ہالار انکل بھی ہوں گے ساتھ"

معاذ نے پوچھا

"....یس"

مہرماہ نے جواب دیا

ہی از رئیلی سوئیٹ....."معاذ نے کہا تھا "

وہ ہالار کو بہت پسند کرتا تھا..... جو بہت کسیرنگ اور رسپانسل تھا اس کی پھپھو کے لئے

اچھا اب حواء..... ماما کام کریں گی...." مہرماہ نے اسے باہر بھیجتے ہوئے کہا تھا "

سات سالوں میں اتنا کچھ بدل گیا تھا..... وہ لوگ اسلام آباد شفٹ

ہو چکے تھے انس کا پر موشن ہو چکا تھا وہ اور بڑی تھا مگر مہرماہ سے اس کی

محبت آج بھی پہلی ترجیح تھی اور معاذ کے بعد تو زندگی اور بھی مصروف ہو گئی

تھی..... مہرماہ بہت خوش تھی اسے سب ملا تھا

مان.... چاہ... عزت.... محبت.... اور انس جیسا بے تحاشہ خیال رکھنے والا

ساتھی

اور میر ہالار نے نہا کو اپنا یاہتا میر حباب کی خواہش پہ نہا انکے
حنانہ ان کیلئے ایک بہترین انتخاب تھی ایک کامیاب انجینئر.....
خاص طور سے مونا بیگم کیلئے تو وہ بالکل موزوں تھی

ہالار ویسے ہی ماں کی باتوں پہ کان نہیں دھرتا تھا اور نہا خود چپکنا گڑھا تھی۔
کیا ہوا علیزے کیوں رورہی ہو..... "ہالار نے پوچھا "

انکل..... فنان نے میری کارلی لی..... وہ کہہ رہا تھا لڑکیاں کار سے نہیں
کھیلتیں..... "علیزے سک کے بولی تھی

کہاں ہے فنان.... فنان.... یہاں آؤ..... "ہالار نے تیز آواز میں کہا "
ہتا

کیا ہوا بھائی..... اب کیا کر دیا اس نے.... "ماوی کچن سے آئی تھی اس لئے "
پوچھا

".... ماما.... فنان نے میری کار لے لی.... واپس نہیں کر رہا "

علیزے نے ماں سے بھی کہا تھا

حد ہے.... علیزے تو کیا ہوا... بھائی صاحب چھوڑیں اسے.... روز یہی کرتی ہے "

"

ماوی نے ہالار سے کہا تھا

جی بابا.... "فاران فوراً آیا تھا "

آپ نے علیزے کی کارلی.... "ہالار نے پوچھا "

جی.... "فاران نے کہا "

کیوں.... "باپ نے کڑے تیوروں سے پوچھا تھا "

ماوی نے کچھ کہنا چاہا تھا نہا نے ہاتھ بڑھا کے اسے چپ کرادیا تھا..... وہ

باپ بیٹے کے بیچ میں کبھی نہیں بولتی تھی

"...دادو.... نے کہا تھا لڑکیاں کار سے نہیں کھلتیں "

فاران نے بتایا

اوہ.... فاران علیزے آپکی بہن ہے.... اور بہنوں کو ہمیشہ اسپیس دیتے "

ہیں.... اگر آپ نہیں دے گا تو کون دے گا.... ناؤ بی نائس.... اسے کار ریٹرن کرو.... یاد

رکھو بہن کو خوش رکھو گے تو ہی خوش رہو گے.... "ہالار نے نصیحت کی تھی

جی بابا.... "فاران نے تابعداری سے کہا تھا "

باپ اور ماں دونوں سے وہ اچھی طرح واقف تھا..... جو بہت بڑی بات ہلکے پھلکے لہجے میں کہہ کے چلے جاتے تھے

"..... ماوی.... شام کی تیاری کر لی.... بھائی کی طرف جانا ہے "

نہانے پوچھا

جی بس شمر کا انتظار ہے..... وہ کسی سیمینار کیلئے لاہور گئے ہیں.... دوپہر میں "

آجائیں گے.... "ماوی نے بتایا تھا

شمر نے اسے پسند کیا تھا.... ماوی کو اس پر ناز تھا.... اس حبیبی لڑکی کو

شمر جیسا ٹھنڈے مزان کا معاملہ فہم ہی ڈیل کرتا تھا اور بے خوبی کرتا تھا

ماوی نے اپنی محبت کھوئی تھی مگر کسی اور کی محبت گم نہیں ہونے دی تھی بلکہ اپنی

..... محبت کو شمر کی محبت میں اتار دیا تھا

یہی رمز تھی محبت کی.... ایک محبت دوسری محبت میں مدغم ہو جاتی

ہے.... یہ محبت کی صفت ہے

..... محبت کی رمز تو دیکھو مہر ماہ "

بن کہے

بن سنے

سب جان لیتی ہے

اور سارے سبق پڑھا دیتی ہے

وہ سبق جو ایک عرصہ بابا نے مجھے پڑھانے کی کوشش کی تھی.... لیکن
میں سیکھ نہ سکا

مگر تمہارے بچھڑنے کے دکھنے.... تمہارے غم کے موسم میں سیکھ
گیا میں.... میں نہیں چاہتا کل کو میرا ان بھی کھودے جو میں نے
ہاتھ میں ہوتے ہوئے بھی کھویا ہے اس لئے میں اس کی تربیت ایسی کر رہا ہوں کہ

وہ

..... بن کہے..... بن سنے.... سب جان کے.... سب سن کے

میرا لانے اپنے دل کے ایک گوشے میں یہ سب جیسے چھپایا تھا جس
پر مہر ماہ کی حکومت تھی

ختم شد